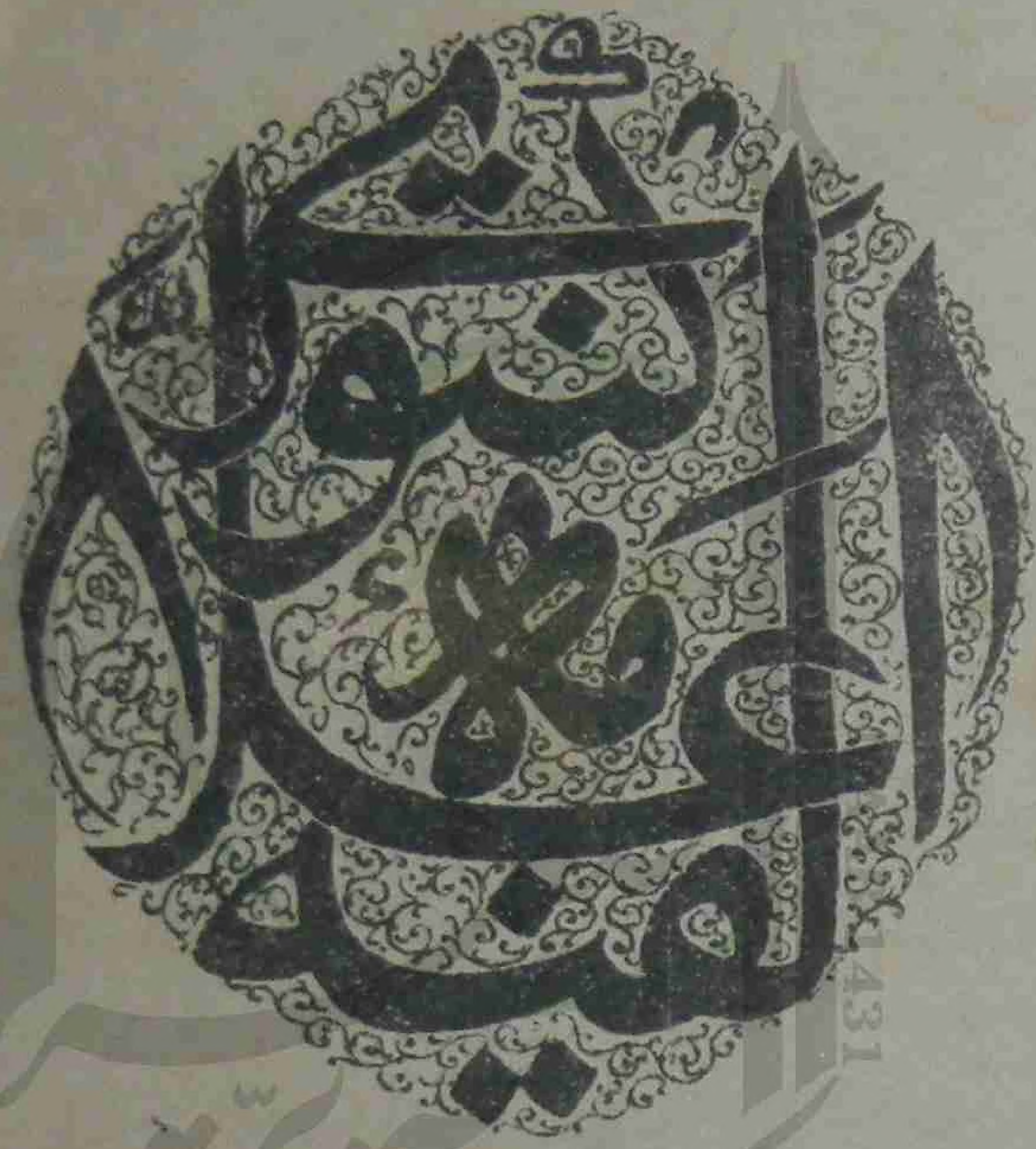


الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا
لِلْإِسْلَامِ هَذَا الْبَلَدَ الْعَرَبِيَّ وَكَثَّرَ لَنَا
مُصَنِّفِيهِ رَاغِبِينَ الْفَنِّ الْفَنَّا

الْحَمْدُ

حَدَّثَنَا



جیمین ۲۱۶ دلائل آیات قرآنیہ سے عصمت خلیفہ نبی اور امام کے منجملہ ۱۰۳۵ دلیل کے
درج ہیں بہ تمام طبع و تصحیح فقیر منظور علی موسوی متوطن کٹرا

مَطْبَعَةُ الْمَلِكِ الْمُطَهَّرِ
صَبَوِي الْمَطْبَعَةِ الْمَلِكِ الْمُطَهَّرِ

پہلی دفعہ ۵۰۰ جلد بدیع الطور احانت حصہ دوم مع محصول ڈاک ۱۲

یہ کتاب الفقیہ جناب حکیم مولوی غلام حسین صاحب کتبوری حال پیر نے چھپوائی عباد اللہ مالک صیانتی الدنایا طبع پیر نے چھپائی

اسلام ضروری

۱۔ چونکہ حصہ اول میں (۶۰) دلائل اس دعویٰ کو کہ امت کو اختیار خلیفہ نبی بنائیکا از رو عقل و شرع کے نہیں ہو درج ہو کر شایع ہو چکی ات و دوسرا حصہ میں دلائل معصوم ہونی خلیفہ کے درج ہو تو میں مگر وہی دلائل عقلی یا نقلی آیات قرآنیہ جو عام فہم میں نہ تو مقدم کر کے یہ دوسرا حصہ طیار کیا ہے۔

(۲) تیسرا حصہ دن دلائل کا ہو جو دقیق دلائل عقلیہ و برہین منطقیہ پر مشتمل ہے اور برہین مفید حاصل میں لھذا و سکوبعد اس حصہ انشاء اللہ شایع کرونگا۔

(۳) جب خلیفہ کا تقرر از جا خدا اور اس کا معصوم ہونا ثابت ہو گیا اب مومنین کو لازم انہیں دنوں مسئلہ پر مخالفین سے بحث کریں اور دیگر امور پر جنہیں مذمت اور برائی اور سخت الفاظ کہہ کر کی نوبت آتی ہے اس کو ترک کر دیں۔

سرا

غلام حسین

maabib.org

مگر در اصل جناب علامہ کا منشا کثیر دلائل کا ہے مثلاً ایک آیت سروس دلائل
 لکھو اور مضمون جدا جدا ہے لہذا یہ تکرار غیر مفید نہیں ہے۔

پھر چونکہ اس بات کا سمجھنا کہ تکرار زائد نہیں ہے عام ناظرین کا کام نہیں ہے اور کثیر
 مقامات میں جناب علامہ نے اس مصلحت کی تصریح بھی نہیں کی۔ لہذا مجھے ضرورت
 اسکی داعی ہوئی کہ بقدر اپنی فہم کرمکرات کو مع فوائد تکرار کے بھی لکھ دین بہانہ

میری عقل ناقص کی رسانی ہے اسوجہ سے میں اس حصہ دوم کو یا با دوم کو خد حصہ یا خد
 فضیلین کے دین۔ پہلو حصہ میں دلیل عقلی اور عقلی عام فہم خصوصاً وہ لائل جو ایسا ورائیہ

کی میں کسی دقیق مسئلہ کو سمجھنے پر اور کما سمجھنا موقوف نہیں کرمان و سکی تقریر میں
 بعض مقام پر یہی تغیر اور تصرف ضروری کیا ہے تاکہ عام فہم ہو جائے اسلئے کہ زیادہ ضرورت اسکی ہے

کہ عام لوگ سمجھ کر اپنا عقیدہ سختہ کر لیں اور علماء دقیق النظر و نکو آسان و رفیق و دلو
 سی پوری وقفیت ہو اور انکی تفہیم و فہام کی ایسی ضرورت نہیں ہے اور اگر ہے تو سوائے

اس حصہ ولین کے اور حصوں کی دیکھی ہوگی اور انکو معلوم ہوگا کہ میں اس ترتیب
 اور تہذیب میں کتدر کوشش کی ہے۔ اب میں مہتد کی چند سطریں لکھ کر اصل ترجمہ کو

شروع کرتا ہوں والا مت سام بیدارہ سبحانہ۔
 ناظرین کو معلوم ہو کہ جناب علامہ حلی کی یہ کوشش کہ ایک نثر

دلائل قطاعہ کی عصمت پر لکھنا اور آیات قرآنیہ کی ثبوت پر دعویٰ کا کرنا علامہ
 دلائل عقلیہ کی کامیابی کہ جسکے انجام میں عقل حیران ہوتی ہے
 اور سختائید الہی کو اور کس طرح اسکا انجام کو پہونچنا سمجھ میں نہیں آتا۔
 بعض لوگوں کو جو یہ خیال ہے کہ اکثر دلائل میں تکرار ہے نہایت برا خیال ہے
 انکو یہ حدیث آئمہ علیہم السلام کی یاد دہنی چاہی فرمایا ہے سے قرآن ہے
 میں حصہ ہماری ہی شان میں یا یہ فرمانا کہ یا ایہا الذین امنوا جہان دار ہے
 مراد اونی ہم آئمہ میں اس حدیث کا ثبوت پورا پور اسی عالم فرمایا تکرار
 اور تاکید تو اس دعویٰ کا زیادہ ثبوت ہوتا، جسکو دربی اثبات ہم میں
 ان لوگوں کو یہ خیال نہیں ہے کہ ساری عمر ہماری تلاوت قرآن میں گزاری
 کبھی کسی خیال میں بھی آیا کہ ہر آیت قرآنیہ سے امام کی عصمت ثابت ہے
 ہوتی ہے حق یہ ہے کہ یہ کام جناب علامہ نے کیا ہے کہ جسقدر فخر و مباہات
 نکرین بجا، بلکہ ہمارا فروغ ہے جسقدر فخر نکرے ہو رہے ہیں کار عظیم کو
 ان نظر حقارت سے دیکھنا پس کہی کیسی بری بات ہے۔



ماہ سہرہ لائل عصمت امام و خلیفہ نبی کے

(۱) میرے ایک دوست تعلیم یافتہ (جنہے کتاب لکرا سوانح عمری جناب امیر علیہ السلام کی (لائف) لکھی ہے اور آپ پکڑ شایع ہوگی جس طرح بلا تشبیہ الفاروق الامون شایع ہو چکی ہے) نے مجھ کو لکھا ہے کہ الفیہ کنزوری میں آپ معصوم کے معنی اور اس کا محال عقلی نہ ہونیکا پہلے ثبوت لکھ کر تب انبیاء اور آئمہ علیہم السلام کی عصمت پر بحث کیجئے گا اور ثبوت بھی ایسا ہو جو زمانہ موجودہ کو طبائع پر رد والو اور دقیق بیان احتیاط کیجئے گا اور فاسق عادل و رثقہ اور معصوم کا فرق بھی ظاہر کر دیکھو گا لہذا پہلے مجھے معصوم اور عادل و رثقہ اور فاسق کو معانی بیان کرنا ضرور اس کے بعد فرق ان سب میں جہت قدر ہی اس کے بعد معصوم کا براہ عقل محال ہونا لکھو گا تا رہ۔

(۱) معصوم کے معنی لغت عرب میں بچا ہوا ہو ضرر یا گاہہ شدہ کی ہیں اور ضرر یا تو کسی شخص معصوم گفتار اور کردار سے ہوتا ہو یا کسی دوسری ضرر رسانی سے واللہ یعصمک من الناس خدا تمکو ای محمد آدمی کو (مناہین) ضرر سے بچا بیگا پس عام ہر اور ہر بچی معصوم ہیں لا عاصم الیوم من اللہ الا من رحم ربی اچکی طوفان میں غرق ہوئی ای نوع کوئی کسی کا بچا نہیوالا نہیں ہے ہاں جیسے کارم ہو گا وہی بچ جائیگا ہمارا فعال میں ہر ضرر سے خدا کا پناہ و طرح سے ہماری ہمہ میں آیا تو اس میں قبیح کی قوت ہمیں سلب کر لے

جیسے اندر میں گناہ بدو النہی کی قوت یا نامرین نہائی حرام کی قوت نہری یا گونگہری میں
 اون گناہوں کی قوت نہری جو سنو اور بولنیسے تعلق رکھتی ہیں اسکو شرعی معصوم نہیں کہتے
 اور نہ اور شرائط کو منقود ہوئی اگر کوئی گناہ سنے یا دیکھو معصوم کہتے ہیں بلکہ معصوم
 صاحب اختیار جامع شرائط وقوع معصیت کا جو خوف خدا گناہ کر نیسی باز رہی مجبوا اور اختیار
 نہ ہو پھر شخص کو جو ہم کہتے ہیں کہ خدا نے اسکو بچایا اسکو معصوم نہیں کہتے خدا کی ہدایت اسکو بچایا اور وہ
 وہی اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ اِمَّا شَاكَرًا وَاِمَّا كَفُورًا راہ نجات لادی مجبوا اسکو نیکو کاری
 یا بد کرداری پر نہیں کیا۔

(۲) معصوم عالم سبب جمیع احکام الہی کا ضروری شرعی استلزام معصوم و سیکو کہتی ہیں عدا اور سہو گناہ
 بکیر اور غیر سے آپ کو بچاتا ہو رہا ہو یا نہیں گناہ نہ کرے ظاہر کہ جب تک کسی چیز کا علم گناہ کا اور نہ کرنا نہ کرے
 آدمی کیونکر نہ سکا علم ہو نہ کسی صورت میں نہ ایک تو یہ کہ ہر چیز کا علم ہو نہ صفت تو نقص
 خدا کو ہے صاف آل محمد علیہ السلام ایک زندگی کے جواب میں کیرے کورے شرع الایض کی خلت کے مصداق
 بیان کریں ایشاد کیا شخص اگر چیز کا علم ہو نہ سکا وینا اللہ فی علمہ ہم خدا بر علم میں ہو جائے
 دوسرا طریقہ علم کا یہ ہے کہ جب کسی چیز کے جانے کی حاجت ہو سکالم معصوم کو ہو جائے الامم اذا
 شاعوا ان یعلموا علموا یہ فقرہ جاری سڑو طرح پڑا گیا ہر ثلاثی مجرد کا مامعروا میں قرار پاتا ہے
 ترجمہ یہ ہے کہ اگر علم چاہتے تھے کسی چیز کا جاؤ تو علم ہو جاتا تھا اور دوسری قرات علموا بات تفصیل کا

ماہجہ اب اسکو معنی یہ کہ ائمہ جب کسی خیر کا چاہتے اور کو تعلیم دیتی تھی تو فوراً ہی سکھاتے
کہ خدا کی برابر و کو علم تھا۔

اب با طریق علم ائمہ اس میں ہر کوئی زیادہ بحث کرنی مناسب ہے اور اس مقام سے اسکو کچھ تعلق ہے
مطلب تو حاصل ہو گیا کہ معصوم ہی ہے جو عالم جمیع احکام الہی کا ہو کسی طریق کیونکہ اسکو علم ہو اور اسکو
ائمہ علیہم السلام فرمایا ہے الحجۃ من لا یقول لا یری حجت یعنی نبی اور امام کسی سوال کے جواب میں یہ
کہ میں نہیں جانتا۔ اچھا اب دیکھا چاہیے کہ ایسا شخص جسکو جمیع احکام الہی کا علم ہو طریق مذکور سے
محال ہے یا ممکن محال ہو نیکی تو کوئی دلیل بخیر استبعا کی نہیں ہے یعنی ہماری سمجھ میں ہو نہیں آتا
اور ضرورت ہدایت و حفظ نظام عالم اس شخص کے وجود کو واجب کرتی ہے وہ نہیں لائل سبزی کو تو ضرور
عالم ہم تسلیم کرتے ہیں ورنہ کار نبوت جہالت میں کیونکر حل سکے ہاں بات ضروری چونکہ نبی
نزول احکام فقہ رفقہ زمانہ و راز میں ہوتا ہے آخر وقت حیات یا اس کے پہلے اسکا عالم جمیع
شرائع ہونا واجب ہے۔

خلفہ نبی اور امام چونکہ تعلیم نبی اسکو علم ہوتا ہے اسکو ہر وقت وفات نبی اور ابتدائی زمانہ خلافت
امامت میں جمیع شریعہ کا علم تفصیلی خواہ اجمالی ہونا ضروری ہے اسلیں کہ اسکا معلم دنیا جا رہا ہے
اب اسکو کون تعلیم دیگا وحی پس نازل نہیں ہوتی شریعت اسلامیہ ری نازل ہو چکی لہذا امام کی
ابتدا اور انتہا علم میں برابر ہے۔

مین نام کو نبی پر فضیلت نہیں دیتا معاذ اللہ مگر مین کی کیفیت کو بیان کرتا ہوں اسی کو امام کو جو کچھ معلوم
ہوتا نبی کی تعلیم اور شاگردی ہوتا ہی استاد اور شاگرد پہلا کتب پر ہو سکتا ہے چہ جائے کہ
استاد بڑا ہو جائے۔

(۳) عادل و رفقہ و سکو کھتے ہیں کہ عدا گناہ کبیرہ کرے اور نہ گناہ صغیرہ پر صراحت کرے اور
وہ بیان سے اگر کوئی گناہ کرے قاصد عدالت ہوگا۔

اسی بیان معلوم ہوا کہ معصوم نبی ہو یا امام اس کے خطای اجتہادی کا بھی سر و ہونا چاہیے
حسن الابرار سینا المقہرین ابراہیم کو بعضے نیک کام مقبرین کیلئے گناہ مین و خل مین۔
اجتہادی خطا سے مجتہد کو اگر ایک جہل تھا، نبی اور امام کو درجہ نبوت و امامت گرا دیتا ہے
یہ عقیدہ عقل صحیح کی مطابق ہے۔

وجود معصوم دہر ہونا کا۔

گناہ سے بچنا صغیر ہو یا کبیرہ جب ہی ممکن ہے کہ ہر ایک گناہ کا علم کیوں ہو۔ اور نبی یا
امام کو جملہ قسم گناہ کا رفقہ برہین علم ہوتا ہے۔ پھر جن گناہ کا علم ابھی نبی کو یا امام کو نہیں
ہوا ہی اس سے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے اس گناہ کی کریمین نبی اور امام اور تمام خلائق برابر ہے
اب تو یہ قرار کرو کہ نبی کو ابتدائی نبوت کے علم جمع گناہ ہونا اس کا تو کوئی قائل نہیں
اور جب رفقہ ہوتا تو زمانہ جہالت مین نبی یا امام گناہ سے کیوں بچ سکتا ہے۔

جواب

علم کی دو قسمیں ہیں اجمالی اور تفصیلی اجمالی علم نبی کو ہونا اور تفصیلی علم کی صورت یہ لوگ ابتدا
خلقت سے برگزیدہ خدا ہوئے انکی عقل بھی ہماری عقل سے جدا ہوتی ہے اور یہی مراد خدا کی
اس آیت سے ہر آتھ یَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ خدای جاننا ہر کس کھرمین ہر رسالت (نبوت)
قائم کریگا۔

ہر ایک نبی کی سوانح عمری اور اس طرح خلیفہ نبی اور امام کی سوانح عمری ہر ایک کو اطلاع ملتی ہے
کہ نبی یا امام کا تبار و ابتدائی عمر کی کیا تھا۔ مثلاً ایک کو سنت از بہار پیدا۔ لڑکپن ہمارے
نبی کا ذرا اسکی کیفیت تاریخ میں پڑ بت پرستوں میں پیدا ہوا اور کبھی کسی بت کو سجدہ جال
بد کردار خائن جو بد معاش کی صحبت اور ہمیشہ نیکو کار اور امین راست گو۔
یہ سب امور سوجہ سے کہ نبی اور امام کی خلقت ہی ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کو یحییٰ و ایمناء امام
صہبیا گھوڑہ میں نبی ہو گئے تھے۔

خلاصہ کہ علم تفصیلی شیخ اور حکام کا ضروری کو فرقہ فرقہ بد وقت ضرورت امت ہوتا تھا
اور علم اجمالی چونکہ اسکی عقل کامل بد و فطرت تھی جیسی و بیح افعال کو ضروری پہچانتی تھی
کامل اونکو گناہ کرنے سے ہمیشہ روکتی تھی۔

اب ہوں کے اقسام کو دیکھیں۔ گناہ یعنی افعال بد اور شایہ قبیحہ کچھ ایسی ہیں جنکی برائی ہر صفا
عقل

ظاہری یا بند شریعت کا ہو یا نہ ہو ورنہ قسم ایسی ہو کہ تبدل شریعت بنیاداً تبدل ماننا یا اختلاف
 اور ملک کو اس میں دخل نہیں بلکہ ہر حصے اور سبکی برائی ظاہر اس کے ترک کر غیر تو نزول وحی اور
 الھام کی ضرورت نہیں ہے جس کو ذرا سی بھی عقل ہو اور کو برا جانتا ہو یا کرے یہ دوسری بات
 ہے ایسی موریہ کا ترک ایسی گروہ جبکی عقل براہ فطرت اعلیٰ درجہ کی ہے کیوں ضروری نہوگا
 دوسری قسم گناہ کی یعنی مزقہ کی عام طور پر قبیح نہیں بلکہ بنظر کر نبویا کیے وہ مزقہ ہے
 ایسی گناہ کو بھی صاحب عقل کامل اور ذی وجہ ضرور سمجھ سکتا ہے اور نہیں کر سکتا اس لئے کہ حسن
 و قبح اشیا کا عقلی ہے ان دونوں قسم گناہ کو گناہ یا قبیح سمجھتے ہیں یہ دونوں صغیر ہی اور امام
 کو نزول وحی یا الھام کی ضرورت نہیں۔ تیسری قسم کی گناہ جو شریعت خاص میں بنظر مصلح
 وقت یا مصلح ملک کے ناجائز ہوئی ہوں انکی برائی اصل نہیں بلکہ اضافی ہے۔
 اور یہ جب ہی گناہ تسلیم کیجاتی ہیں جب بذریعہ وحی کے نبی کو انکے کرنے سے روکیا نہ گیا ہو
 اور قبل از صدور حکم اتنا ہی وہ گناہ میں داخل نہیں ہیں ایسی گناہ ہوسکتی ہے کہ قبل از انکہ وہ حکم
 خدا کو گناہ قرار پائیں نبی کو یا امام کو ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ وہ گناہ ہو بعد از حکم کرے۔ اسی لئے
 قسم کے گناہ کو معصوم کا بچا براہ عقل ممکن ثابت ہو گیا اور شبہ ہرے بادل ہو گیا۔
 یہاں تک کہ ہم نے محض عقلی اصول جواب دیئے ہیں اور جواب بھی ایسی ہی مری کی تسلیم کرنے پر موقوف نہیں ہے
 بلکہ غور ہر ایک صاحب عقل کو تسلیم کر سکتا ہے۔ اور ہر ذی ذوق کو پہلے ایسا ہی جواب دینا

چاہیے ہاں سکا اثبات ہم کو ضرور ہے کہ نبی و امام کی عقل کامل جملہ افراد انسانی سے ہوتی ہے کو ہم عقل اور
 نقل و نون طرح غیبی ثابت کر سکتے ہیں عقلی دلیل تو بھی ہے تمام دنیا میں لاکھوں کروڑ آدمیوں میں سے ایک
 فرد خدا یا فراد کو عہد نبوت عطا کرنا ایسی حکیم مطلق اور علام الغیوب کا جو اپنی مخلوقات کی تمامی دنیا
 پر رحمت کی نظر رکھتا ہوں اس کو کہ وہ شخص خاص کل کی افسری لائق ہو اور کہی کوئی امر خدا را خلا
 اوس سے سزا نہ ہو کہی نہیں ہو سکتا ہے۔ چوٹی چوٹی ریاضین ہمارا قاعدہ ہے اوس کو نہیں منتخب کرتے
 ہیں جس کو ہر طرح سے قابل بجا آوری اور یا سمجھ لیتی ہیں گو ہماری جو زیر زمین براہ شریعت کہی خطا
 ہو جائے پھر خدا ونا علام الغیوب انسا برا عہد نبوت بدو ن اس کی کہ نبی کی عقل سب اشخاص امت سے زائد ہو
 کیونکہ اوس کو نبی مقرر کر سکتا ہے۔

یہی نقلی دلیل سو دہرے اور مکرین نبوت اوس کی تسلیم کرنے کے وزیہ ایسی ہی واقعات ہم نقل کر رہے ہیں
 جن سے پورا ثبوت ہمارا دعویٰ کا ہوتا ہے۔

دوسرا شبہ

معصوم یا تو قدرت گناہ کرنے پر نہیں ہے اور خدا نے اوس کو مجبور کر دیا ہے تو کوئی استحقاق ثواب کا
 اوس کو ترک معاصی پر نہیں ہے اور نہ اوس کو کوئی فضیلت گناہ سے بچنے میں ہے اور اگر مجبور نہیں ہے بلکہ قادر
 گناہ کرنے اور نہ کرنے پر ہے جیسا غیر معصوم پر وہ بھی جائز اخطا تمہاری را میں قابل نبوت اور امت
 کے نہیں ہے۔

جواب

معصوم ضرور قادر گناہ گیر پیر مجبورین جیسے اندھا ناگاہ بدو اسو یا نامرزا و حرام کرنے و کر
معصوم کی عقل کامل و سکون و عتدائے امور قبیحہ کو کرے و کئی ہے اور یہی فضیلت ہے منطقی تقرر
ہم اس جواب کو دقیق کرنا پسند نہیں کرتے۔

معصوم کی ضرورت

تنظام عالم جیسا کہ چاہدوں ایسی منظم کے دشواری جو کہ جمیع امور انتظامی کو چاہا ہو ورجا کی علامت بھی
امر اس جو بدظمی باعث ہو و عداوت ہو و دریا عالم اور پیا امور انتظامیہ (معصوم) اور کا
قدرت کی نظر پیدا کرنا ممکن ہے محال نہیں ہے اور جو اہل در بر حق کی بھی کہ عالم کائنات میں جو نظام
لہذا وجہ ہے کہ منظم (نبی یا امام) کو مدبر حکیم (خدای علیم) پیدا کرتا ہے پہلے مقرر کرنا ایسی منظم
کے جو بدظمی و فساد عالم میں ہو گا اس حاکم کی نافرمانی اور خدا کی احکام کی مخالفت ہو گا اس کا لازم
مخلوقات پر ہی خالق عالم کی حجت تمام ہو جائیگی۔

زندیق کا سوال

جناب صدق عم ایک زندیق نے سوال کیا کہ تمہاری خدا کو یہ رت نہی کہ تمام مخلوق کو مطلع و فرمانبردار
احکام کا پیدا کرتا کہ پہری قسم کا فساد عالم میں ہو ہی نہ پاتا۔

جواب امام۔ خدا کو ضرور اس کی قدرت ہی مگر اطاعت پر مجبور نہیں کرتا اسلئے کہ مستحق ثواب

اور عقاب کا نہیں ہے، خلقہ قادر بر مختار بر انشاء و الطاعوا و انشاء و الم یطیعوا
 اس حکمت سے خلاق کو قادر اور مختار پیدا کیا اگر چاہیں طاعت کریں (ثواب و نکل و) اور اگر چاہیں طاعت
 نکرین (عذاب میں گرفتار ہوں)۔

آغاز مدعا

جب ہم معصوم معنی اور اس کی ہونیکا مکان اور دفع شہات منکرین وجود معصوم کو تسلیم عبادت
 سے لکھ چکے اب امام کے معصوم ہونیکو دلائل عقلیہ و نقلیہ کا لکھنا شروع کر تو میں اپنے پہلے دلائل
 نمکینگی جکی سمجھ میں نہ آئی تھیں اس پر میں نے ایک وقت مسائل منطقیہ جاتی کی ضرورت ہونے لگا۔

واضح ہو

کہ امامت فرع نبوت کی ہے اور امام نائب و خلیفہ نبی کہلاتا ہے اصطلاح جدید اہل اسلام کی جیسا کہ
 اول میں بیان ہو چکا۔

ظاہر ہے کہ نائب ہی کام کرتا ہے جو منیب کا خاص کام ہے اور نبی کا خاص کام ہدایت ہے اور ہدایت
 احکام الہی کی پہنچانی ہے ہونی بلکہ تبلیغ کہتے ہیں یہی تبلیغ میں کا خاصا ہونی ہے شرط ضروری ورنہ بجا
 ہدایت کے خدائے الٰہی کا خطاب ہی کا خاصا ہونی ہے اور یہی دلیل امام کی معصوم ہونیکو ہے۔
 اس کتاب کے دلائل میں قسم کے ہیں محض عقلی اور دوسرے عقلی و نقلی اور تیسری محض نقلی
 پہلی قسم کے دلائل و اصول فلسفہ و منطق کو قواعد جو آسان اور عام فہم نہیں ہیں اور ان میں آج

سمجھنے میں زیادہ شوریٰ خاص ہی لوگ و کو سمجھ سکتی ہیں الہیات اور منطق میں اعلیٰ درجہ کی بات کہتے
 ہوں لہذا ہم نے اوّل دلائل کو تیسرے حصہ میں تجویز کیا اور پہلی اور دوسری قسم کو حصہ اول میں لکھا
 تجویز کیا اسی حصہ میں آیات قرآنیہ جنسہ نام کا معصوم ہوا ضرورتاً ثابت ہوا ہر دوسکو لکھا اور ہر دو
 کی آیات ہیں۔

قسم اول جنہ صاف صاف دعویٰ کا ثبوت کسی ضمیمہ کی ضرورت نہیں بقولہ آجوتناں
 دعویٰ اثبات میں کافی ہے **اَمِنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ حَتَّىٰ اَنْ يَّبْعَ اَمِنْ لَا يَهْدِي اِلَّا اَنْ يُّضِلَّ**
 اسلیٰ کہ ہدایت حق کا یقین اسی شخص ہو سکتا ہے جو سچی ہو (معصوم ہو) یا دلیل عقلی عام فہم کو
 بھی اسی حصہ میں لکھو گا۔ پہر چونکہ جناب علامہ کو یہ ترتیب مل چکی تھی اسلیٰ کہ ان کا زمانہ علم کا تھا
 ہمارا زمانہ کمی علم اور کمی علماء کا ہے لہذا ہم کو ایسے دلائل کے انتخاب میں زیادہ وقت کرنی پڑی مگر خدا کا
 شکر ہے کہ ہم کو کامیابی ہوئی۔

ظاہر ہے کہ اس سیکڑے میں کتاب الفین کی سرشار دلائل کا بیان ہے لہذا تقدیم تاخیر اور الٹ پلٹ کر ہمارے
 ضرورت کے تین باتوں کا نشان دہی اور اسی مطابق شمار دلائل کا ہند فاقم کریں (۱) اپنی ترجمہ کی ترتیب
 کا شمار یعنی نمبر (۲) جس سیکڑے کی وہ دلیل ہے اور کا شمار (۳) اس سیکڑے میں جس شمار کی دلیل ہے اور کا
 شمار مثلاً ۹ = ۲ حکایہ مطلب ہے کہ ہمارے ترجمہ کی نوین دلیل اور الفین کے دوسری سیکڑے کی تیسری
 دلیل ہے۔ ۱۔ اس التزام سے خاطر کتاب کو تطبیق ترجمہ کی اصل عربی الفین سے وقت نہو گی اور

دونوں اغراض ترجمہ پوری ہو کر (۱) اصل دلیل کو بآسانی سمجھ لینا (۲) اور ترجمہ کی تطبیق اصل کتاب الفہم سے
 کر لینا و نیز فائدہ یہ ہے کہ اگر مترجم سے براہ شریعت یا بسبب غلط ہونی اصل کتاب کے ترجمہ میں غلطی
 ہوئی ہو اور اسلی دلیل صحیح ہے تو کسی معترض کو خود گھیر کا موقع اصل دلیل پر ملے گا بلکہ اس غلطی
 کا مجرم بن جائے گا یا چاہیے والا مجرم ہی مذہب حق پر اعتراض کی بھی گاہ بلکہ اسی گناہ کا خطا کار غیر معصوم
 غلام سینچ ہو گا اور جناب علامہ بھی اس اعتراض سے بری رہیں گے اب میں ان بات اور بھی کہتا ہوں کہ
 آیات قرآنیہ بعضی ایسی ہیں جو شان و دل کی کسی شخص خاص سے او کا تعلق ہے مگر علت جامعہ کہ علم
 افراد مکلفین میں ہے اور اس نظر سے شخص واحد کی تخصیص میں ہر شے لا کو نوامع الصادقین پر
 ساتھ ہو اگر ثابت بھی ہو جائے کہ یہ آیت کسی گروہ صحابہ کی واسطے یا خصوصاً نازل ہوئی تھی مگر سب اس
 حکم کا یغے سچا ہونا عام ہے اسلئے اسلئے اسلام کا عقیدہ ہے کہ قیامت تک سچی ہر ہی وجہ سے عقل بھی
 حکم دیتی ہے برخلاف اسکی یہ ولایت کے اِنَّمَا وَلِيكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يَقِيْمُوْنَ
 الصَّلٰوةَ وَيُوْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ حالت کو مع میں خیرات کرنا اگرچہ بھی سبب عام
 مگر اسکی شرط یہ ہے کہ بعض حصول عہد و لایہ فعل کیا ہو بلکہ بلا غرض اور بلا سبق علم اس بات کی کہ کو مع
 میں خیرات دینے سے پہلے عہد و لایت حاصل ہو گا لہذا اب اگر کوئی آدمی ہر مرتبہ فعل کرے کبھی اسکو
 عہد و لایت حاصل نہ ہو گا بس تو جہ کا عہد و لایت اسکو مل چکا۔
 اب ایک نظیر بھی آچو کہ کھلائیں است و دروغ برگردن دی جب سعدی شیرازی نے یہ شعر لکھا

سے برگ وختان ہر روز نظر ہوشیار ہر وقتی فترت معرفت کردگار۔ تو مشہور ہو خدا کیا انسانی
 سعدی کو دیا۔ انوری کو حسد یا غبطہ ہوا او سنی بھی لکھا ہے ہر گز کیا ازین میں وہ خدا شریک گوید
 یہ شعر کھلمنہ کہو لکھ انوری آسمان کی طیرت دیکھنے لگی کہ میری منہ میں بھی نور آسمان کے اترا تو چیل نے
 انوری کے منہ میں ہگدیا تب انوری نے چہلا کر کھا۔ شعر فہمی عالم بالا معلوم۔ یہی حال لوگوں کا
 ہوا جو امام رب حق دیکھا وہ بھی سائلوں کو تعلیم کر کے رکوع میں انگوٹھی دیتی تھے پرہیزگارین و اہل حق کو۔
 - پر چونکہ سیکڑیا کا سنا ہماری ترجمہ کی ترتیب میں بھی ہے لہذا جب ایک سیکڑا تمام ہو دوسرے
 سیکڑے کا شمار دوسرا ہو گا جیسا کہ اصل کتاب میں ہے۔

اب ہم خدا پر توکل کر کے ترجمہ شروع کرتے ہیں وہو الموفق للامت سام۔

پہلا سیکڑا

اس میں اوپر کا ہندسہ شمار دلیل اصل کا اور نیچے کا ہندسہ شمار صدی اصل کا اور اردو میں ہم پہلی ہمارے ترجمہ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی دلیل (۱) اگر امام معصوم نہ ہو تو اس کی اطاعت یا تو ہر مرید واجب ہے پہلی دلیل اولی الامر ہے
 یا ہر مرید واجب نہیں ہے اگر ہر امر اور بھی میں اس کی اطاعت واجب ہے یہ تو باطل ہے اس لیے کہ جو حکم براہ غلطی
 اور عین اس کی اطاعت خدا کی نافرمانی ہے اور وہی اثم اور گناہ ہے اور عقل اور عقل سے ناجائز امور میں کسی کی طاعت
 مکرمی چاہی قال اللہ ولا تعاونوا علی الاثم ولا تعاونوا علی الاثم اور جب ہر مرید اس کی اطاعت واجب ہوئی اس کی امام ہوئے

فائدہ کیا رہا (میں کھتا ہوں) اولی الامر ہی ہے جسکی اطاعت ہر مریض واجب ہے نہ صرف ان مجید
خدا اور رسول کی اطاعت ہر مریض واجب ہے اور امام کی تعریف بھی حد اول میں گنری ہے کہ
اوسکی اطاعت ہر مریض واجب ہے لہذا امام ہی ہے جو معصوم ہو۔

(دوسری دلیل) ۱۔ جب امام کا مقرر کرنا خدا کی طرف سے واجب ہے (جیسا کہ حد اول میں ۶۰)
دلائل سے ہم ثابت کر چکے ہیں) اب محال ہے کہ خدا غیر معصوم کو امام مقرر کرے یا غیر معصوم کی اطاعت کرے
ہم کو حکم دے۔ سہی کہ خدا کو علم ہے کہ غیر معصوم کہی کہی خواہ اکثر غلط کاری سے خلاف مرضی اکی حکم دے گا
اور اس حکم میں پیروی و سکی حرام ہے لہذا ہم آتا ہے کہ ایک ہی فعل کو خدا نے واجب بھی کیا (اطاعت امام
ہر وقت خطا کاری) اور حرام ہی کیا اور بھی اجتماع نقیضین ہی جو محال ہے۔

(تیسری دلیل) ۲۔ خدا کو امام معصوم مقرر کرنے کی قدرت ہی اور خلقت کو ایسی امام کی حاجت
بھی ہے اور کوئی خرابی اور مفیدہ معصوم کی مقرر کرنا نہیں نہیں ہی کچھ غیر معصوم کو (جسکے مقرر کرنے
خرابی ہے) خدا کیون مقرر کر گیا لہذا وہی امام خدا مقرر کر گیا جو معصوم ہو۔

(چوتھی دلیل) ۳۔ امامت خدا کا عہد ہی اوسکی نسبت و انجید میں فرما دیا ہے۔ (اَوْنَالْ عَهْدِی
الْعَالَمِیْنَ مِرْ اَعْدَ ظَالْمُوْنَ کَوْ یُخْجِیْکَ اَعِیْ نَ ظَالْمِ اِمَامِ نَہِیْنَ یُوْ سَکُنَا) اور غیر معصوم ظالم ہی لہذا وہ امام نہیں ہو سکتا
(میں کھتا ہوں) غیر معصوم کا ظالم ہونا ہو جی ہے کہ اوسکے نسبت گناہ نہ کر سکیا یقین نہیں ہی واجب یقین
نہیں نہ مرکب گناہ ہو سکتا ہی عدا یا ہو اگر عدا گناہ کرے تو وہ فاسق ہی اور فاسق ضرور ظالم ہی اور اگر ہو و خطا

کرے چونکہ امام کے قول و فعل دونوں کی پیروی امت پر واجب ہے لہذا وہ امت کی معصیت میں نہ کیا باعث ہو یعنی
 قول و فعل کی پیروی کرنا نہیں مفصل اور گمراہ کرنیوالا امت کا ہوا اور مفصل بھی فاسق ہے لہذا اب بھی وہ ظالم ہے
 پس امام نہیں ہو سکتا۔ (میں اس سے زیادہ توضیح کرتا ہوں مکلف کے افراد امت میں ہیں یا تو معصوم
 کہ عدا اور سہو ایک طرح خطا نہیں کرتا ہے۔ یا عمدہ خطا نہیں کرتا مگر سہو کر سکتا ہے جسکو ہم تقہ اور عدا
 (صطلحی) کہتے ہیں یا عمدہ ابھی خطا کرتا ہے وہ فاسق ہے دوسری قسم تو امام کی طرح ہو نہیں سکتی دوسری
 قسم یعنی عادل و تقہ اور سہو کا خطا کار سہو ہونا اسکی ذات پر توفیق کا مستلزم نہیں ہے مگر چونکہ وہ شیوا
 مقدس ہے اسکی پیروی معصیت میں امت کو گمراہ کر لگی لہذا وہ بھی فاسق ہو جائیگا ہاں اگر وہ شیوا اور
 نہ ہو تو فاسق نہوتا۔

(پانچون دلیل) جب خدا پر ایمان کا مقرر کرنا ہم نے (۶۰) دلائل سے وجہ ثابت کر دیا اور غیر معصوم
 ہمیشہ یا کبھی کبھی خطا کرتا ہے جو باعث مفسدہ ہے یعنی خدا کو معلوم ہے کہ اسکے امام بنائے مفسدہ پیش
 یا کبھی پیدا ہوگا اور جب کو یہ معلوم ہے پھر جان بوجھ کر ایسا فعل کرنا جو باعث مفسدہ ہے از روی عقل کے
 قبیح ہے اور خدا فعل قبیح سے بری ہے لہذا غیر معصوم کو کبھی امام بنایا گیا پس امام مقرر کر وہ خدا ضرور معصوم
(چھٹی دلیل) ۱۹۔ اگر امام معصوم یعنی عالم کامل نہ ہو جسپر اجتہاد کرنا حرام ہے اسکی دو صورتیں
 یا تو جاہل شخص ہے یا مجتہد ہے۔ جاہل شخص کا امام بننا یہ تو محال ہے اسلئے کہ عالم پر بھی امام کی طاواعت
 ہے اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مجتہد جاہل کی پیروی کرے دوسری بات یہ ہے کہ جاہل شخص کی پیروی کا

حکم دینا خدا کا یہ بھی محال ہے ایضا امام جاہل کی پیروی جاہل پر بھی واجب نہیں اس لیے کہ وہ فوج جاہل
 ہیں کیونکہ اولویت اور فضیلت دوسرے پر نہیں۔ اب ہی یہ بات کہ امام مجتہد ہو یہ بھی محال ہے اس لیے
 کہ مجتہد کی پیروی دوسرے مجتہد پر واجب نہیں اور جاہل اس کو اختیار ہے چاہے امام مجتہد کی
 پیروی کرے چاہے دوسرے مجتہد غیر امام کی۔ ۱۔ اس لیے امام کے مقرر کرنا نہیں کوئی فائدہ نہ دے بلکہ فعل
 جو خدا سے ہرگز صادر نہیں ہو سکتا۔

دفعہ شبہ

اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ امام مجتہد اور مجتہد دیگر میں فرق ظاہر ہے کہ دوسرا مجتہد امام نہیں ہے لہذا
 غیر امام اور جاہل و نوکواو اس کی پیروی واجب کی اسکا جواب ہے کہ مجتہد کو امام بنانا یا تو اس کی اجازت
 کیوجہ سے ہے پہر سب مجتہد برابر میں اس کی اولویت کیا رہی و اگر کسی سبب سے وہ امام بنایا گیا ہو اس
 عصمت کے وہ کافی برآمد کا رہیں ہو گا۔

(ساتویں لیل) (۲۱) شیطان کہ طرف خطاب کو خدا فرماتا ہے اِنْعَبَادْنِیْ لَنْفِیْکَ عَلَیْہِ

سُلْطَانٌ میرے خاص بند و پرستار تجھے قدرت اِستِلاال کی ہوگی۔ چونکہ اس آیت میں سلطان کی لفظ مذکور

ہے اور تحت میں نفی کے واقع ہے لہذا عام ہے اسکا یہ فائدہ ہے کہ اور خاص بند و پرستار شیطان کا کیونکہ تسلط

ہوگا اسی آیت سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایک ہندوگان خدا میں ایسا ہو گا کہ اس پر پاک ہے ابتدائی عمر آخر عمر

اور انہیں کو ہم معصوم کہتی ہیں جو گناہان کبیرہ اور صغیرہ سے عدا اور سہوا اور تاویل تمام عمر میں پاک رہیں

جب معصوم کا ہونا قرآن مجید و ثابت ہو چکا۔ اب لکھو کہ آدمی جو عین دو گروہ میں ایک تو وہ فرقہ جو ایسی معصوم کا
 وجود نہ تھا ہے جو اول عمر سے آخر عمر تک معصومہ و کبیرہ ہی مخصوص ہو کر رہا ہو یا علیہم السلام اور وہی فرقہ
 امام کو بھی ایسا ہی معصوم کہتا ہے اور دوسرا فرقہ ایسی معصوم کا وجود نہیں مانتا جو تمام عمر میں معصومہ اور
 کبار و سواک ہو یعنی انہی کو بھی ایسا معصوم نہیں جانتا کہ اول عمر سے آخر عمر تک گناہان معصومہ اور کبار
 سے پاک ہوں یہ فرقہ امام کو بھی معصوم نہیں مانتا ہے۔ اب تیسرا فرقہ کہ نبی کو معصوم مانتا اور امام کو
 ماننے یا حدیث قول ثالث اور خارق جماع مرکب سے لھذا یہ تیسرا مذہب باطل ہے۔

میں کہتا ہوں! جماع مرکب کا توڑنا اور قول ثالث کا خلاف جماع مرکب کے پیدا کرنا یہ
 ہمارا اور اہلسنت و نو کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے اور اسکی دلیل علم اصول میں بیان ہو چکی ہے
 اس کے بیان کی ہر کتاب میں ضرورت نہیں ہے۔

(انھوں نے دلیل) ۱۲ اَمْ يَهْدِيهِ الْاِلٰهِ الْخَاطِئُ اَنْ يَّبْعَ مَنْ لَا يَهْدِيْهُ اِلَّا اَنْ يُّفْسِدَ

خدا فرماتا کہ پیروی و سبکی کرنی لائق جو راہ حق کی ہدایت کرے یا اسکی پیروی بہتر جو خود راہ

حق پر چلنے میں دوسری ہدایت کا محتاج ہو۔ میں کہتا ہوں چونکہ معصوم کسی امر حق میں محتاج

محتاج نہیں ہے (جو بخدا اور رسول کے) اور غیر معصوم دوسرے کا محتاج ہے یعنی ہدایت کی امور دوسرے

سیکھنے کا محتاج ہے لھذا اسکی پیروی کا کرنا بہتر۔ اب معلوم ہوا کہ غیر معصوم کی پیروی جائز

نہیں ہے یعنی حرام ہے اور امام کی پیروی مثل پیروی خدا و رسول کریم ہے۔ اب نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم

امام نہیں ہو سکتا اور بھی ہمارا دعویٰ جو اس آیت سے ثابت ہو گیا۔

(توین ویل) ۲۳ قولہ تعالیٰ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اس آیت میں حکم ہے کہ

صراطِ مستقیم پر چلنے کی خدا سے دعا کرو اور وہ راہ انہیں لوگوں کی ہی چیز خدا نے انعام کیا ہے اور

نعمت سے مراد یہاں عصمت ہے اس لئے کہ صراطِ مستقیم وہی راہ سیدہی جس کے چلنے میں آدمی راہِ راست

سے بہتے اور وہ راہ انہیں بزرگواروں کی ہے جو خطا اور گمراہی سے ہمیشہ رہنمائی میں بری ہوں

معصوم ہوں ایسی راہ وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ صواب پر ہوں اور خطا کا شر ہو نا اور

ہمیشہ محال ہو اور معصوم سے ہماری بھی مراد اور غیر معصوم یا تو ہمیشہ خطا کا ریا کہی کہ خطا

کرتا ہے۔ اب ثابت ہوا کہ غیر معصوم کی بتلائی ہوئی راہ ہمیشہ صراطِ مستقیم نہیں ہے اور پیروی

کرنی ہم پر ویسی واجب ہے جو ہمیشہ صراطِ مستقیم کی ہدایت کرے لہذا غیر معصوم کی پیروی ہم پر واجب

نہیں اور امام کی پیروی ہم پر ہمیشہ واجب ہے پس غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

(دسویں ویل) ۲۴ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ مَوْلًى فَقُلِ فَمَنْ يَمْلِكُ أَنْ يَنْزِلَ بِهِ السَّمَاءَ +

جب ان فرشتوں نے کہا کہ میں نے اپنا خلیفہ بنا لیا چاہتا ہوں تو فرشتوں نے عرض کی یا اے خدا کیا تو اسے

شخص کو خلیفہ بنایا گا جو زمین پر جا کر فساد برپا کرے اور خونریزی پیدا کرے یعنی خلیفہ یا امام کا غیر معصوم

ہونا موجب فتنہ و فساد ہے اب فرشتوں کا یہ کہنا کہ خلیفہ غیر معصوم و فتنہ پیدا ہو گا جہل مرکب سے

معاذ اللہ تھا۔ اس لئے کہ جہل مرکب ہونا فرشتوں میں محال ہے مطلب ہے کہ فرشتوں کو اس کا علم ہو کہ

غیر معصوم سے فتنہ برپا ہو گا اور پھر دعویٰ سکا کرین لہذا یہی بات سچی ہوئی کہ فرشتے غیر معصوم
 فساد پیدا ہونیکو جانکر پوچھتے تھے پس غیر معصوم خلیفہ (امام) نہیں ہو سکتا ورنہ فساد برپا
 اس آیت سے اتنا ضرور ثابت ہو گیا کہ بطرح ہماری عقل حکم کرتی ہے کہ امام غیر معصوم فتنہ و
 فساد پیدا ہونا ضروری فرشتے بھی اسکو جانتے ہی پس دلیل تو یہاں تک کام ہو گئی کہ غیر معصوم امام
 نہیں ہو سکتا ہے ورنہ فساد برپا ہو۔

اب یہی بات کہ فرشتے نہیں جانتے تھے کہ انسان خطا کار جسکی خلقت نسیان اور غلاتے مرکب
 پر وہ بھی معصوم ہو سکتا ہے لہذا خدا نے جواب یا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ میں جانتا ہوں اس
 بات کو جو تمکو معلوم نہیں ہے یعنی میں انسان خطا کار کو بھی معصوم بنا سکتا ہوں مجھ طرح کی قدرت
 ہے تب فرشتوں نے کھا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا خدایا ہمکو تو وہی بات معلوم جو تونے ہمکو
 سکھلائی ہے مطلب یہ کہ اب ہمکو معلوم ہوا کہ آدمی بھی معصوم ہو سکتا ہے۔

دفعہ شبہہ

اگر کسیویشبہہ پیدا ہو کہ اس آیت سے تونبی کا غیر معصوم ہونا اور فتنہ و فساد برپا کر نیکا ثبوت
 ہوتا ہے پھر خلیفہ نبی کا معصوم ہونا کیسا اسلئے کہ فرشتوں نے حضرت آدم کی نسبت سوال کیا
 جواب۔

نہیں یہ سوال فریت آدم سے کیا تھا اسلئے کہ انکو معلوم ہوا تھا کہ نبی آدم خونریز ہوئی اور سوال

مانکہ میں تصریح لفظ خلیفہ کی نہیں ہے کہ تو خلیفہ اس شخص کو کر گیا جو مفسد اور خونی ہوگا۔

میں کہتا ہوں یہ جواب مندرجہ متن مگر مجھے ہی تاویل پسند ہے کہ حضرت آدم کی عصمت اور کچھ علم تھا اور نہ اور اپنی اور اوصیا معصومین جو نسل میں حضرت آدم کے ہونگے اور تائید اسکی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ انکے اسماء گرامی کی تعلیم حضرت آدم کو کر کے یہ فرشتوں رکھا گیا اِنَّمَا اَنْتُمْ بِلِسَانِ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوَكَّاهُ لَا اَعْلَمَ لَنَا الْاَمَّا عَلَّمْتَنَا۔

(گیارہویں دلیل) اگر امام معصوم نہ ہوا لازم تھا کہ امام ہدایت کرے یا زبردستی چاہے اور یہ محال ہے لہذا اسکا غیر معصوم ہونا بھی محال بیان اسکا یہ ہے کہ جب امام پر خطا جائے تو اسکی پیروی وہی حکم میں جائز ہوگی جو حکم خطا سے نہ بلکہ وہ حکم خدا کا ہو اور اسکا علم ہلو امام ہی کے فرمان سے ہوتا ہے۔ اب نام کو قول کا صواب پر معلوم کرنا اس کے قول کو قبول کرنے پر موقوف ہوا اور اس کے قول کا قبول کرنا اس قول کو صواب معلوم ہو پر موقوف ہوا اب بھی دور محال ہے لہذا امام چاہے جائیگا اور کچھ اس سے کھٹے بن جائیگا۔

میں کہتا ہوں اگرچہ یہ دلیل منطقی ہے مگر چونکہ نہایت آسان ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے

لہذا اسی حدیث میں رج کر دی احمدیہ۔

(بارہویں دلیل) جو شخص غیر معصوم اسکی لائق امام ہونیکو ہم بالیقین نہیں

پہچان سکتا اور جسکے امامت کو قابل ہونیکا علم ہو یقینی نہ ہو وہ امام نہیں ہو سکتا نتیجہ ہوا کہ
معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

توضیح

جو شخص معصوم نہیں ہو اور اسکا خطا کاری بچنا یقیناً ثابت نہیں بلکہ خطا کر سکتا ہو اور خطا کا
گمراہی پیدا ہوگی پیردایت کھان ہی اور امام وہی جسکا ہر حکم موجب ایت ہو لہذا غیر معصوم امام ہو
اس دلیل کو پورا پورا حصہ دوم میں پرکھیں یہاں پر عام فہم تقریر کی گئی ہے۔

(تیسری دلیل) ۳۸۔ جو شخص کہ غیر معصوم ہے اپنی ذات کو خدا کی طاہر پوری
کر نہیں اور خدا کی نافرمانی اور گناہ سے بچا نہیں کافی سمجھتا یا کہ نہیں سمجھتا بلکہ دوسری ہدایت کا
محتاج ہے۔

اگر اسکی ذات اپنی ہدایت میں باوجود غیر معصوم ہو کر کافی ہے پھر اسکو امام معصوم کی حاجی کیا ہے
اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ہر ایک غیر معصوم محتاج امام معصوم کا نہیں ہے لہذا امامت کا یہ معنی ہی اوگیا اور
بات ہمارا اور اہانت دونوں کے نزدیک باطل ہے۔

اور اگر غیر معصوم اپنی ذات کو طاعت خدا کو ادا کرنے اور معصیت دور رکھنے کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ
محتاج دوسرے کا ہے پھر اسے اونوشین گشت کر رہی کنڈ پر خود و ملذہ شفاعت کی کرن
پھر امام کو یہ کہہ سکتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ امام معصوم ہو۔

چودھویں لیل (۴) وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا مَکُوہے درمیانی امت بنایا تاکہ اور لوگوں پر گواہی
بروز قیامت اور رسول تم پر گواہ ہو جائے۔

موسیٰ بن جعفر

یہ لوگ مین جنہوں نے اطاعت خدا اور رسول کی اور انہوں نے مین کی اور ہادی احکام کو مانا۔
اور دوسری قسم کے وہ لوگ مین جنہوں نے خدا کی اور رسول کی نافرمانی کی ہے مثلاً جیسا کہ وہ لوگ
جسکی نسبت خدا فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُکْفَرُوْنَ مَا آتٰہِمْ مِنْ الذِّکْرِ لَیْکُفُّوْا عَنْہُ یَتَّبِعُوْنَ اَیْمَانَ
قَلْبِہِمْ اَوْ اِلٰہِکَ مَا یَاکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَہَ النَّارِ وَلَا یُکَلِّمُہُمْ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہُمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ جو لوگ آیات الہی کو چھپا دیں اور تہوڑی قیمت پر اسکو فروخت کرتے
ہیں اور اسکو کھاتے ہیں یہ آگ کے انگاری کھاتے ہیں انہی خدا بروز قیامت کلام نکرے گا اور نہ
انکو پاک کرے گا انکو واسطے عذابِ دناک ہے۔ پہلی قسم کو گواہی رسول سے خدا پاک کرے گا اسکیونکہ
یہی ہے کہ انہوں نے خدا اور رسول کی نافرمانی نہیں کی۔

اب یہو نام کی ہدایت کیوجہ سے ہم نافرمانی خدا سے بچتے ہیں اور پورا بچیا معصوم کا ہر جو خطا اور
کیسے حکا گناہ کرے۔ اب امت وسط میں امام کا ہونا اوس گروہ سے بھی ولی ہے۔ اب معلوم
کہ امام معصوم کا خدا بروز قیامت تزکیہ کرے گا اور غیر معصوم کا تزکیہ یقینی نہیں ہے، لہذا غیر معصوم
امام نہیں ہو سکتا ہے۔ اسکی وجہ سے غیر معصوم مکن ہے کہ آیت خدا چھپا یا فروخت کرے تو اسکو خدا پاک

(میں کہتا ہوں) جب طاعتِ رسول و راوی الامر (امام کی خدائے بربر و
 کی پڑو نو کا گواہ نیکو کاران امت پر ہونا ضرور ثابت ہوا اب اسطہ شفاعت و تحیصل کی گواہ
 انہیں شخص کی ہو سکتی ہے جبکی گواہی میں کسی طرح کا شبہہ خلا واقع کا ہو وہ گواہ اگرچہ دل
 ثقہ ہی سہی مگر سہو و زنیان سے وہ بھی بری نہیں ٹھنڈا واجب کہ وہ گواہ معصوم ہوں کہ اختیار امت کی
 نیکی پر وہ گواہی دین اور رسول و نخی شہادت پر گواہی دے وہی آئمہ علیہم السلام ہیں۔

جب عقلی دلیل سے ثابت ہو چکا اب نقلی دلائل جو مطابق سی لیل کے ہوں و نیکو ہی ہم ضروری
 جانتے ہیں۔ اور تفسیر فی میں کافی اور عیاشی وغیرہ سے جو نقل کیا ہے وہی بحسنہ ہم نقل کرتے ہیں
 اسلئے کہ یہ آیت ہماری دعویٰ عصمت آئمہ کی پوری دلیل ہے اچھا و آئمہ علیہم السلام سی پر دلالت کرتی
 ہیں کہ امت وسط سے مراد وہی آئمہ معصومین ہیں۔ مگر مناقب میں جو حدیث ہے وہ مدلل ہے
 امام باقر علیہ السلام فرمایا کہ خدائی جو یہ آیت نازل کی ہے تو شہداء (گواہ) آدمیوں پر سحر آئمہ و رسول
 اور کوئی نہیں ہو سکتا اسلئے کہ تمام امت کا گواہ ہونا جائز نہیں ہے اسلئے کہ امت میں ایسے لوگ بھی
 ہیں جبکی گواہی ایک نہ پر سح نہیں ہے (یعنی فاسق) میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث
 مطابق اسی دلیل عقلی کے ہے جسکو ہم نے اوپر لکھ دیا اور سب احادیث کی نقل میں طویل ہو گا مطلب
 حاصل ہو گیا۔

(پسند رسول لیل) ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ مال غیر کو بطریق

باطل سے کھانا حرام فرمایا پس ضرور ہے کہ طریق صحیح تصرف مال غیر کا بھی بتلایا جائے تاکہ ہم کو یقین ہو جا کہ اس طریق سے تصرف ہمارا صحیح ہے اور یہ طریق معاشرہ برکت معلوم ہونا ضروری ہے قرآن و حدیث جمیع حوادث کی بتلانیہیں کافی نہیں اس لئے کہ نصوص بہت کم ہیں و مثلاً بہا زیادہ ہیں لہذا احتیاج اجتہاد کی ہوتی ہے اور مجتہد کا حکم ظنی ہے خود اپنی حکم کو کہی غلط سمجھ کر رو کر دیتا لہذا ضرور ہے کہ مفسر آیات اور احادیث امام معصوم ہو جس کے بیان میں خطا نہ ہو۔

میں کہتا ہوں یہ آیت و آیت قبیل و آیات عصمت امام کے علاوہ ضرورت معصوم کی ہر زمانہ میں ثابت کرتے ہیں لہذا ہم سیوم میں جداگانہ ان سب آیات کو لکھیں گے **سورہ یوسف** (۱۳) وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجِبُّ قَوْلَهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا الْقَوْلَ

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ اس آیت میں بخوبی فرما دیا کہ اگر آدمی کا امام یا حاکم ہونا موجب و حتمی نظام عالم اور باطن کا حال سوا خدا کو کوئی نہیں جانتا ہے ہر جو امام خدا کی طرف سے مقرر ہوا و سکی ظاہر و باطن پر خدا کو علم ہو وہ اس کا بلکہ و سکا مقرر کرنا خدا کو جائز نہیں۔

سورہ یوسف (۱۴) وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ شَيْطَانُ كِي رَاه کی پری نکر و حرام اور امام کی پیروی خدائی جب کی مثل اپنی اور رسول کی پیروی اور واجب حرام میں تناقض ہے اور جو شخص غیر معصوم اس کی پیروی میں احتمال خطوات شیطان کی پیروی کا ضرور ہے اس لئے غیر معصوم کی خطا کاری عذاباً ہو سکتی ہے لہذا یقین کامل اس کی پیروی میں خطوات شیطان

بچنے کا ہے جسکی خطا کاری گنہگار بنی معصوم لہذا اولی الامر بھی معصوم ہونا چاہیے

(اٹھارہویں دلیل) ۱۱ قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جِهَادًا كَاسْآتِ يَدِ اللَّهِ

جتنی آیات میں ہر اور سب واجب مگر رئیس و فہر علی مجاہدین کا ضرور ہے کہ معصوم ہو سکتا ہے

میں خیریزی اور اٹلا تال اور اٹلا نفوس بندگان خدا کا ہوتا لہذا واجب ہے کہ جہاد کی صحیح ہو

اور اپنے موقع پر واقع ہو سکا پور القین ہو اور سکا یقین غیر معصوم کو کبھی نہیں ہو سکتا لہذا

امام کا معصوم ہونا واجب ہے جس طرح نبی کا معصوم ہونا۔

(انیسویں دلیل) ۱۲ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكًا مَن يَشَاءُ خَدَائِعًا لِّكَبِيرٍ

دیا ہے وہی سلطان عادل اب کچھ کہ خدا جسکو پادشاہ بنا غیر معصوم نہیں سکتا اسکو کہ

سلطنت اور حکومت سے غرض ہے کہ خلق پر حکمرانی امر و نہی میں کرے اسکا وہی پادشاہ (اولی الامر)

کو استحقاق ہے یہ خلاف عدل و انصاف کوئی حکم عدا اور سہواً جاری کرے اور یہ باسوی معصوم

کے غیر معصوم ہر گز ہمیشہ نہیں ہو سکتی پس پادشاہ ولی الامر کا معصوم ہونا واجب اور امام

وہی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ مراد ایسی پادشاہ و ولایت نبی کی ہے امام کی نہیں ہے۔ میں

کہوں گا۔ اچھا یونہی نہیں ہے تو اب نبی کا معصوم ہونا واجب ہوا ابتداً یعنی قبل نبوت کے اور

بعد نبوت کے اسکو کہ اگر قبل از نبوت نبی خطا کا رہو گا اسکا عمت بار و لوسا قہ ہو جائیگا اور

نبی کا ایسا معصوم ہونا ضرور ہوا تو امام بھی ایسا ہی معصوم ہونا ضرور ہے اسلئے کہ جو فرقہ نبی کو ایسے

عصمت کا قائل ہو (امامیہ) وہ امام کو بھی معصوم جانتا (دیکھو دلیل ساتویں)۔

(بیویں دلیل) امام مستحق نصرت اور انصار کا ہے اور غیر معصوم نہ مستحق نصرت کا نہ مستحق انصار کا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

امام معصوم کے استحقاق نصرت کی دلیل یہ ہے کہ اسکی طاعت خداوندی واجب کی ہو اور مطیع وہی ناصر ہے لہذا اسی آیت سے امام معصوم کا مستحق نصرت اور انصار ہونا ثابت ہو گیا اور غیر معصوم ظالم ہے چنانچہ اوپر چند دلیلوں میں لکھ چکے اور ظالم کی نسبت خدا رکھتا ہے۔

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ظالمین کو یہ انصار نہیں ہیں۔ اب اس آیت سے یا تو مراد یہ ہے کہ ظالمین کو استحقاق اسرار پانیکا نہیں ہے جو نصرت کے مطلوب الہی ہے یا مراد آیت سے یہ ہے کہ

ظالمین کو انصار نہیں گئے یہ دوسری معنی تو غلط ہیں بلکہ محال ہیں اسلئے کہ ظالموں کو جتنے انصار ملتے رہے لہذا پہلے معنی آیت ہذا کی درست رہی یعنی ظالمین کو استحقاق نصرت اور انصار نہیں ہے

اور امام کو استحقاق ہے یہی ثابت کرنا تھا سو کر دیا۔ میں کہتا ہوں جب امام کو

استحقاق طلب نصرت اور فراہمی انصار کا خدا کی طرف سے ہر اب اگر امت نصرت نہ کرے تو اسکا

استحقاق باطل ہو گا اور ظالم کی نصرت کرنا یہ وہ نصرت جو مطلوب الہی ہے پیدا نہ ہو گی اگرچہ

وہ نصرت کسی امر حق میں بھی کی ہو اسکی مثال ایسی ہے جیسو کوئی جاہل مسئلہ شرعی کیسکو بتلائے

اور وہ صحیح اور درست ہو مگر اسکو بتلانا حرام ہے بھی حال جاہل کی نصرت کامی پس جبکہ جہاں

خلفائے غیر معصومین کی ہوئی اور مسلمانوں نے اوئیں نصرت کی گوکہ بعض مجاہدات صحیح تھے مگر کہیں یہ نصرت مطلوب الہی نہ تھی یہ انصار انصار اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں اسلئے کہ امام غیر معصوم کی نصرت مطلوب الہی نہیں ہے۔

(اکیسویں دلیل) ۹۰۔ اَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَاصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

وَاَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ تَقْتُلُوهُمْ وَاُخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجْتُمْ نِكْلِي كُرُورٍ مِّنْ عَارِ
کرو اور اصلاح باہمی کرتے رہو خدا سننے والا اور جاننے والا ہے کفار کو جہان پاؤ قتل کرو
اونکو اویسی طرح سے کمال دہو طرح نکلو انہوں کے نکالا ہی یہ سب احکام رئیس کے مقرر کریم موقوف
ہیں اور رئیس غیر معصوم کے قول پر و فعل پر اعتبار نہیں ہے پہر او سکی پیروی ان احکام کی
بجا آوری میں کیونکر ہو سکتی ہے لہذا اگر معصوم حاکم بنانا جائے ان احکام کے صا و کر یکا فاف
مٹ جائے پس ضرور ہے کہ امام معصوم ہو۔

(بانیسویں دلیل) ۹۱۔ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ فَتَنِّ بِرِیَاکِرِیٰ قَتْلٍ وَّزِیَادَةٍ

اور فتنہ ہے اور غیر معصوم کی کبھی فتنہ پیدا ہوتا ہے جب وہ عدا یا سہوا خطا کرے لہذا غیر معصوم کی پیروی
کرنا اویسی طرح و جب ج طرح فتنہ سے بچنا و جب پہر او سکی پیروی کیونکر و جب ہوگی لہذا امام اور
شیوا کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

(تیسویں دلیل) ۹۲۔ هُوَ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ فِيْهِ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَّاُخْرٰى مُتَشَابِهٰتٌ

الآخر لا یندر اس آیت سے عصمت امام چند طرح سے ثابت ہوتی ہے (۱) آدمی دو قسم کے ہیں متقلد اور متقلد
یعنی جسکی تقلید کی جائے خدا کی پیروی کرنے یعنی تقلید سے اسی شخص کی منع فرمایا جو متشابہات کی
بغرض فتنہ و فساد کرتا ہے اور جو شخص غیر معصوم ہے اور میں اس فعل جائز کا شبہ ضرور ہو لہذا اس کو
پر ثوق نہ رہا پس اسکی تقلید (پیروی) جائز نہ ہوگی یعنی پیروی اور تقلید اسکی جائز جو یقیناً اس
بدکردی ہو اور وہی معصوم ہے لہذا امام وہی ہے۔

(۲) خدا اس آیت میں حکم فرمایا کہ تاویل متشابہ کا حکم حاصل ایک گروہ مخصوص کو ہی جو اس میں
ہیں و انکو اپنے علم میں رجحان یقین حاصل ہے اور یہ صفت بجز معصوم حملہ معلوماً متشابہات میں کسی کو نہیں
اس لئے کہ غیر معصوم میں ہرگز شاکست اس صفت کی حصول کی نہیں ہے اور اسکی قول کی پیروی کو
کریں (۳) مراد خطاب متشابہ سے بھی وسیع عمل کر سکی ہے اور خطاب عمل سے امان آیات متشابہات
میں یقیناً بدو تفسیر معصوم کو سو نہیں سکتی لہذا معصوم کا مفسر ہونا واجب ہے اور وہی امام ہے
(۴) کلام متشابہ و خطاب کرنا خدا کا در صورت ہونی مفسر معصوم کو جسکے قول کی صحت پر ہرگز
مسئلہ فتنہ کا ہے اس لئے کہ جو لوگ اپنی اجتہاد ظنی سے تفسیر آیات متشابہ کرتے ہیں انکی تجویز
راہیں مختلف ہیں اور اسی اختلاف تجویزات کی خطا و عدم صواب پیدا ہوتا لہذا واجب ہے کہ اس
کے دور کرنے اور صحیح مراد متشابہات کی جاننے میں معصوم کی طرف رجوع کی جائے پس معصوم کا
واجب ہوا (۵) واجب ہے دفع کرنا ان لوگوں کا جسکے دل میں زہ (خوف حق) ہے

اور اسی ذریعہ کی وجہ سے کتابہ کی خواہش یا پوری بغرض خواہش فتنہ کو کرتے ہیں مراد یہ کہ اگر
خواہش وقوع فتنہ اور فساد کی تھی اور کون اس خواہش کو مٹا دینا واجب ہوتا کہ فتنہ برپا ہو
بجز معصوم اور کون انکو مٹا سکتا ہے اسلئے کہ غیر معصوم کو قول کی ترجیح دوسرے غیر معصوم
قول پر بوجہ ہونی عصمت کے نہیں ہے اسلئے کہ ہر ایک مجتہد اپنے مخالف کو خطا پر سمجھتا ہے۔

(ایک عام من سمجھنے والے) اور فتنہ کو مراد بھی ہے۔

(چوبیسویں دلیل) ۹۲ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهٖمَ

وَالْعِصْرٰتِ عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ خدا نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سب

عالم پر برگزیدہ کیا ہے یعنی سبھی لوگ منتخب اور برگزیدہ بندگان الہی سے ہیں۔ اور یہ برگزیدہ

ہونا بذات معصوم ہونیکے کہیں ممکن نہیں اسلئے کہ جملہ عیوب پاک کی بھی ہے کہ آدمی معصوم

اول عمر سے آخر عمر تک۔ اب یہ برگزیدہ ہونا یا تو مخصوص بنیاء علیہم السلام سے ہے فقط یا

آئمہ علیہم السلام بھی اس میں داخل ہیں اور دونوں فرض پر ہمارا مطلوب (تمام معصوم ہونا)

حاصل ہے۔ پہلی صورت یعنی بنیاء کا اول عمر سے آخر عمر تک معصوم ہونا پس جو

شخص عصمت بنیاء کا قائل ہے اس طرح پر بغیر اول عمر سے آخر عمر تک (جیسے شیعہ)

وہ آئمہ کی عصمت کا بھی قائل ہے اور جو عصمت بنیاء کو اول عمر سے آخر عمر تک نہیں مانتا

وہ آئمہ کی عصمت کا بھی منکر ہے۔ اب تیسرا قول کہ عصمت بنیاء کا تو ہمیشہ تمام عمر میں

اور آئمہ کی عصمت سے انکار کرے یہ حادث قول ثالث ہے اور سنی اور شیعہ دونوں کا اس کی حرمت
 اتفق ہے لہذا آئمہ کی عصمت کا بھی انسا ضرور پڑیگا۔ رہی دوسری صورت پر تو آئمہ علیہم السلام
 کا معصوم ہونا ظاہر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ لفظ آل کی جمع ہے اور مضامین
 واقع ہوئی اور جمع مضامینہ عموم کو ہوتی ہے (جیسے علماء ائمہ سے کل علماء مراد ہیں)
 اور چونکہ علی اور فاطمہ و حسنین اور باقی آئمہ علیہم السلام سب آل برہم میں داخل ہیں
 لہذا سب معصوم ہیں اور غیر انبیا آل برہم کی جو بالاتفاق معصوم نہیں ہیں وہ اس
 میں داخل نہ ہونگے اور ان کا برگزیدہ ہونا عالمین پر صحیح نہ ہوگا۔

میں کہتا ہوں یہ استدلال میری رائے میں بظاہر درست نہیں ہے اور بظاہر
 مضادہ معلوم ہوتا ہے ہاں یہ تطہیر کو ملا کر البتہ پورا ہو جائیگا اور وہی دلیل اشد
 ثالث کی اس میں بھی جاری ہوگی اس لئے کہ یہ تطہیر جو قائل عصمت ان حضرات کا ہر وہ آئمہ
 کو بھی معصوم مانتا، اور جو منکر عصمت ان حضرات کا ہے ہی آئمہ کی عصمت کا منکر ہے۔
 صائق۔ جمع مخصوص (یعنی عام مخصوص) اور خصوصاً جسکی تخصیص کسی لفظ منفصل
 کہ ہو وہ بحث نہیں ہے اس اعتراض کو علامہ نے اپنے مذہب سے روکیا ہے کہ عام مخصوص باقی
 میں بحث ہے یہ مسئلہ اصول فقہ کا ہے ممکن زیادہ بحث اس پر کرنے کی منظوری نہیں ہے۔
(پہلیوں دلیل) امام کو خدا دوست رکھنا ہے اس لئے کہ خدا کے

دوست رکھنے کے معنی بھی ہیں اور سکو ثواب یا وہ ملے گا پہر جب امام کو ذریعہ ہر عام امت کو ثواب ملتا ہے پس امام کو کثرت ثواب کے دو سبب ہیں ایک تو اپنے ذاتی عباد اور ترک معاصی کا ثواب دوسرا ہدایت امت کا ثواب لہذا خدا کا محبوب ہونا امام کا ثابت ہوا دوسرے دلیل اس کے محبوب الہی ہونے کی یہ ہے امام خلیفہ نبی ہے اور قائم مقام نبی کے ہے اور نبی کی پیروی پوری پوری کرتا ہے اور جو شخص نبی کی پیروی کرے اور سکو خدا دوست رکھتا ہے قرآن مجید کو پڑھو **فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ** رسول فرمایا میری پیروی کرو خدا تم کو دوست رکھیگا۔ اب ہمارا یہ دعویٰ ثابت ہو گیا کہ امام کو خدا دوست رکھتا ہے اور یہ دوستی اسی زمانہ تک ہے کہ خلاف حکم خدا اور رسول کوئی قول و فعل نہ کرے عدا اور نہ سہوا اس لئے کہ جب ایسا کرے گا ظالم ہو گا جیسا کہ دلیل (چوتھی) میں ہم ثابت کر چکے اور غیر معصوم کو خدا دوست نہیں کہتا اس لئے کہ وہ ظالم ہے **وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ** لہذا غیر معصوم امام نہ ہو گا کہ خدا اور دوست نہیں رکھتا برقت صد و ظلم کے۔

دفعہ شہید

مجموع ظالمین سے نفی محبت اس آیت سے ثابت ہوئی اور اس سے لازم نہیں آتا کہ ہر فرد ظالم سے نفی محبت ہو جائے جو حکم مجموع مطابق ہر فرد کے ہونا ضرور نہیں۔
حواث یہ کہ سبب عدم محبت وہی ظلم ہے جو ہر فرد ظالم میں پایا گیا ہے لہذا حکم

مجموع اور حکم افرا و بیان و اسے میں کہتا ہوں یہ اعتراض درہکا جواب
 و نو میری سمجھ میں نہیں آتے اسلئے کہ الظالمین معرف بلام ستغراق ہے جو عموم
 دلالت کرتا ہے اور سیاق نفی میں ہے پر مجموع کیسے ہو گئی شاید میری سمجھ میں غلط ہو

(عِلان)

پہلا سیکڑا اصل کتاب کا یہاں ختم ہو گیا اور نمبر ۲۵ دلائل و میں سے لکھے اور ۵۷ کو چھوڑ
 دیا اسکے و سبب میں کچھ دلائل تو دقیق میں جنکو حصہ سیوم میں لکھینگے اور کچھ دلائل
 میں لکھا ہم او کو ایک جدا گانہ حصہ میں بچا کر کے ترجمہ کر دینگے۔

(چہر بیسویں دلیل) ۱/ وَآَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورُهُمْ

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال نیک اُنہوں نے کئے خداونکے اجر پورے کر دے گا چونکہ الصالحات
 پر لفظ ستغراق کا ہے یعنی جمیع اعمال خیر تو سب کا شناخت کرانیوالا اجر معصوم کے جو عالم جمیع
 احکام ہوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ میں کہتا ہوں یہ دلیل محتاج دوسری
 دلیل کی ہوا و سکو ہم آئندہ لکھینگے۔

(ستائیسویں دلیل) ۲/ رَسُولٌ كِي طَاعَتِ جَوْ خَدَانِ وَاجِب كِي هِ

اویس وقت پوری ہوگی کہ اُنکے جمیع احکام کی بجا آوری کیجائے خدا فرماتا ہے
 مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا جِکَا حَکْمِ رَسُولِ مَکُو

اوسے کرواؤ جس چیز سے منع کرے اوسکو کرے باوجود اطاعت امام (اولی الامر) کی برابر
اطاعت رسول کو بموجب نص قرآن ہے اسکو کہ اَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولَی الْاَمْرِ مِنْكُمْ
عطف وارد ہوا اور معطوف حکم میں معطوف علیہ کو ہوا اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب طرح ہر حکم
رسول کی پیروی واجب ہوا و سطح امام کے ہر حکم کی پیروی واجب اور امام غیر معصوم کی
پیروی ہر حکم میں جب نہیں بسبب احتمال خطاری کی پس اگر امام غیر معصوم ہو اجتماع امر و نہی کا
لازم آئے گا اور یہ محال ہے کہ ایک ہی شے واجب بھی ہو حرام بھی (دیکھو دلیل)

(اٹھائیسویں دلیل) ﴿فَمَنْ أَقْرَأَ عَلَى الْكَتَبِ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَوَلَّاهُ

هُمُ الظَّالِمُونَ جو شخص بعد اس ہتھام خدا کے (ارشاد و خلافت میں) خدا پر افترا کی کذب کرے

وہ لوگ ظالم ہیں۔ میں کہتا ہوں غیر معصوم کی افترا کی کذب ممکن ہو عدا بھی ہو

بھی اور امام معصوم کی افترا کی کذب عدا اور ہوا محال لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا ہے

وہ ظالم ہے (دیکھو دلیل چوتھی)

(اوسیسویں دلیل) ﴿وَلَا يَكُفِّرُ بَعْدَ ذَلِكَ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ بِأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ چاہیے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو

جو امور خیر کی طرف دعوت کرے اس طرح سے کہ اچھے کام کا حکم دی اور بے کام سے منع کرے

یہی گروہ سبکدار ہے یہ گروہ ہی ناریان برحق کا ہے جو ہر ایک امر خیر کی طرف امر بالمعروف

اور بھی عن المنکر کر کے ہو جاتا ہے جسکی دعوت پر شبہ اضلال کا نہیں ہو پس وہی معصوم ہے اور وہی امام ہے۔

(تیسویں دلیل) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ﴾ ایگر وہ مومنین کو خدا سے جو حق ڈرینکا۔ حق ڈرینکا اسی شخص سے ادا ہوگا جو احکام الہی کو یقیناً سمجھے اور ہمارے سمجھانے اور ہدایت کرینے میں غلط کاری سے عدا اور سہوا محفوظ ہو اور یہ صفت بجز معصوم کو دوسرے میں نہیں ہو سکتی لہذا ہادی کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

(اکیسویں دلیل) ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ استوار کو جو خدا نے تہائی ہے پکڑو تہا مواءوسی چھوڑو سب ملکر اور متفرق نہ ہو یعنی اتفاق سے رہو۔ اس آیت سے دو طرح امام معصوم کا ثبوت ہوتا (۱) اسی استوار الہی کا پکڑنا اس سے مراد یہ ہے کہ جمیع احکام خدا کی پیروی کرو۔ اور جمیع منہیات سے بچو اور یہ بات بدون تعلیم امام معصوم کی ممکن نہیں ہو لہذا وجود امام معصوم واجب ہے (۲) اتفاق اور اجتماع امر حق پر کرنا اور متفرق ہونا بدون وجود معصوم کے محال ہے اسلیئے اختلاف رائی جب تجویز علما اور مجتہدین میں ضرور ہے چہ جاکہ عوام امت لہذا اجتماع دائمی جب ہی ہوگا جب معصوم موجود ہو جسکے حکم میں اختلاف نہ ہو۔ پس امام کا معصوم ہونا ضرور ہے خیال کرنیکی بات ہے کہ خدا ہرکو اجتماع اور اتفاق یا ہمی پر رغبت دلاتا ہے اور

امر پر رغبت لانے اور مخلوق کو جسکی خواہشات نفسانی زیادہ و رقوت شہوانی اور
غالب اور قوت غضبیه اور سپر غلبه اور جس شخص کو گناہ صادر ہو یعنی غیر معصوم اور جسکی
اطاعت کی پوری رکاوٹ اور اسکی عزت اور حرمت اسکے دل سے اسقط کہ جیسویم گناہ
و یا ہائی وہ بھی پر حکم اجتماع کا دنیا بد و تہمتہ امام معصوم کو ایسے حکم برحق سے کیونکر
درست ہو سکتا ہے بلکہ محض جیسا ہو۔

(بتیسویں دلیل) ۹/ کَذَٰلِكَ يَتَّبِعُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
اسی طرح سے خدا اپنی آیات کو تمہارے لئے بیان کرتا ہے امید ہے کہ تم ہدایت پا جاؤ۔ ہدایت
تمام احکام و امر و نواہی کو شامل ہے مجملات و تشابہات اور الفاظ مشترکہ اور انکا علمی
اور تعلیم صحیح جب ہی ہوگا جب عالم معصوم ہو اور ہماری تعلیم میں غلط کاری نہ کرے
بیان پورا ہوگا لہذا معصوم کا مفسر اور ہادی ہونا ضرور ہے۔

تنبیہ ضروری

یہ جو عام طبائع میں شبہہ ڈالا جاتا کہ قرآن میں رطب یا بس صغیرہ اور کبیرہ سب کچھ
موجود ہے بیشک موجود ہے مگر قرآن مجید خود تشابہات اور مجملات کو شمول پر
ناطق ہے اور انکی سچی تفسیر کرنیوالے نبی اور امام معصوم کی ضرورت کو خود
قرآن ہی ثابت کر رہا ہے۔ لہذا یہ کہہ دینا کہ حسبنا کتاب اللہ یہو قرآن مجید

کافی ہے بالکل خلاف عقل اور خلاف قرآن ہے یہ خیال و سی گروہ کا ہے جسکو نزدیک
 رسول کی مثال ایک چرسا خواہ ہر کارہ ڈاک اور چٹھی رسان کیسی ہو قرآن مجید خدا کا ^{خط}
 بنام خلائق نہیں ہو بلکہ اگر ہے تو بنام رسول پر جسکے حامل بعد رسول آئمہ اہلبیت ہیں جسکو
 حدیث ثقلین میں بجا نبی نے صاف الفاظ سے ظاہر کر دیا ہے کہ قرآن اور امام معصوم دونوں
 ملکر ہدایت کر سکتے ہیں اور سیواسطے دونوں جدا نہ ہونگے۔

(تیسویں دلیل) ۱۱ وَمَا اللَّهُ بِرَبِّ ظَالِمٍ لِّلْعِبَادِ خدا اپنے بندوں پر ظلم کا
 ارادہ نہیں کرتا۔ اب یہ جو جن احکام کا خدا نے حکم دیکر خلائق پر اسکی بجا آوری واجب
 کی ہے یا اونکو ترک کرنا واجب کیا ہے وہ سب مراد خدا کے ہیں یعنی سبکی بجا آوری خدا کو
 مطلوب ہو اور جب وہ سب خدا کی مراد ہے اب محال ہے کہ ان احکام کی بجا آوری میں
 ہمکو غیر معصوم کی اطاعت کا حکم دے اسلئے کہ غیر معصوم کہہ ہی ظلم کا حکم کرتا ہے اور ظلم کا خدا
 اپنے بندوں پر ارادہ نہیں کرتا ہے لہذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے۔

یہ دلیل نہایت ہی صاف اور واضح ہے اور غیر معصوم کا ظالم ہونا ہی ہم اوپر جا بجا
 لکھ چکے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ دلیل اس مسئلہ پر موقوف ہو کہ جن احکام کی بجا آوری
 کا یا اونکے ترک کا خدا نے حکم دیا ہے وہ خدا کو ارادہ میں خلل میں یا نہیں اسکی تحقیق علم کلام کے
 باب حید میں ہو چکی ہے مسئلہ ارادہ خدا میں۔

(پختیسویں لیل) ۱۱ کُنْ خَيْرَ امَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُ بِالْعَدْلِ

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ تَمَّ بِهِنَّ اَمْتُ هُوَ جَوَادُ مَبْنُو كِي عَامُ اَمْتُ وَجَدَا كُنْ
کئے کہ نیک کام کر نیکا تم حکم دواور جسے کام کر نیسے منع کرو اور خدا پر ایمان لاؤ۔

اب اس آیت سے یا تو ساری امت مراد ہی ابتدای اسلام سے تا روز قیامت یعنی کل مسلمان
مجموعہ۔ یا ہر فرد امت کی مراد ہے یا بعض امت اور چند لوگ پہلی صورت تو

محال ہے اس لئے کہ ساری امت کا اجماع بھی کسی ایک مرتبہ نہیں ہو سکتا چہ جا کہ
امر نیک پر حکم کرنا اس پر ساری امت کا اجماع کیونکر ہو سکتا ہے اس طرح کہ ساری امت

ہر شخص کو جملہ امور خیر کا حکم دے۔ اور دوسری صورت بھی محال ہے کہ ہر فرد امت ہر امر
اور نہی کر نیکا مصداق ہو اس لئے کہ واقع اسکے خلاف ہے ایضا اگر ہر شخص امت کا

جملہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر نیسے لائق ہو پھر امام اور حاکم کی ضرورت ہی کیاری
اب ہی تیسری صورت رہی کہ بعض امت یعنی چند نفوس امت کے اس حکومت کیواسطے

خدا نے پیدا کئے ہیں اور وہی معصوم ہیں اور اگر معصوم نہ ہوں تو ان کے امر اور نہی پر
اعتماد کیونکر ہوگا۔

(پختیسویں لیل) ۱۲ فَاِذَا الْقَوُكُمْ قَالُوا الْمَنَّاوَا زِلْخُلُوْا عَصُوْا عَلَيْنَا

اَلَا نَاْمِلُ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مَوْتُوا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ آیت منہیں کے

اور ایک گروہ امت کا ایسا ضروری جسکی شناخت امور قلبی کے جاننے پر موقوف ہو اور وہی
نسبت فرمایا کہ دلوں کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اب فرقہ وہی غیر معصوم میں داخل
ہے اور غیر معصوم میں منافق اور غیر منافق کا پہچاننا ممکن و شمار ہے لہذا متحمل ہی ہر ایک کا
منافق ہونا جسکی اطاعت حرام ہے پس امام وہی ہو سکتا ہے جسکا منافق ہونا بالیقین ثابت
ہو اور وہی معصوم ہے لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

چہتیسویں دلیل (۱۹) وَ يَخِذْ مِنْكُمْ شَهَادَةً وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

تم میں سے خدا گواہ اپنی بند و پیروی لے لے گا اور ظالموں کو خدا دوست نہیں رکھتا یعنی ان کو گواہ بنایا جائے گا۔
معصوم ہو پیروی لے لے گی ہر اس لئے کہ غیر معصوم ظالم ہی خیانت پر خیر و لائل میں گزر چکا اور
جسکو خدا گواہی میں لے لے گا اسکو عدالت مطلق یعنی پوری عدالت لازم ہے اور وہی معصوم ہے
میں رکھتا ہوں دلیل چوتھویں میں گذرا کہ امام گواہ عام خلائق پر اور رسول
گواہ امام پر پرورد قیامت ہو گا رہے اور مومنین ثقات و وعدوں و کی گواہی باہمی سوچے
مستبر نہوگی کہ عادل کبھی فاسق فی نفسہ ہوتا ہے یعنی چپکے کوئی گناہ کر لیتا ہے جسکا علم
ہم کو نہیں ہوتا لہذا ہم تو اسکو عادل جانتے ہیں اور خدا کو نزدیک و فاسق ہوا لہذا اسکی گواہی
مقبول نہوگی البتہ شخص کی نسبت فقہاء میں اختلاف ہو کہ فاسق بنفسہ قامت جمیع درجات
اور دیگر امور مخصوصہ بعاول کر سکتا ہو یا نہیں خیر یہ مسئلہ فقہی ہے۔

اب ہا وہ عادل جو فاسق بنفسہ بھی دنیا میں نہ تھا یعنی عداوت کوئی فعل خلاصہ مروت
 نہیں کیا مگر سہوا ہی نہیں کیا اسکا علم بجز معصوم کو کسیکو نہیں ہوتا یعنی سوائے اس
 شخص کے جسکو جملہ گناہان کبیرہ اور صغیرہ کا علم ہو دوسرے کو نہیں ہو سکتا لہذا ممکن
 کہ اس عادل کوئی امر خلاف عدالت سہوا یا جہالہ واقع ہوا ہو اور خدا اسکو جانتا ہے
 اب وہ سلی گواہی بھی مقبول نہ ہوگی یہ جو کچھ ہم نے لکھا یہ نسبت گواہ عادل کے ہے۔

اب جسکو واسطے گواہ اور شہادت کر گیا اسکا مومن ہونا تا بہ عمر اور منافق ہونا یا
 خفیہ طور سے مرتکب گناہ ہونا اسکا علم بھی پورا پورا معصوم ہی کو ہو سکتا ہے
 لہذا عام مومنین کی گواہی باہمی روزِ حشر مطلوب اٹھی نہ ہوگی یہ بد ازراہ بیگانہ بخشد کریم
 یہ اور بات ہو گواہی اور شہادی روزِ حشر کی اور بات ہو اسکو اچھی طرح سے سمجھ لیجئے
(سینیسون لیل) ۲۵ مِّنْكُمْ مِّنْ يُزِيلُ النَّارَ وَمِنْكُمْ مِّنْ يُبْذِلُ الْآخِرَةَ
 آخرت کی طلبگاری صحیح طور سے جب ہی ہوگی جب آدمی موخیر کی ہدایت یقینی طور سے ہو اور
 کی طرح کا شہدہ و سلی دی کی نسبت خلاکاری کا امر ہدایت میں نہ ہو اور یہ بات خاص کے
 امام معصوم کو لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

(سینیسون لیل) ۲۶ يَخْفَوْنَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يَبْدُو ذَلِكَ وَلَمِنْكُمْ كَافِرٌ
 ظاہر میں کچھ۔ ہر ایک غیر معصوم پر یہ گمان ہو سکتا ہے یہ آیت ہی مذمت کر رہی ہے

غیر معصوم کی پر وہ امام کیونکر ہو سکتا ہے۔

(اوستالیسویں دلیل) ۳۲ لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔ اپنے

ہاتھوں آپکو تہلکہ میں نہ ڈالو۔ غیر معصوم کے قول کو قبول کرنا کبھی کبھی یا ہمیشہ آپکو

تہلکہ میں ڈالنا ہے خصوصاً جہاد کرینے اور امام معصوم کے قول کو قبول کرینے کبھی

تہلکہ کا خوف نہیں ہے، لہذا غیر معصوم امام ہو نہیں سکتا۔

اور تفسیریں دلیل کتاب الفہم کی ایسی توضیح میں ہے لہذا بنظر تکرار سمجھنے اور سکھانے

برائے قرار دیا مگر اسکا ترجمہ بھی ضرور نہیں ہے۔

(چالیسویں دلیل) ۶۷ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي يَخْلُقُكُمْ مِنْ دُونِ

اپنے پروردگار تقویٰ اور پرہیزکاری یہی ہے کہ شبہات سے ہمیشہ کریں اور مجملہ شبہات

غیر معصوم کے قول پر عمل کرنا لہذا اسکی اطاعت کا حکم خدا نہیں دے سکتا ورنہ لازم آئے گا کہ

اوسے چیز کا حکم ہی دے اور اوسے چیز سے منع ہی کرے اور یہ محال ہے کوئی عاقل ایسا

فعل نہیں کر سکتا چاہے حکیم مطلق۔ دوسری بات یہی ہمیشہ ہی ہو سکتا ہے کہ

معصوم مادی ہو جسکے اوامر اور بھی یقین ہو پس تقویٰ کا حکم تو دیا اور معصوم مقرر نہیں

یعنی شرط کو واجب دیا اور شرط کو موجود نہ فرمایا یہ تکلیف لایطاق جو خدا سے محال ہے۔

(اکتالیسویں دلیل) ۶۸ امام ہمیشہ مادی ہے ہر ایک واقعات اور شبہات

مین۔ اور جو شخص ایسا ہادی ہو وہ ضرور معصوم ہے پس امام ضرور معصوم ہے پہلی بات یعنی امام حجلہ واقعات و شبہات میں ہادی ہے یہ تو ظاہر ہے اس لئے کہ امام کی تعریف یہی ہے اور کل امور کی ہدایت وہی متعلق ہے ہی دوسری بات کہ ایسا ہادی ضرور معصوم ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ امام کو خدا ہدایت کرتا رہتا ہے اور غیر معصوم کو خدا ہدایت نہیں کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ خدا اگر وہ ظالمین کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔

ظالمین کھتا ہوں ظالمین کی ہدایت کھرنی اسکا مطلب نہیں ہے جو بظاہر معلوم ہوتا ہے بلکہ ہدایت کو دوسری معنی میں پہلے معنی راہ دکھلانے کے معنی میں فعل تو خدا کی ظالم اور غیر ظالم سبکی نسبت انبیا اور ائمہ کو مقرر کرنا نہیں کر دیا چنانچہ فرمایا اِنَّا هِدَيْنَاكَ السَّبِيلَ مَآ شَاكَرَا وَمَا كَفَّرَا ہم نے انسان کو راہ دکھلا دی

دوسرے معنی ہدایت کو مطلب پر پہنچانے کے معنی میں یعنی جو راہ دکھلائی ہے جس مطلوب پہنچنے کی ایسی ہدایت ظالمین کی خدا نہیں کرتا اس لئے کہ وہ لوگ حق پر جان بوجھ کر نہیں چلتے جب نہیں چلتے تو خدا او کو مجبور کر کے اس راہ پر نہیں چھپاتا کہ منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔

ایسا ایسویں دلیل ۲۰ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ اَنْتُمْ كُوْنُا عٰقِلًا

جو لوگ تابع شہوات نفسانی کے ہیں وہ چاہیں کہ تم بھی حق سے پہر جاؤ ایسے لوگ ہی غیر معصوم
 ہیں اونکی خدمت کرتا ہے اور اونکی اطاعت کی منع فرماتا ہے۔ پہر جسوقت وہ غیر معصوم
 تابع شہوات ہو کر معصیت میں مبتلا ہوا اسوقت تو اسکی اطاعت کہی جائز نہوگی اور
 جسوقت وہ شخص تابع شہوات نہیں ہوا اسکا یقین ہو کہ وہ نہوگی پہر اسکی ہر ایک حالت
 مشکوک اور محل خطر ہے لہذا اسکی پیروی ہر وقت محل خطر ہے اور امام کی پیروی ہر
 واجب ہے اور بظہر ہے لہذا امام ہی ہے جو معصوم ہو۔

(تیسرا لیسویں دلیل) امام کا یہ کام ہے کہ جو آدمی محل معصیت کے ہو اسکو
 قبول معصیت سے خارج کر دے یعنی گناہ کر نیسے اسکو بچائے پہر خود امام قابل معصیت
 کیونکر ہو سکتا ہے مطلقاً جب غیر کو گناہ کر نیسے روکتا ہے تو پہر خود کیونکر گناہ کر گیا
 لہذا امام غرور معصوم ہے ورنہ مصداق اسی آیت کا ہوگا اَنَّا مُرِّدُوْا النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنَسَوْنَ
 اَنْفُسَكُمْ اور وکتونیک عمل کا حکم کرتے ہو اور خود اسکو بھول جاتے ہو۔

(چوتھا لیسویں دلیل) امام سب سے بجا اور ہی طاعا الہی کا اور مانع ہر امت کو
 معصیت سے اور ہر امت کے ادا کرنے کے حبلہ شروط امام میں حاصل ہیں اور موانع طاعا الہی
 سب وہ ہیں بلکہ میں اور عوارض نفسانی اور بدنی سب امام سے دور کر دئے گئے ہیں اگر ایسا ہو
 تو امر مذہب امام کیونکر پورا ہوا ہو سکے اور بھی مراد معصوم ہے پہر اسکا خلاف جو سانی

اوس کو کیونکر ہو سکتا ہے۔

(پہلا لیسویں دلیل) ۷۷ امام سبب مانع ہے معصیت کا پر سبب معصیت

کرنے اور کرایکا کیونکر ہو سکتا ہے ورنہ لازم آئے کہ جو شخص معصیت کا مانع ہو وہی

سبب موجود بھی ہو اور جب غیر کو امام معصیت سے بچاتا ہے تو آپ کو کیونکر گناہ سے نہ

روکے گا اور بھی مراد معصوم سے ہے۔ میں کہتا ہوں فرض کرو کہ تلوار کی بارہ

کی تیزی کاٹنے کا سبب لہذا جس قدر بارہ تیز ہوگی کاٹ بھی زیادہ ہوگا اب کیسی

عقل اسکو قبول کریگی کہ وہی بارہ کی تیزی کاٹنے کی مانع ہی ہو یعنی جس قدر بارہ تیز ہو

اوس قدر کاٹ کم کرے یہی حال امام کا ہے کہ عصمت اوسکی مانع گناہ سے روکنے کی امت کو

ہے پر خود امام کو گناہ سے کیون نہ روکے گی۔ اس دلیل کی زیادہ توضیح برہانی جھپٹ

میں دلیل ۷۸ کی ترجمہ کی جائیگی۔

(پہلا لیسویں دلیل) ۷۸ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاۡكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا

یَاۡكُلُوْنَ فِیۡ بُطُوۡنِہُمْ حَرٰاۡ جَوٰلًا یَمُوۡنَ اَمَّا لَیۡسَ اَیۡہِیۡنَ یَاۡكُلُوۡنَ اَمْوَالَہُمۡ یَاۡكُلُوۡنَہَا

ہے کہ دوزخ میں ڈالے جائیں۔ غیر معصوم کا احتمال اس گناہ عظیم کا ضرور ہے عدا یا ہوا

اور یقینی بچا معصوم کا ہے لہذا اوسکی پیروی کرنی لازم ہے۔

(پہلا لیسویں دلیل) ۷۹ وَ اَزْجَفْتُمْ شِقَاقَ بَیۡتِہُمۡۤ اَفَا تَعۡسُوۡا حٰکِمِیۡنَ

اہلہ و حکماء مزاہدا اگر شوہر اور زوجہ میں تلو خوف لڑائی جھگڑیکا ہو تو ایک حکم شوہر
 کے اہل قرابت سے اور ایک وجہ کرشتہ داروں سے مقرر کرو۔ یہ حکم اور خطاب امام معصوم
 کی طرف سے اور اوسکے حاکم بنایا گیا یہ ارشاد اسلئے کہ تحکیم غیر معصوم کی جائز نہیں ہے
 حکیم مطلق سے۔ میں کہتا ہوں کہ جب ہنوحہ اول میں سیاط ٹھہر دلائل سے امام کا
 تقرر از جانب خدا ثابت کر دیا اور دلیل (۵۳) حصہ اول میں یہ بھی ثابت کر دیا کہ امام
 کا مقرر کردہ قاضی اور مفتی اگرچہ معصوم ہو مگر اوسکے تقرر میں امام سے خطا نہ ہوگی اسلئے
 کہ وہ خطا معصوم حبلہ امور میں طہا شوہر اور زوجہ کی رفع نزاع میں بھی جو حکم اور بیخ
 امام مقرر کریگا وہی ویسا ہی اچھا ہوگا جیسا کہ قاضی اور مفتی مقرر کردہ امام ہوگا۔
 (ارتنا لیسوین دلیل) ۵۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ تَحْتَ اَلا فُخْرًا خدا
 اور بیجا فخر کرنے والا نیکو دوست نہیں کہتا اور غیر معصوم پر اشتباہ اس میں خصال کا ہے
 لہذا اوسکی نسبت یقین اس امر کا نہیں ہے کہ خدا اوسکو دوست رکھتا ہے اور امام کو خدا تعالیٰ
 دوست رکھتا ہے (دیکھو دلیل ۵۵ کو) لہذا غیر معصوم امام نہ ہوگا۔
 (اونجا سوین دلیل) ۵۶ وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطَانُ لَهُ قَرِیْنًا فَسَاءَ قَرِیْنًا
 جسکا کہ شیطان قرین و رخصا ہو کیا برا مصاحب۔ غیر معصوم کو شیطان ضرور قرین ہے
 اور نہیں معلوم کہ آخر کس وقت شیطان کا تسلط اوس پر ہوگا اسلئے کہ عصمت جو مانع ہوتی

تسلط شیطان کردہ آمین نہیں ہے۔ اس کے قول اور فعل کا وثوق اور اعتبار کیوقت نہ رہا
 پروہ امامت کی صلاحیت کیونکر رکھیں گا جس کے قول اور فعل پر ہمیشہ اعتبار ضروری نہیں ہے
 (پچاسویں دلیل) ۸۸ امام کا تقرر اس غرض سے ہے کہ امت میں انغوی شیطانی کو

روکے اور شیطان کے اقوال و ارعوان کا تسلط امت پر نہ ہونے دو اور غیر معصوم تصور
 انغوی شیطان سے اپنی ذات کو روک نہیں سکتا پروہ سر دیکھو کہ پچاسویں دلیل کا اقبال بہت
 نہ رہا۔ میں کہتا ہوں۔ یہ دلیل بطور تائید دلیل سابق کو ہے مستقل دلیل نہیں ہے

(اکانون دلیل) ۸۹ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خذ القدر ايك ره كظلم
 نہیں کرتا ہے۔ چونکہ حکیم غیر معصوم کی ظلم ہے (دیکھو دلیل ۸۸ کو) اور خدا ہی ظلم بقدر
 ایک ذرہ کی بھی صادر نہیں ہوتا ہو لہذا غیر معصوم کی امامت خدا کبھی جائز نہ کرے گا اور نہ
 اس کو امام بنائے گا۔

(باونون دلیل) ۹۰ فَاِنْ جَاءَكُمْ مِنْ كُلِّ مَقَدٍّ شَهِيدٌ مِّنْكُمْ
 بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا کیا حال ہوگا جب ہم (بروز شہر) ہر امت سے ایک گواہ
 واسطے دائمی شہادت کی لائیں گے اور مگر وہی رسول ان لوگوں پر گواہ بنائیں گے۔ (دیکھو دلیل ۸۳)
 کو کہ امام معصوم امت پر گواہ ہوگا اور نبی اس امام پر گواہی دیں گے اور تمام حجت بدین نصب امام
 معصوم کو ہو نہیں سکتا لہذا امام کا معصوم ہونا اور ہر زمانہ میں موجود ہونا ضروری ہے۔

(ترتیب دہاں دلیل) ۹۸ امام ہادی ورتہما سبیل حق یقیناً ہوا اور غیر معصوم یقیناً
 ہادی سبیل حق نہیں لہذا غیر معصوم امام نہیں ہے۔ امام کا بالیقین ہادی سبیل ہونا تو غلط ہے
 کسی کو اس میں کلام نہیں ہے اس لئے کہ امام طاعات الہی وامت کو قریب کر دیتا ہے اور محبت سے دور
 کرتا ہے اور اس کا نام ہدایت ہے اور غیر معصوم کا ایسا ہونا ممکن ہے بلکہ اس کا فاصلہ اگر کرنا
 بوجہ عدم عصمت کے محتمل ہے لہذا وہ قابل امت کو نہ رہا

(چونون دلیل) ۹۹ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي اَوْثَقْنَا صِيْبًا مِّنَ الْكُتُبِ يَشْرُوْنَ
 الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُضِلُّوْا السَّبِيْلَ کیا نہیں دیکھا تمہارا رسول اور لوگوں کو
 جہنم کتاب خدا کا ایک حصہ ملا کہ وہ لوگ گمراہی کو مول لیتے ہیں اور ارادہ کرتے ہیں کہ
 راہ حق کو چھپا دیں وہی لوگ ہیں جو غیر معصوم ہیں یا تو خدا ایسے افعال کرتے ہیں یا سہواً
 یا براہ جہالت کرتے ہیں مگر امت کو تو ضرر و فتنہ ہے پوچھو کیا اور امام وہ ہیں جس سے
 اضلال ہو گئے والی کو کوئی بات موجود ہو اور ایسے افعال سے باز ہو ورنہ اس کے قول و
 فعل پر وثوق نہ ہو گا اور چونکہ غیر معصوم کا اس میں دخل ہونا محتمل ہے اور اس کا مقتضی یہ ہے
 کہ اس کی پیروی سے پرہیز کیا جائے اس کا تقریباً مفادہ ہوا۔ احتمال دخول غیر معصوم کی
 کھلی ہوئی دلیل ہے جو امور ایسے افعال قبیحہ کو زیر دعاوی ہوتی ہیں یعنی خواہش انسانی و توحید
 و سبب بخوبی موجود ہیں اور جو چیز ان افعال سے روکنے والی ہے یعنی عصمت وہ نہیں ہیں

اب وکھینچنے کی کیا امید کیجاؤ لفظ اوہ امام نہیں ہو سکتے۔

یہاں تک دوسرا سیکڑا کتاب کا تمام ہوا جسکو جناب علامہ نے خزانہ اول کیا اور یہ حصہ مصنف نے ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ ہجری مقام بنو مرین لکھا ہے اور دیکھے فرزند نے سنہ ۱۳۶۶ھ میں بعد وفات اپنی والد کے اسکو صاف کیا ہے۔

ہمنے اس دوسری سیکڑے کی ہی ۲۸ ویلی کو لکھا ہے اور ۷۲ کو چھوڑ دیا اور ہمیں کچھ تو سکر رات اور کچھ دقیق میں جنکو حصہ سیوم یا چارم میں لکھیں گے انشاء اللہ۔

سیکڑا

(پہلیں و لیل) اَللّٰهُمَّ اَعْلَمِ بِاَعْدَائِكُمْ خدائے ہمارے دشمنوں کو تم سے جانتا ہے۔ چونکہ دشمن امت ہادی نہیں ہوتا ہے بلکہ مفضل اور گمراہ کرینوالا ہوتا ہے اور غیر معصوم ہوا اسکے مفضل ہو سکا احتمال ہے عدا یا سہوا تو وہ دشمن بھی ہو لہذا اسکے ہادی ہو سکا یقین نہیں اور نیز اسکے دوست ہو سکا بھی یقین نہیں ہوا اور امام معصوم دوست اور ہار ہو سکا یقین ہو پس غیر معصوم امام نہ ہوگا۔

(پہلیں و لیل) اَللّٰهُمَّ اَعْلَمِ بِاَعْدَائِكُمْ خدائے ہمارے دشمنوں کو تم سے جانتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ خلاق کے مصلح میں پوری شفقت خدا کو ہے اور الطاف مریبانہ جنہو آدمی خدا کی طاعت سے قریب ہو جائے اور اسکی معصیت سے دور رہے اور ہمیں کبھی بھی خدا کی نہیں کرتا ہے

اور یہ ولایت و تصرف ہماری امور دینی اور دنیوی میں بدون تقرر ہادی معصوم ہونہیں سکتا
جو بحکومت و ارین کی ہدایت کرے اور نجات عذاب خروئی کا سبب ہو اور وہی امام معصوم ہے
جو نائب نبی کا ہے لہذا اس کا مقرر کرنا واجب ہے۔

(ستا و نوین دلیل) ۳۱ و کفی باللہ نصیرا خدا یاری اور مدد گاری خلاق طرز
کافی ہے اس مدد گاری سے فقط امور دنیوی کی امداد بالابح مراد نہیں ہے بلکہ یا تو امداد امور خرو
یا دنیوی و اخروئی دونوں میں ایسی امداد اور مدد گاری بدون اسکی نہیں ہو سکتی کہ جمیع
جنسے طاعت و عبادت اور میانہ روی جملہ امور معاش میں بندگان خدا کو پیدا ہو چکی طرف
ہدایت کریں والا نائب خدا اور معصوم و رمد بکامل ہمیر حاکم مقرر ہو و وہی نبی اور خلیفہ نبی ہے
صلوات اللہ علیہما ہی ایسی نصرت ہے کہ جمیع اقسام نصرت اسکے سامنے حقیر و رکھ رتبہ میں پس امام کا
معصوم ہونا ثابت ہو گیا۔

(اٹھا و نوین دلیل) ۳۲ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُزَكَّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاللّٰهِ یُزَكَّیْهِمْ
یَشَآءُ کَمَا تَمَنّٰی اِیُّ مُحَمَّدٍ صَلَاحٌ مِّنْ دُونِہِمْ اَوْ لَوْ کُوْنُکُمْ حُجَّۃً عَلٰی نَفْسِکُمْ یَا کٰفِرُوْنَ بنانا چاہیں بلکہ
خدا پاک نفس کرتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ چونکہ ہر ایک ہر جنس و پر پیدا ہے اب اگر مرد و عورت
نفس سے پاکیزگی بعض گناہوں سے یعنی خدا بعض گناہوں سے پاک کرتا ہے اور ہمیں کام خلاق شریک ہے
ایسا آدمی جو بعض گناہوں سے پاک ہو (غیر معصوم) اسکو مفر کی نہیں کہتی بلکہ وہ آلودہ معاصی

ضروری اب بھی باقی رہا کہ جسے گناہوں سے خدا پاک کرتا ہے اور وہی معصوم ہو اور عصمت کو بھی معنی ہیں۔ ایسا محال ہو کہ غیر معصوم کو خدا پاک کر دے۔

(میں لکھتا ہوں) یہ آیت قریب المعنی آیت طہیر کی ہے اور میں بطیر کم وارث اور میں بزرگی وارث اور میں اہلبیت کی تصریح ہے جس کو مراد چاروہ معصوم ہیں اور میں فرمایا خدا جس کو چاہتا ہے مطہر کرتا ہے و میں لفظ ارادہ کی ہے اور میں لفظ مشیت کی ہے اور ارادہ و مشیت کا فرق بیان کرنا اس وقت ضروری نہیں ہے اب معلوم ہوا کہ دونوں آیتیں ایک دوسری کی تائید کرتی ہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اس آیت سے بھی مراد وہی اہلبیت ہیں صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

(اوسہوین لیل) نُزِّلَ لِلنَّارِ حُتُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النَّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ الْمَائِدَةِ اس آیت میں لذت و دنیاوی و دنیوی کا ذکر ہے جسکی خواہش آدمی براہ خلق مجبول ہے اور عقل انسانی جسکی وجہ سے آدمی مکلف ہو ورنہ لذت کو حرام اور حلال کی شناخت بدو مادی برحق کو نہیں کر سکتی ہے لہذا ایک رئیس ایسا درگاہ جو ہمواد کے اچھے و برے اور حلال اور حرام کی شناخت کر دے اور وہ رئیس ایسا نہ ہو جیسا ہم ہیں بلکہ معصوم اور عالم جمیع حکام الہی کا ہو ورنہ ہم میں اور و میں فرق کیا ہوگا لہذا امام معصوم کا ہونا ضروری ہے اور اگر معصوم نہ ہوگا وہ بھی اسی سبیل سے ہوگا پہر قابل مامت نہ ہوگا۔

(ساہوین لیل) ۱۰ قل اهل انیتکم بخیر من ذالکم للذین اتقوا عندہ
 جنات تجری من تحتہا الانهار خالدين فیہا وازواج مطہرہ ورضوان من اللہ
 واللہ بصیر بالعباد کہو اے محمدؐ میں خبر دوں تمکو اُن لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو خدا کے
 ڈرتے ہیں اُن کے لئے پروردگار کی پاس داری میں حکمتیں ہیں جہاں ہمیشہ وہ باغیں
 بہنکے اور اُن کے لئے پاکیزہ زواج ہیں اور خوشنودی خدا کی ہے اُن سے اور خدا دنیا ہے پُر بندہ
 اعمال کا۔ اس آیت سے چار دلائل وجود عصمت اور وجود معصوم کی پیدا ہو رہے ہیں (۱) تقویٰ جب ہی
 ہوگا جب آدمی تقویٰ راہِ راست پر چلے گا وہی کہلاتا ہے جو معصوم کی چنانچہ اوپر اسکا بیان ہو چکا
 (۲) تقویٰ موقوف ہے وجود پر اس ہادی کو جو طاعت خدا سے کھنڈ و یک کرے اور عصمت
 دور کرے اور وہی امام معصوم ہے نہایت نبی کے (۳) ان دونوں آیتوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ
 تقویٰ حاصل ہوتا ترک کرنے سے اُن چیزوں کی جہوں سے حبِ شہوات کو مزین کرنے کے حکم کو کھلا
 ہے اور جہاں شامی مذکورہ جو آیت اول میں ہیں اُن کو خوشنما کر کے حکم فریب یا ہے اور ہماری قوت
 عقل ناقص کی (جس پر تکلیف ہے) اُنکی خوبی اور خرابی کے فرق کی زمین کافی نہیں ہے اب
 کہ کوئی ایسا مانع اور باز رکھنے والا خدا کی طرف سے مقرر ہو جو حکموں اور امور کی شنا پوری پوری
 کر اے اور وہ نبی اور نائب نبی کے ایک صالح اور امام نبی (۴) ان دونوں آیتوں سے ظاہر
 ہو گیا کہ تقویٰ حقیقی (عصمت) کا وجود بھی ہے اور محال نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں

کہ عقل انسانی اگر شناخت میں حسن و قبح اشیا کی کافی نہیں ہے ہر تکلیف کا مدار عقل پر ہو کر ہو سکتا ہے یہی تکلیف بالایطاق ہو اور اگر کر سکتی ہو پھر ہی اور امام کی ضرورت ہی کیا ہے اس شہرہ کا آسان جواب یہ ہے کہ تکلیفات و قسم کی ہیں اصول میں و فروع میں یعنی حلال اور حرام اصول میں تو ضرور ہمارے عقل تنہا کافی ہے وہی چند اصول جنکی اعتقاد کرنے سے ایمان حاصل ہوتا ہے اور وہ ہیں ہمکو کسی کی پیروی اور تقلید جائز نہیں ہو البتہ کمال ایمان اور اصول میں کو دقیق مسائل متعلق بتوحید و عدل و نبوت و امامت اور معاد اور کچھ سمجھنے میں ضرور ہمکو احتیاج ہادی برحق کی ہے اب تکلیف بالایطاق نہ رہی۔ اب ہی احکام حلال اور حرام جنکے سمجھنے کو ہماری عقل تنہا کافی نہیں ہو بلکہ محتاج ہادی و معلم کی ہو اگر خدا ہادی کو مقرر کرنا اور ہماری عقل ناقص پر چھوڑ دینا ضرور تکلیف بالایطاق لازم آتی اور جب خدا نے ہادی برحق مقرر کر دیا ہمکوئی عقل دی کہ ہادی برحق کو ہم پہچان لیں اور اسکے سمجھا ہم اچھی طرح سو حلال اور حرام کو پہچان کر اوس پر عمل ہی کر سکیں اب تکلیف بالایطاق نہ رہی اور بعثت انبیاء اور نصب امام معصوم کی ضرورت بھی ثابت رہی۔

(اکسہوین دلیل) ۱۱ واللہ بصیر بالعباد خدا بدون حالانکا دیکھنے والا خدا کا دیکھنا ہمارا فعال کا اور ہمیں غلطی نہیں ہو سکتی اور ہم وہی مور کرتے ہیں جنکی ہدایت ہمکو ہمارے ہادی برحق نبی اور ادنیٰ نیابت سے امام فرمایا۔

اب گرامام نہ ہو احکام الہی کی سچی خبر دی ہو اور جو حکم دیا ہے ٹھیک ٹھیک وہی حکم
 خدا ہے پھر تو خدا کے پیش نظر ہمارے صحیح اعمال ہونگے اور امام نے اپنے عہد کا انجام پورا کر دیا
 اور اگر امام نے غلطی کی اور اوسکی وجہ سے ہم نے بد اعمالی کی تو امام کی غلطی اور ہمارا خلاف ورزی
 دونوں کو خدا دیکھ رہا ہے اور دونوں خدا کی نافرمانی میں گرفتار ہو کر ہم تو ہوجہ ہو کہ غیر معصوم
 غلط کار کو قول پر چلے اور امام اسوجہ سے کہ اوسکو پورا علم یقینی احکام الہی کا نہ تھا اور ہر اوستے
 ہدایت امت کا بار اپنے ذمہ لیا۔ اب لازم ہے کہ ہم اسی امام کی پیروی کریں جسکی خبر دی گئی
 صحیح ہو سیکا یقین ہو اور یہ بھی کہ یہ امام تمام احکام شریعت کو جانتا، اور کسی خیرین کی
 نگرہ اور اسکی ہدایت کی صحیح ہو سیکا ہو یقین ہو اور یہ بھی یقین ہو کہ اس امام کی ہدایت
 کرنی محال ہو اور یہ بھی معنی ہمارے اعمال کا دیکھنے والا بخیر خدا کو اور کوئی نہیں ہے اس حصر پر
 ہم سب کا اجماع ہے اب واجب ہے کہ خدا کوئی طریق بھی پیدا کرے کہ یہ سب امور ہمیں اور امام
 پوری ہو سکیں اور یہ طریق سوائے عصمت کو اور کوئی نہیں لہذا امام کا معصوم ہونا ضرور
 (بسمہ ہون لیل) ۱۲ الصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقَانِیْنَ وَالْمُفِقِّیْنَ
 وَالْمُتَغَفِّرِیْنَ بآستخار صبر کرنوالے سچ بولنے والے طاعت گزار فقہ واجب مستحب کرنے والے اور صحیح
 اور ہکر استغفار کرنوالے۔ یہ صفات جنکو بیان ہو ہیں مطلق ہیں یعنی بیوقت خاص کی قید نہیں پڑتی تو
 مراد یہ ہے کہ ان صفات کی بعض اوقات و خلاف عمل آکر میں جو شیوہ غیر معصوم کا یا مراد یہ ہے کہ جمیع اوقات

اور جمع احوال میں ان صفات کو موصوف ہونے پر عمل طاعا کو ادا کرین یعنی معصوم ہونے پہلی صورت باطل کی
 ورنہ مدح مطلق کا ثبوت ہوتا دوسری وجہ بطلان کی یہ ہے کہ بعض اوقات میں سب آدمی ان صفات سے موصوف
 ہوتے ہیں پر تخصیص کی وجہ کیا ہے یعنی مدح اور ستاؤ خاص لوگوں کی ہوا دوسری قسم وہی معصوم
 ہے اب محال ہے کہ امام غیر معصوم ہو اور یہ آیت بھی کسی زمانہ سے خاص نہیں۔

(ترجمہ ہونے لیل) ۲۱ وَوَقَّيْتُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَبَتْ فُھم لَا يَظْلَمُونَ

پوری سزا اور جزا یا سزا ہر ایک نفس کو دیکھتی ہیں کی کچھائی کی۔ مقصود اس آیت سے خوف لانے کا
 اور رغبت لانی فعل طاعت پر ہوا اور یہ دونوں غرضیں وہی تقرر معصوم ہادی پوری نہیں ہو سکتے ہیں
 جیسا کہ اوپر کے دلائل سے ثابت ہو چکا پس نصب امام معصوم واجب ورنہ غرض میں ہی ہوگی۔ ایضاً
 سزا دہی فعل قبیح پر و سیوقت اچھی ہے جبکہ جمع احوال شرط کو خدا پورا کرے جسکی وجہ ہم قادر ترک معاصی
 ہو سکتے ہیں اور پوری قدرت و پورا اختیار وہی گناہوں کو باز رہنے میں اس سے بڑھ کر ہی مہربانی
 شرط یہ ہے کہ ہادی معصوم کو خدا مقرر کر دے اور قبل اس شرط کو پورا کر نیکی سزا دہی کیونکر اچھی ہو سکتی ہے

(ترجمہ ہونے لیل) ۲۲ وَاللّٰهُ سَرُوفٌ بِالْعِبَادِ خداوند پیر مہربان و بڑی

مہربانی تو یہی ہے کہ ہم پر وہ طاعا کرے اور وہ چیزیں ہو عطا فرمائے جو ہر و سکی طاعت موقوف ہوا اور ہر ایک

لطف و ہر ایک نعمت اسکو مقابلہ میں چھیرے پس سب بڑی نعمت اور بڑی لطف ہی ہے کہ معصوم کو

ہادی تقرر فرما لے اور جب ہے کہ جب اپنے مہربان ہو سکا ہم پر بالعموم طاعا فرماتا ہے تو جس سے ہم اور

رفت پیدا ہوتی ہے یعنی نصب معصوم و سکو بھی کر دے۔

سُورَةُ يُونُسَ (۱۰) قُلْ اِذَا كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کھدو اور محمد صلعم امت سے کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو دوست رکھے گا

جناب سول کی پیروی دو باتوں سے پوری ہوتی ہے (۱) احکام شرعیہ کی شناخت یقینی ہو جائے

اس لئے کہ جو حکم یقیناً احکام شرعیہ سے نہیں ہوا اس کے بجائے نہیں پوری پیروی رسول کی بھی

یقینی نہ ہوگی لہذا کوئی طریقہ ایسا ہو جس سے علم یقینی احکام شرعیہ کا ہمو حاصل ہو (۲) کوئی

معلم اور ہادی ایسا ہو جو ممکن ہو افعال و احکام کی بجا آوری سے قریب کر دے اور نبی کی مخالفت

سے دور کر دے اور یہ دونوں امور بدون امام معصوم کو ہر زمانہ میں ممکن ہیں لہذا امام معصوم کا ہونا واجب

پہلے سورہ یونس (۱۰) وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ المؤمنین کا ولی اور دست یا

مددگار ہر ولی کا ذاتی قصد بھی ہوتا کہ مصلحت ہمارے انجام ہو کرے اور جو شخص اس کی زیر دلا

ہے اس کو نفع پہنچا کرے اور وہی افعال شخص کرتا رہے جس کا میں ولی ہوں۔ پہلے چونکہ خدا ہمارا

ولی ہے یہی ایسا ہوتا ہے جو ضروری کریگا اور اس پرنا و کا پورا ہونا کسی ورتدیر سے ممکن نہیں

بجز تقرر حاکم اور ہادی معصوم کی چنانچہ اوپر بارہا گذر چکا لہذا تقرر امام معصوم واجب

(سُورَةُ يُونُسَ (۱۰) وَتَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ وَانْتُمْ تُعْلَمُوْنَ حَقَّ كُوجَان

چہا تو ہو جو شخص ایسا کرے یا ایسا کرے کیا اس پر گمان ہو وہ قابل پیروی کو نہ ہوگا اور غیر معصوم

پراسیا کر نیکا احتمال ضرورت (ار شہوین دلیل) ۳۳ قل ان الہدیٰ

اللہ۔ ہدایت وہی تھیک ہو جو خدا کی ہدایت ہو کہ اس سے زیادہ تر صحیح اور زیادہ قوی کو
 نہیں ہے لہذا وہی ہدایت مفید علم کی ہوگی اسی پر یقین ہوتا ہے لہذا اور اس کا علم قطعی اور
 مطابق واقع کے ہوگا۔ اب یہ ہدایت کسی ایک واقعہ سے تو خصوصیت نہیں کہتی بلکہ جمیع واقعات
 میں خدا کی سچی ہدایت درکار اور ایسی ہدایت خدا کر بھی چکا ہو موجود بھی ہو اسلئے کہ جو چیز خدا
 نہیں کر چکا اور جو حسان بھی ہم پر نہیں ہوا اس کا اطمینان یعنی منت نہی یا اظہار حسان کرنا
 چہ معنی وارو۔ ایضاً جو چیز موجود نہ ہو اس کی طرف رغبت دلائے محال ہو (مراویہ ہو کہ اگر کسی
 ہدایت پوری و سچی معدوم منفی ہو کہ اس کا ہونا ممکن نہ ہو پس اس کی رغبت دلائی محال عقلی ہو
 اب خدا کی ایسی ہدایت کا واقعہ ہونا یا اس آیت کا ہلکا ملنا بدون ہاوی معصوم کسی طریق
 نہیں ہو سکتا اسلئے کہ قرآن مجید کی اکثر آیات عام ہیں اور کچھ ایسی آیات ہیں جنکو معانی ظاہرین
 قطع نہیں ہیں اور نص قرآنی اکثر واقعات کو شامل نہیں اور حدیث کا بھی حال ہوا و مجتہد
 جائز خطا کا حکم غلطی سے یقیناً بچا ہوا نہیں ہے یہی اپنی راہ کو مجتہد خود ہی غلط سمجھ کر لپٹ دیتا لہذا
 ایسی آیت بدون ہاوی معصوم ہو نہیں سکتی اور یہی مراویہ۔

اور نہروین دلیل ۳۴ و یقولون علی اللہ الذی ہم یقولون ویدوونہ نسیہو

بائین خدا پر ہتھوڑیں یہ آیت خوف دلاتی ہے پیروی سے کسی شخص کی جس سے او نہیں فعل ہو صادر ہو

گمان ہوا اور ہر ایک غیر معصوم کی ایسی بدگمانی ہو سکتی ہے لہذا اسکی پیروی جائز نہ ہوگی۔

(ستروین دلیل) ۳۹ بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ

یہی ٹھیک ہے کہ جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور متقی ہو جائے خدا متقی کو دوست رکھتا ہے ظاہر ہے کہ متقی ہے جب تو اسکو دوست رکھو تو خدا فرماتا ہے اور متقی پورا پورا وہی معصوم ہے اسلئے کہ غیر معصوم ظالم ہو جسکو خدا دوست نہیں رکھتا ہے۔

(اکہتر وین دلیل) ۴۰ متقی ہونے کی صفت ممدوح ہے اور پورا تقویٰ جہنم ہے اور

عمو پر ہر گاری و سکی ہے جو معصوم ہو لہذا وہی معصوم مراد ہے۔

(بہتر وین دلیل) ۴۱ امام کو خدا ہر طرح سے پاکیزہ کرتا ہے اور کسی غیر معصوم کو ہر طرح سے

خدا پاکیزہ نہیں کرتا ہے پس غیر معصوم امام نہ ہوگا۔ امام کی پاکیزہ کرنیکی یہ صورت ہے کہ امام

کے جملہ افعال و اقوال کی پیروی اور اس کے اوامر و نہی کے بجا آوری اور اس کے حکم کے

نافذ ہونے کی کیفیت اور اس حکم کے صحیح ہونے کا یقین یہ سب باتیں بدون کسی شائبہ اور گواہ و دلیل

قطع ہیں کہ خدا نے امام کو ہر طرح سے پاکیزہ کر دیا جب تک اس کا اعتبار دنیا اور آخرت میں

استدھر۔ اور غیر معصوم کو خدا ہر طرح سے پاک نہیں کرتا ہے لہذا وہ امام نہیں ہو سکتا۔

(بہتر وین دلیل) ۴۲ وَلَتَكُونَنَّكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ترجمہ میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیو گی کہ

لوگوں کو بلا نیک کام کا حکم دے کر کام سے منع کرے بھی گروہ رسکار ہے اس آیت کو بھی ظاہر ہوا
 کہ ہم میں سے ایک ایسا گروہ ضرور ہے جو تمام مورخین کی دعوت کرتا ہے اور تمام مورخین کو روکتا ہے اور منع
 کرتا ہے اس لئے کہ اجماع کل مسلمین کا اس آیت سے عام افعال خیر و شر مراد ہیں نہ کہ بعض افعال خیر
 و شر مراد ہوا ثبات سے اس معصوم کے اور کسی سے نہیں ہو سکتے لہذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

(چوتھریں دلیل) ۵۸ وَمَا تَقُولُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ جو نیک

تم کرو گے اور کسی خیر سے محروم نہ ہو گے اور خدا متقی اور پرہیزگاروں کا جاننے والا اس آیت سے ترغیب بجا آوا

کل عمل خیر کی اور یہ بدون ہدایت ہادی معصوم کی ہو نہیں سکتی لہذا امام معصوم کا ہونا ثابت ہوا۔

(پچھتریں دلیل) ۵۹ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ حد امندوں

پرورش اور ہدایت میں کمی نہیں کی بلکہ وہ بد خود اپنے پر ظلم کرتے ہیں اس سے یہ کہ جب خدا نے

ہم کو تکلیف بجا آوری اپنے احکام کی فرمائی اور یہ بجا اور موقوف تھی دو چیزوں پر اول تعذبات

احکام کا علم یقینی ہو دوم اس کے احکام کا سننا یا لا سچا اور لوٹ ہو اور یہ دونوں باتیں دونوں معصوم

ہو نہیں سکتیں لہذا خدا کا تھا کہ ہم نے دونوں باتوں میں کمی نہیں کی بلکہ نبی و امام معصوم کو تمہاری ہدایت

کی واسطے بھیجا اور مقرر کیا مگر تم نے اپنی تجویز سے امام اور خلیفہ نبایا لہذا تم نے خود اپنی اور ظلم کیا۔

(چوتھریں دلیل) ۶۱ قَدْ يَتَنَالَكُمُ الْآيَاتُ لَنْ تَعْقِلُون ہمارے

واسطے آیات اور ہدایت کی نشانیاں ظاہر کر دیں اگر تم کو عقل ہو تو سوچو۔ بیان مراد یہاں ایسا

کام کرنا جسکی وجہ سے علم یقینی احکام الہی کا حاصل ہو اور یہ علم بدون معصوم کو کسی ہو نہیں سکتا چنانچہ وہ پیر
مقامات میں اسکو لکھ چکے اب ثابت ہوا کہ خداوند معصوم کو ضرور مقرر فرمایا۔

(سُورَةُ الزُّمَرِ) ۶۵ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ

وَلَهُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خدا مالک ہر ایک چیز کا جو زمین و آسمان میں ہو بخشد یا جسے چاہتا ہو ور کر قمار غذا
کرتا ہے جسکو چاہتا ہو خدا بڑا بخشنے والا ہے اور بڑا رحم کرنے والا۔ اس آیت میں بخشنے والا اور رحم کرنے پر بطور سبب لکھا گیا ہے

ہے اور صریح اسکا مطلب ہے کہ خدا بڑا بخشنے والا ہے اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اس آیت کو پورے سبب اور مادی
برحق کا ہمیشہ تقرر کر چکے اور خلاق باوجود اسی تمام حجت کو نافذ فرمائی کرے و رحمت خدا کو نہ مادی اور

البتہ خدا کی گواہی اور یہ بات جب ہی پوری ہوگی کہ مادی معصوم خداوند مقرر کر دیا اور ہماری اسکی ہدایت

عمل کیا لہذا امام معصوم ہونا ثابت ہو گیا اسلئے کہ غیر معصوم ہر تمام حجت پورے سے نہیں ہو سکتا۔

(اِہْتَرٰوْا) ۶۷ وَاطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ خدا اور رسول کی اطاعت

کرو ضرور تم پر رحمت خدا ہوگی مگر چھٹا ہوں لعل کی لفظ جب خدا کی طرف منسوب ہو معنی تحسین کے

ہوتی ہے تمام قرآن میں اور جب اطاعت خدا اور رسول کی موقوف ہو احکام خدا کی یقینی شنا پر عید و

مادی معصوم کو نہیں ہو سکتی جیسا کہ امام کہہ چکے لہذا حکم اطاعت ہو امام معصوم کو تقرر کا پورا

ثبوت ہے (اَوْثَانِيْنَ) ۶۹ هٰذَا بَيٰزٌ لِلنَّاسِ هُدًى وَمَوْظِعٌ لِلْمُتَّقِيْنَ یہ قرآن ہے

بیان حلال و حرام کا ذریعہ اور باعث ہدایت و نصیحت ہے پر ہر گاہ و گھبراہٹ اور پھر گزند و چکا

کہ قرآن کا مادی ہونا اور پیدا و موعظہ ہونا سب امور بڑے مفہوم کے جو کہ محال و مفصل اور ناسخ
اور منسوخ اور قشایہ و غیر قشایہ کو بعد الیقین جانتا ہو کہی نہیں ہو سکتا ہے اور وہی امام معصوم ہے
(اسی لیل) ۷۸ وَتَسْتَوِي الظَّالِمِينَ بَرِيٍّ بِحَقِّ ظَالِمِيهِ ظَالِمٌ مُسْتَحِقٌّ لِّعَذَابِهِ عَنِ ذِيئِهِ
مُتَوَّي النَّارِ اور امام ہرگز مستحق و ناسخ کا نہیں ہے لہذا ظالم امام نہیں ہو سکتا پہر جو کہ جو غیر معصوم
وہ ظالم ہے اور کوئی ظالم امام نہیں ہو سکتا لہذا غیر معصوم ہی امام نہیں ہو سکتا ہے۔

(تیسرا سیکڑا ختم ہوا)

میں کھتا ہوں چونکہ اس حصہ دوم میں درج کرنا اور نہیں لائق تھیہ یا تھلیہ کا منظور ہے جو عام
ہوں خصوصاً آیات قرآنیہ کا لہذا جس سیکڑے میں اصل کتاب الفین کے ایسے لائل میں اور نہیں کو
کر کے ہم لکھتے ہیں اور لائل مشککہ کا اندراج حصہ سوم و چہارم میں گانٹا رہے۔

اکاسوین لیل) ۷۹ اِذَا جَاءَكَ فَاسِقٌ مِّنْ بَنِي آفِيَّةٍ فَقَبْلُ مَا جَاءَكَ فَاسِقٌ مِّنْ بَنِي آفِيَّةٍ
بیان کرے اور اسکی جانچ اور تحقیق کر لو اس آیت میں صدور گناہ کو سبب عدم قبول قول مخبر فرمایا
اسکی وجہ یا تو یہ ہے کہ فاسق پر احتمال جھوٹ بولنے کا بھی ہے یا اینکه بوجہ فسق کے محل اعتبار سے وہ شخص
یا اسکا کھنا سا قضا یا یہ کہ اس کے قول کے سچ ہو سکا رجحان نہیں ہو بلکہ صدق اور کذب دونوں
برابر ہیں چہاں اب جو شخص معصوم نہیں ہو کہ وہ جھوٹ بولا اگرچہ عادل ہی کیونہی ہو فوق
عادل و فاسق میں اس قدر ہے کہ عادل عدا جھوٹ نہیں بولتا مگر سہواً تو بول سکتا ہے اور یہ سکا

کذب کا احتمال فاسق اور عاقل و نوسو اسکان قریب ہر اس لئے کہ قدرت جہوٹ بولنے کی وسیع ہے
 اور دہلی جہوٹ بولنے کی شہوت نفسانی ہے اور سمین مجہود ہوا اور جو چیز جہوٹ بولنے سے مانع ہے یعنی عصمت
 وہ فاسق اور عاقل و نوین پورے طور سے نہیں ہو لہذا ممکن ہے کہ اس کا قول قابل قبول سمجھا جائے
 اور تحقیق طلب ہوا اور اسکے قول کی اطاعت بلا تحقیق سننے والے پر ضروری نہ ہوئی۔ پر حجب سننے والے
 پر اس کی اطاعت واجب ہے اور عدم اطاعت اس کی جائز نہ رہی اور اطاعت و عدم اطاعت میں
 اس کو تردد ہوا اور خیال ہوا کہ شاید اس قول میں اسنو خدا کو حکم کے خلاف کیا ہو لہذا اس کی اطاعت
 یہ شخص آئو نہ ہوگا پر وہ امام واجب الطاعت نہ رہا پس امام کا معصوم ہونا واجب ہے۔

میں جھٹکا ہوں آیت مقدسہ میں لفظ فاسق کے وارث جس کا مطلب ہے کہ اس کا فسق ظاہر ہو
 قیسین الفسق کہتے ہیں اور عاقل و رتقہ کو یہ آیت شامل نہیں ہو مگر چونکہ عاقل و رتقہ کے قول پر یقین
 نہیں ہوتا ہاں گما صدق ضرور ہوتا اور نبوت نبی و امامت امام کی تسلیم کرنا یقین کا کارہو لہذا
 جناب علامہ نے شاید اس دلیل میں فاسق کو بمعنی عام مراد لیا اس لئے کہ فاسق کی دو قسمیں ہیں ایک جس کا
 فسق ظاہر ہو دوسرا فاسق بنفسہ جس کا فسق ظاہر نہ ہو اور بطا ہر رتقہ اور عاقل ہو پس احکام و وعیہ میں اس کا
 قول بلا تحقیق مانا جاتا ہے یعنی ظن پر عمل کرنا جائز ہے اور نبوت و امامت کی تصدیق کرنا یقین
 جملہ اصول خمسہ میں ظن پر عمل کرنا جائز نہیں ہے اور ان بعض الظن ائمہ میں داخل ہے اس لیے
 یہ آیت بھی دلیل عصمت امام پر ہوگی۔

(بیاسویں دلیل) ۳۶ اِنَّكَ لَیِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی عَرَاطِ مُسْتَقِیْمٍ تَمَامٌ مَّحْصُومٌ مُّزْمَعٌ

کہ عراط مستقیم پر چلتے ہو۔ ہمارے ہی کو معصوم ہو غیر یہ آیت ضرور دلا کرتی ہو اسلئے کہ عراط قسم پر ہو یہی راہ
کہ آپ کے قول اور فعل میں خطا راہ صواب سے نہیں ورنہ استقامت کو خارج ہو جائے کہ یہ وقت خاص میں جب
خطا کاری پر ہوں ہمیشہ راہ راست پر ثابت ہو کر مستقیم ہو جائے اور یہ کیا نام عصمت ہے۔
ایضا اس آیت میں امت کی ترغیب اسکی طاعت و جب کی و امت کو خدا کا گاہ کرنا ہے تھا
یہی عراط مستقیم پر ہیں تم انکی پیروی کرو عراط مستقیم پر چلتے ہو اسی راہ پر جو کہ نبوت و انکی ہر وقت
ہو اور عراط مستقیم پر ہے ہر وقت میں تو انکی پیروی بھی ہر وقت واجب ہے۔

اب اس نبی کا قائم مقام و خلیفہ وہ بھی ہوگا اسی راہ (عراط مستقیم) پر بلاتا اور بلائیں خطا نہیں کرتا
اسلئے کہ اگر خطا کا احتمال ہو وہ قائم مقام نبی کو کیونکر ہو سکتا لہذا اسکا بھی معصوم ہونا واجب ہے۔
میں کہتا ہوں اس دلیل کا ثبوت محتاج دلائل مذکورہ بالا پر جس سے ہمیں ثبات کرویا کہ نبی و امام
فرق ہے یہ کہ نبی صلا شریعت ہو اور امام حافظ اوستی شریعت کا۔

(تیسری دلیل) ۳۷ اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولٰٓئِکُمْ خَدٰٓئِکُمْ طَاعَتِ

اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو و طریح خدا کی طاعت میں یقین نجات کا اور طریح رسول و اولی الامر کی
اطاعت بھی یقین سید نجات ہے۔ اب میں کہتا کہ نبی و امام کی طاعت و یہی ذریعہ نجات ہے
بلکہ نبی و امام معصوم ہوں و انکی قول میں شبہ خطا کاری نہ ہو و نبی تو ضرور معصوم ہو اور اولی الامر کی

اطاعت خدا مثل اطاعت نبی کے فراموشی لہذا اس کا معصوم ہونا بھی ضروری اس لئے کہ جس طرح نبی کی اطاعت
خدا کی طاعت ہے اور جس طرح اولی الامر کی اطاعت نبی کو ہو کر خدا کی طاعت یہاں تک میری تقریر اس
دلیل کی تھی اب منطقی طور پر تقریر مندرجہ امتن یہ ہے۔ امام کی دعوت اور اس کے اوامر اور فواہی مفیدین کے
ہیں اور غیر معصوم کی دعوت مفیدین کے نہیں یہ لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا امام کی دعوت کا یہی
ہو جہ ہے کہ اون کے دعوت مثل دعوت خدا کے ہو جو مفیدین کو ہے اس لئے کہ امام کی اطاعت خدا
مثل اپنی اطاعت کے فرمایا ہے پہر اطاعت رسول اور اولی الامر کی مثل خدا کی طاعت ہے اور جب اس
مثل اطاعت خدا اور رسول کو ہے اس کی دعوت بھی مثل دعوت خدا اور رسول کو ہوگی جو مفیدین کے
ہے اور غیر معصوم کی دعوت مشکوک ہے اس لئے کہ خطا کرنی اس سے جائز ہے اور خطا کرنے سے نقص کا
احتمال ہو یعنی خدا حکم خدا غیر معصوم کو ہو سکتا لہذا اس کی دعوت یقینی نہیں ہو اور مطلوب۔
میں کہتا ہوں غیر معصوم کا جائز خطا ہونا اگرچہ اس سے یہ ضرور نہیں کہ وہ خطا کرے ہی مگر یقیناً
خطا کرنے اور یقین خطا کرنا دو نواو اس کی دعوت میں نہیں ہیں اور مطلوب ہے ایت میں یقین عدم خطا
کا ہے لہذا غیر معصوم کی دعوت پر اطمینان نہیں ہوئے جب الاتباع ہوگا اور امام وجب الاتباع ہے۔
(چورسویں باب) **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ حُبُّكُمْ اللّٰهَ كُفُوًا** رسول
امت سے اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو دوست رکھیگا۔ اس آیت سے
لازم آتا ہے جو شخص نبی کی پیروی کرے گا نہ وہ خدا کو دوست رکھے اور نہ خدا اس کو دوست رکھے

مراد یہ ہے کہ نہ وہ شخص خدا کا مطیع ہو اور نہ خدا ثواب عطا کرے اور پیروی کرنی ہی کی جب ہی ثابت ہوگی کہ آپ کے جملہ افعال اور اقوال میں پیروی کیجاسوی اس امر کو جس میں نبی نے ارشاد فرمایا کہ ایمین میری پیروی کرو (خصائل حکام جو ہمارے خاص تھے پہلے ہی پیروی تو اس وقت ہو سکتی تھی کہ نبی کو جملہ احکام کا علم یقینی حاصل ہو کہ یہ سب افعال اور اقوال صواب پر ہیں اور اسکا یقین جب ہو گا کہ معصوم ہو۔ اب اس سے تو نبی کی عصمت ثابت ہوئی۔ اب نبی کے احکام سے کھنڈہ والا (امام) اس کے قول کا بھی یقین ہونا ضرور ہے لہذا اسکا معصوم ہونا بھی واجب ہے اور ہو المطلوب۔

میں کھتا ہوں آیات دل (۲۵) میں گزر چکی ہے مگر یہ تقریر جدا گانہ ہو لہذا اگر نہیں ہو۔
 پہلے چالیسوں میں (۲۶) اے ایس کی متابعت کو امام معصوم باطل کرتا ہے اور اسکی پیروی کرنا ضرور باز رکھتا ہے وغیر معصوم ممکن ہے کہ یہی ایسا کرے اور بھی کرے اب نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

پہلیا سیویں میں (۲۷) اے امام ہادی ہو ایسا ہادی جسکی پیروی واجب ہو اور جو ہادی ہے وہ محتاج دوسرے ہادی کا نہیں ہو سکتا ہے لہذا امام وہی ہے جو محتاج کسی ہادی کا نہ ہو۔ امام کا ہادی ہونا یہ تو کھلی ہوئی بات ہے اور اسکی تعریف ہی یہی ہے کہ ہادی ہو۔ اب ہی یہ بات کہ ہادی وہی ہے جو محتاج کسی ہادی کا نہ ہو اسکو خدا خود فرما دیا۔ اَمَّا تَقِيْلُ اَلْحَقُّ اَنْ يَّسْبَحَ اَمِّنَ لَا يَفْلُحُ جو شخص دوسری ہدایت کا محتاج ہو اور اسکی پیروی کرنی درست نہیں ہے اور جو شخص گمراہی سے گزرتا ہے

میں کہتا ہوں ہادی اور پیشوا اور واجب الاتباع تو وہی شخص ہے جو ہر مہین ہادی ہو ورنہ وہ باتو نہیں
ہم تمہارے ہادی اور وہ باتو نہیں تم ہمارے ہادی ہم بھی پیشوا اور تم بھی پیشوا یہ امام کی شان نہیں ہے
اس لئے کہ جن وہ باتو نہیں تم ہمارے ہادی ہو گے اور انہیں ہم خطا کا رہن اگر تم ہدایت کرو اور جب انہیں
خطا کا رہن تو پھر اور باتو نہیں خطا کا رہنے کیونکر بری سمجھ جائیگے لہذا ہادی وہی ہے جو کہ جملہ امور میں محتاج
سیکمی ہدایت کا ہوا فراہم ہو۔

(سایسویں باب) اے ائمائے منذر لکل قوم ہادی تم سے رسول منذر (اور نبی)

ہو اور ہر ایک قوم کی وسطے ایک ہادی ہے۔ اس آیت میں بروایت فریقین جناب میر کو ہادی ہمارے

رسول فرمایا ہے یا علی میں منذر ہوں و تم ہادی ہو اگر تفسیر صحیح مانی جائے پھر تو ظاہر ہے کہ امام ہادی

ضروری ورنہ نیابت بھی وہی خلیفہ یا امام ہادی ضرور بہر حال دونوں طرح سے اب ہم کہتے ہیں کہ امام اگر

ہادی ہے تو ہدایت قول و فعل و اعتقاد و یمون باتو نہیں ہوتی ہے اور بدون جاریہ چیز دیکھے ہدایت پوری

نہیں ہوتی (۱) ہادی جمیع اہل حکام کا عالم ہو چکو نبی خدا کی پیروی کرنے والے ہیں اور ہر ایک حکم خدا کو ہر

میں تکلفین پر حاوث ہوا و سکو جاتا ہوا و جاتا ہے یقیناً کہ طور سے ہو و وطن کا فی نہیں ہے ان الظن

لا یغنی عن الحق شئنا یہ بھی ضروری ہے کہ ہدایت کا کام دونوں علم یعنی کو پورا ہو نہیں سکتا اور یہ بھی ضروری

کہ ہادی کو جملہ اعتقادات برہانی ہوں جنہ پر یقین کا دار مدار (۲) یہ ہے کہ ہادی خود بھی تمام امور و احوال

رسول کی بجا آوری میں پورا ہو کوئی حکم احکام المعنی کا اوس سے چھوٹ نہ رہے نہ سہوانہ تاویل و تفسیر

مطلقاً اس دلی پوری ہوگی (۳) ہادی جمیع اقوال و جمیع افعال اور احکام میں گواہ پر ہو۔
 (۴) یہ کہ ہر ایک آدمی جس کو اس ہادی کی پیروی کرنی واجب اور پوری اس دلی کو ایسے صفات پر ہوگا
 یقین کامل ہو اور برائے و دریل کمال ہو ہو اور یہ یقین ہو جس کا فائدہ ہو اور ہوتا یعنی اس تاج کو
 جو کچھ یہ آدمی حکم دے و جس امر سے منع کرے سب میں ہادی کی پیروی بدل جانے پر ہو اور کبھی حکم
 میں پڑا ہادی کو اس کو شک و تردد نہ ہو غور ایسے احکام میں جس کی بنیاد پوری احتیاط پر مشابہ ہو کرنا
 اور بندگان خدا کو قتل کرنا لٹو مارنا کہ یہ نہایت احتیاطی کام ہے اور احکام میں بھی تکلف کو کبھی شہیدہ واقع ہو
 کہ ہمارے ہادی بجا حکم دیا ہے۔ یا اینکه ہادی تکلف حکم دے کہ تم اپنے بچوں کو دو۔ تو باوجودیکہ
 کتابوں میں لکھا ہے **لَا تَقْتُلُوا** یا **لَا تَقْتُلُوا** یا **لَا تَقْتُلُوا** اپنے ہاتھوں کو بھلاکت میں ڈال کر پیرامام کا یہی سمجھو کہ مجھے مر جانا
 اور اپنے ہاتھوں کو بھلاکت میں ڈالنا ہی واجب (جیسے انصار امام حسین) اسلئے کہ اگر پیرامام جو کو یقین
 اپنے شہید ہونیکا امام کی حکم سے ہو گا کبھی اپنا قتل ہو جانا گوارا نہ کریگا۔ اسی طرح اور باقی احکام میں
 پیر کو اپنے امام کی اطاعت و نکرار کرنے ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ رہایت پوری ہوگی۔
 اب یقین باتیں جو پیر گذرین بدون امام کی عصمت کے پوری نہیں ہو سکتی ہیں و چوتھی بات کیواسطے عصمت کا
 ادب ہونا ضرور ہے اور نہایت ضرور ہے۔ میں کہتا ہوں تینوں امور مذکورہ بالا میں بھی اگر
 عصمت کا ہونا بہتر ہو مگر ممکن ہو کوئی آدمی ثقہ اور عادل ایسا ہو کہ علم و سکا بہی و عمل و سکا بہی
 تمام ہر ایک ٹھیک ہو اور کبھی کوئی حکم دینے میں خطا اس سے نہ ہوئی ہو۔ مگر چوتھی بات جو متعلق چہاؤ

ہلاک نفوس کو ہی یہ نہایت احتیاطی کام ہے ہمیں تو معصوم کو حکم پر عمل کرنا عقل صحیح و مطابق ہونے
 بڑی خرابی پیدا ہوگی چنانچہ اوقات خلفاء و غیر معصومین میں تجربہ ہو چکا کہ آج تک اہل اسلام و مخالفین
 کے سوالات کا جواب نہیں ہو سکتا۔

(اہل سیدیوں کی) ۶۴۔ اَتَّبِعُوا مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ پیروی کرو اور
 کی جو اپنی ہدایت کر نیکا کوئی اجر و معاوضہ تم کو طلب نہ کرو اور ان کو دیکھا حال یہ کہ خود ہدایت یافتہ خدا
 کی تعلیم سے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ تمہارے ہدایت کو محتاج نہیں ہیں بلکہ خدا کے پُر مانی ہوئے ہیں۔ اب میں
 لکھتا ہوں جس شخص کی پیروی ہمیشہ واجب ہو یہ صفت مندرجہ آیت ہے اور ہمیں ہمیشہ ہوگی
 اور امام کی پیروی ہمیشہ پُر جب ہو جیسا کہ اوپر کو دلائل سے ہم ثابت کر چکے لہذا یہ صفت بھی ہمیشہ امام
 ہوگی اور معصوم سے مراد ہماری بھی ہے کہ جمیع مورخین خدا ہدایت پا چکا ہو اور اسکی جمیع افعال و اقوال
 اور تقریرات سب کچھ تعلیم الہی سے بلا واسطہ یا بواسطہ نبی کے ہوں لہذا امام وہی جو معصوم ہو۔
 میں کہتا ہوں اس مقام پر تا کہ حدینہ مجھے در بھی ضرور ہے کہ ہمارے نبی کو جو حکم خدا ہوا مثل
 اَتَّبِعُوا مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ اَلَا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی اجر رسالت میں محبت اہلبیت پی کی حکم خدا طلب کی اس
 اجر میں ہمارے نبی اور انبیاء و خارج نبویہ کی نسبت خدا فرمایا کہ جو کسی اجر ہدایت نہ طلب کرے اسکی
 پیروی کرو اسلئے کہ یہ جر موت قربی طلب کرنے اپنے ذاتی نفع کی نظر سے نہیں بلکہ امت کو نفع
 کی غرض سے اسلئے کہ محبت اہلبیت سے مراد اسکی اطاعت اور اسکی پیروی اور انکو اپنا ہادی اور

اور اپنا امام سمجھنا جیسا کہ حدیث ثقلین میں صاف صاف ارشاد کر دیا اب مطلب ہوا کہ میں اگر رسالت
 پہی طلب کرتا ہوں کہ تم میرے ور خدا کو احکام کو میری اہمیت و اخذ کرو تا کہ پوری ہدایت ملو ہو
 مگر ای ہوجو چاہے کہو کہ یہ طلبکاری اجر کی ہمار بنی نے اپنے ذاتی نفع کو واسطے نہیں فرمائی بلکہ ہمارے
 ہی نفع کی غرض و فرمائی ہے۔ پہرا سکو طلب اجر کون کہہ سکتا ہے یہاں تو غایت اور مینا
 واحد ہو گیا اور یہ اعلیٰ درجہ کی ہدایت ہوجو کسی نبی سے نہیں ہوتی۔

(نواسیون ل) ۱۱۷ امام کی عصمت ممکن ہو اور مقاسد خالی ہو اور پورے مصالح پر
 اور مکلفین کے فوائد دینی و دنیوی سب سے ہوجو ہمہ بین و روکنی اصلاح حال کا پورا ذریعہ ہو ورنہ ممکن
 خدا قادر ہو اور اسکی خاص قسط سے یہ کہ ہماری ہر طرح کی بیبوی ہوتی ہے پہرا اب امام معصوم کے
 تقریر سے کون چیز مانع ہے اسلئے کہ قدرت بھی خدا کی ثابت ہوئی اور ضرورت تقریر معصوم کی
 بھی ثابت ہو اور کوئی شور و کئے والی بھی نہیں ہوجو خدا و جو معصوم ضرور ہوا۔

(دلیل نوے) ۱۱۷ امام کو خطا و درہو کو محال لازم آتا ہے و جس چیز سے محال لازم آوے بھی
 محال ہو لہذا امام کا خطا کا رہنا محال بھی ہے۔ پس امام وہی ہوجو معصوم ہو۔ امام کو خطا کا صاف
 ہونا مستلزم محال کیون ہواسلئے کہ امام وہی ہے جسکو خدا کی ہدایت ہمیشہ ہو جیسا کہ دلیل
 میں گذرا اور امام کی پیروی آیہ اولی الامر سے ہمیشہ واجب اب ہر وقت صدور خطا و اگر اسکی پیروی
 واجب ہو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے و یہی محال ہو جو امام کو غیر معصوم ہو یا اسلئے کہ وقت و حدیث

شخص واحد پر امام کی پیروی واجب بھی ہو اور حرام ہی ہو اور یہی جماع نقضین محال ہے لہذا امام کا ہونا واجب (دلیل کا نوے) ۱/۲ قل اعوذ برب الناس القلنا من شر الوساوس الخائس۔

اس آیت میں سوئے خناس سے پناہ مانگنے کا ہمیشہ خدا کی حکم دیا اور ظاہر ہے جس چیز سے پناہ مانگنے کو خدا حکم دے گا وہ شر و فساد پر مل ہوگی اور اسکے کرغیہ خدا ہمیشہ منع کرتا ہے اور امام کی پیروی کرنا کو خدا ہمیشہ واجب کرتا ہے اور جس چیز کو خدا ہمیشہ واجب کرتا ہے وہ ہمیشہ خیر اور اچھی ہوگی۔ اب فرض کرو کہ امام نے براہ خطا کسی امر کا حکم دیا اب ہی فعل بوجہ خطا ہونیکے یعنی بوجہ وسوسہ شیطانی کو قابل پناہ مانگنے کو ہے اور بوجہ حکم امام ہونیکے واجب الاتباع ہو اب فرمائیے ہم کیا کر رہے کرتے ہیں اور یہ چھوڑتے ہیں یا خیر؟ امام معصوم تھا لہذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے۔

(بانیوں میں) ۱/۲ وَلَکِنْ لِّطَهَارَةِ قُلُوبِکُمْ خَشْرَتُ بَرَاءِہِمُ عَلَیہِ سَلَامٌ کا قول کہ احیاء موت کی درخواست کی درخواست اطمینان قلب کی غرض سے کرتا ہوں اور مراد اس سے یہ نہیں کہ میرا قلب مطمئن نہیں ہے بلکہ جبکی ہدایت کرنی ہے اس کا قلب مطمئن ہو گیا میرا قلب و کمالی لائیں مطمئن ہو جائیگا اگرچہ مطمئن نے کہا ہے کہ ضمیر مستکرم بجا ضمیر غائب کے زمانی ہو جیسے وَمَالِیْ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ مِنْ دَمَالِکُمْ لَا تَعْبُدُوْنَ خیر اس آیت سے بخوبی ظاہر ہوا کہ اطمینان قلب مورد غیبیہ میں شرط ضروری ہے۔ اور جبکہ شک نہیں کہ امامت بھی مورد غیبیہ کا یہ ہے اس لئے کہ مکلف امام کو حکم سے خود مقتول ہوتا اور دوسرے قتل کرتا ہے لوٹ مار ہر احد و شرعیہ بجا آوری عباد اور صحیح معاملات سب امام ہی حکم سے کرتا ہے

لھذا امام اطمینان قلبی کا ہونا نہایت ضروری ہے ایضا امامت نبوت کی نیابت ہر مہر میں ہے
 اطمینان قلب واجب ہے اور اطمینان قلب وہ نام کو معصوم ہو کر ہرگز نہیں ہو سکتا لھذا امام کا معصوم
 واجب ہے (ترانوین لیل) ۱۱ امام ہمیشہ مرشد یعنی راہ راست کا دکھلائیو والا اور غیر معصوم
 مرشد نہیں بلکہ بعض وقت براہ خطارہ راست سے اسوجہ ہو جاتا لھذا غیر معصوم امام نہ ہوگا۔

واضح ہو ساتوان سیکڑا اصل کتاب یہاں تک ختم ہوا اور ہر سیکڑا تیرہ دلائل میں سیکڑا اور سیکڑا
 اور چوتھو حصہ کی وسطی چوڑیا حالانکہ نہایت عمدہ دلائل ہیں مگر عام فہم نہیں ہیں انشاء اللہ ویکونہایت
 شرح اور ربط سے لکھیں گے۔

(چورانوین لیل) ۱۲ فَإِنْ نَزَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ
 وَجَلَّ بِكُمْ أَمْرًا غَيْرَ الَّذِي كُنْتُمْ عَلَيْهِ فَمَنْ يَتَّبِعِ الْآيَاتَ الْغَيْرَ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ فَسَيَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ
 سیرا وہی دلائل میں جو کھلے ہوئے اور واضح ہوں جنکو سمجھنے اور پیر عمل کر نہیں سکتے اس طرح کا شبہ و تردید
 اور پہر فرمایا کہ خدا اور رسول درولی الامر کی اطاعت کرو۔ اب یہو کہ بینات کی متابعت واجب ہے
 اور رسول و امام کی بھی اطاعت واجب ہے اب تو رسول و امام بینات میں داخل ہیں یا رسول
 امام جدا ہیں مگر پیروی و متابعت سبکی وجہ سے۔ جماع کل اہل اسلام کہ رسول و امام بینات میں داخل
 ہیں تو رسول و امام دونو کو ہی ہونا ضرور ہو کہ اونکی نسبت کسی قسم کا شبہ و تردید خدا کا ہو
 بلکہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اسکو صحیح ہو گیا یعنی وہ اسکا نام معصوم ہو جاتا ہے اور امام و رسول معصوم ہیں

(پچانوین لیل) ۱۸۔ بیشک امر صحیح ہے کہ جو فساد وقتہ عام امت کی خطا کاری پیدا ہوا
 اس کا ضرر اکثر تو اسی شخص خاص تک پہنچتا ہے اور کبھی ہر شخص پر نہ ہوتا ہے۔
 لیکن وہ فساد جو امام کی خطا کاری سے بیان حکام حلال و حرام اور اجراء و وقفا میں پہنچتا
 وہ ضرر عام و فساد کلی ہے۔ اب یہ کہو کہ احکام شریعت سے غرض بھی ہے کہ امت کو فساد خیر میں نہ
 اور امام معصوم کی مقرر کردہ غرض ہے کہ دونوں قسم کو فساد برطرف ہوں۔ پہر حکیم حق کی شان کے
 مناسب کہ فساد خیر کے برطرف کرنا توین ہوتا ہے کہ اسے اور فساد کلی اور عظیم یعنی نصب امام خطا کار کوڑ
 جس کی یہ فساد عظیم رہا ہو یا پورا خدشہ ہے پہر چونکہ جو امام معصوم نہ ہوا اس کو خطا کاری پچانوین لیل اور
 معصوم درکار ہوا اور وہ بھی خطا کار ہے اب تیسرا اور چوتھا لفظ واجب ہے کہ امام معصوم ہی کو ضرر
 (پچانوین لیل) ۲۵۔ وَیَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ راہِ راست کی ہدایت کرتا ہے اور وہ
 خدا راہ کرتا ہے کہ اپنے امرو دنیا میں ہمیشہ راہِ راست کی ہدایت کرے اور جو شخص معصوم نہیں ہے
 اور نہ ہو یا ممکن نہیں کہ ہمیشہ راہِ راست کی ہدایت کرے۔ پہر بطرح یہ صفت نبی میں بھی زمانہ نبوت میں لازم
 ہے اور بطرح لازم کہ ہر نبی کی ایسا ہادی غیر نبی ہو جو ہمیشہ راہِ راست کی ہدایت کرے اور وہی امام معصوم ہے۔
 دفع شہرہ اگر کوئی یہ کہو کہ نبی کو ذریعہ خدا کی ہدایت پوری ہو چکی اور دین کامل ہو چکا اب
 میں ایسا ہادی کی کیا ضرورت ہو اسکا جواب ہے کہ ہر زمانہ کی ضرورت کو حدیث ثقلین نے ظاہر کر دیا
 اور ثقلی دلیل وجوب حجت کی بحث امامت میں موجود ہوا اس کو پڑھو۔

(ستائون دلیل) اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاٰخِرِ خَلِیْفَةً مِّنْ مِّنْ اَمَّا یَا خَلِیْفَةُ بَنِیْ نَوَاحِلَ

خليفة کا مقرر کرنا خلقت سے پہلے خدا فرما دیا جس کو خدا طابہ ہو اگر خدا کو احکام کا چاہا ہو
بنی اور نامہان بنی کو قبل اُن لوگوں کے خدا تجویز کر لیا جسکو تکلیف حرام و حلال کی ہوگی لہذا
وجود ہمایا اور وصی کا ہمارا وجود سے مقدم ہوا اور یہ تقدم ضروری دلیل ہے کہ وہ لوگ ہم سے علم اور
عمل میں ال اور قدم ہوں اور یہ بات بدون دیکھے معصوم ہونیکے نہیں ہو سکتی جو حق اللہ تعالیٰ کا نام ہے

دفعہ شہید

آیت اسی خلیفہ کی نسبت وارد ہوئی تھی جو نبی بھی ہو جو حضرت امام و حضرت ائمہ علیہم السلام کے یہ وہ
خلیفہ خدا تو خلیفہ نبی تھے پہر یہ خلیفہ نبی کے بعد مہم ہو کر دلیل ہو گئی ہو۔

اسکا جواب بھی ہے کہ نبی اور خلیفہ نبی میں ضرورت معصوم ہونکی واحد اور جب حلال میں ثابت
کر دیا کہ خلیفہ نبی وہی جسکو خدا خلیفہ بنا دیا وہ تو خلیفہ اس آیت کی مصدق ہو کہ خدا انکو
بنایا ہے لہذا یہ شبہہ قاطع ہو گیا۔

یہ تو جواب عقلی ہے بطور جدل کو یعنی برہان جدلی ہو۔ اب ایک حدیث بھی مجھ یاد آئی اور بھی سن
ایک روز جناب امیر علیہ السلام اپنے اصحاب خاص میں بیٹھے تھے کہ ایک صاحب نے اگر آپ پر سلام یوں کیا
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَابِعَ الْخُلَفَاءِ سلام ہو چوتھے خلیفہ حضرت جواب سلام یا مکرر اصحاب
کو ناگوار ہوا اور بعد چند مسائل اُن صاحب نے حضرت سے پوچھا اور رخصت ہو کر چلے گئے جناب

نے اصحاب سے پوچھا کہ تم جانتے ہو یہ کون تھے اصحاب نے عرض کی ہم نہیں جانتے یہ کون تھے گستاخی کرنے والے
 تھے آپ نے فرمایا میرے بہائی تھے علیہ السلام تھے جو کہ چند سال پہنچے آئے تھے اور انکی مراد جو تھے خلیفہ
 یہ وہ پہلے خلیفہ حضرت آدم دوسرے خلیفہ حضرت داؤد تیسرے حضرت یارون اور چوتھے امین (مکمل)
 نبی نہیں ہوں) ہمارے شیعوں کی آسائش کی غرض سے یہ تمکو تعلیم کجاتی ہو کہ اگر کسی مقام پر تمکو ضرورت
 ہو کہ مجھ سے چوتھا خلیفہ کھو تو اسی تاویل سے کھنا جس تاویل سے حضرت داؤد کھا ہے۔ اس حدیث کو بھی ہمارا
 درست و صحیح ہو گیا کہ خلیفہ نبی مقرر کردہ خدا ضرور ہے الحمد للہ۔

(اٹھانوین لیل) پہلے جب خدای حکیم نے خلق کو پیدا کیا اور انکو اپنے احکام کی بجا آوری
 کی تکلیف دی اور پہلے انکو برور شہر زندہ کر دیا اور سنراہی اعمال میں کا وعدہ فرمایا اب اگر ایسا ہا
 اور اہم مقرر کرے جسکو قول کا پورا یقین ہو تو غرض الہی کے خلاف ہو گا اور غرض الہی قوت
 ہونا محال لہذا تقرامام معصوم واجب ہو مثل تقرری معصوم کو بلا فرق۔

(تسانوین لیل) امامت غیر معصوم کی مسلم خوف کی ہر امت پر اور خوف ہی ہو کہ جب
 وہ خطا کرے گا اسکے حکم کی تعمیل میں است گرفتار مصیبت ہوگی۔ پہلے جو کہ خوف کا دفع کرنا واجب ہو
 لہذا غیر معصوم کو امام نہ بنانا ہی واجب ہو کہ اگر غیر معصوم امام ہوا اجتماع نقیضین ہو جائیگا
 کہ تقرامام تو واجب ہو اور دفع خوف بھی واجب ہو اب اسی غیر معصوم کو تقرر میں اسکا تقرر و علم
 تقرر دونوں واجب ہو گا اور بھی مرا و اجتماع نقیضین ہو ہے فقط۔

ایک سو و لیل ۴۴) امت پر امام کی پوری ہمیشہ (بجراون وقات کے جنگو امام خود
 مستثنیٰ کرے) اور کسی شخص کو خلاف حکم امام کو کچھ کرنا جائز نہیں ہے پس جو شخص ہمیشہ واجب الاتباع
 ہو اور کو تمام امت سے افضل ہو یا ہی ہمیشہ واجب ہو (اسلئے کہ مساوی و در کم رتبہ کی پیروی بر افضل
 جائز نہیں) اب ضرور ہے کہ امام معصوم ہو اور اگر معصوم نہ ہو گا کیس وقت و سکی نافرمانی بھی جائز
 ہوگی اور دوسرے شخص کی اطاعت و سوقت واجب ہوگی (اور سوقت وہ دوسرے شخص امام واجب
 الاتباع ہوگا) لہذا وہ دوسرے شخص و سوقت امام و افضل ہوگا اب امام ہمیشہ امام زمانہ یا جابر
 مرفوعہ و عین کھتا ہوں بجا ترجمہ کا سیکڑا یہاں پر تمام ہوا اور ہو نہ جاتا افسوس
 کہ ایسی ایسی ولیمین چوٹ لکھیں فقط نظر اسی پابندی کہ عام فہم یہ حد و مہر و اہل علم ناظرین
 ضرور کہیدہ خاطر ہو گئے مگر ہم کیا کریں ۷۷ در گلویم سنت پیہرست۔ ہمارے پیہر صلعم و فرمایا
 کَلِمَاتٍ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عَقْلِهِمْ۔ اب ہم دوسرے سیکڑا پورے کا شروع کر کے خدا سے امید رہیں کہ
 اسے بھی پورا کرے بحق محمد و آلہ الطیبین۔

پہلی لیل و سوسیکڑی ۴۵) امام خلیفہ نبی کا ہے قائم مقام نبی کو اور نبی کو خدا و بشیر فزیر کا
 خطاب یا کہ بہشت کی بشارت و سیاہ و اور عذاب و زخ و درتا ہے لہذا امام بھی بشیر و فزیر ہو اور
 روز بایں جب ہی پوری ہونگی جب امام کا قول صحیح و درست ہو مثل قول نبی کہ جو بدن عصمت
 کے ہو نہیں سکتا۔

دوسری دلیل دوسری سیکی کی ہے۔ امام حجت خدا زمین پر کہ تمام موجودات کا سوا اپنی پرستش سے
اور ہر زمانہ میں ہر جگہ ہر حکم میں احکام شرع کو ترجیح کرے لہذا محال ہو کہ امام کسی بات میں خطا کرے
کیونکہ وقت اور کوئی دوسرا آدمی امام کو سوا اسی حکم میں صواب پر ہو ورنہ خطا کا غیر معصوم اور وقت
معصوم کی خطا پر کیا ہو گا یعنی جو شخص خطا کا وہ ہمیشہ صواب رہے وہ ایسی خطا کو ظاہر نہ کیا اور یہ محال ہے
لہذا امام کا معصوم ہونا واجب اور بھی مطلوب ہے۔ اس دلیل کو ہم حصہ سیوم میں پرکھیں گے۔

تیسری دلیل دوسری سیکی کی ہے۔ امام خلیفہ خدا زمین پر (دیکھو دلیل ۴۷) (

اور جو خلیفہ ہو اسکو مقرر کرے خدا کو منظور یہ کہ ہر امر میں حکم حق جاری کرے یعنی ہر قعدہ میں اسکا
حکم صحیح ہو اور ہر فعل اسکا درست ہو اور باطل سے ہمیشہ پرہیز کرے اس لیے احکام الہی کو بخوبی جانتا ہو
چوتھی دلیل دوسری سیکی کی ہے۔ خدا کو گناہگاروں کو حد جاری کرنے اور قصاص لینے کی

اور یہ خوف دلانا محض رائے نہیں بلکہ اسکا واقعہ کرنا بھی مطلوب ہے اور یہ تو اچھا اور بہتر اس لیے ہے کہ
نظام عالم کی بقا بدون خوف اور جاکو محال ہو خود فرما تا ہو ولکم فی القصاص حیوة پر جب ہمارے

حد جاری ہونی ضروری ہو تو کوئی حاکم ہی مقرر کرنا ضروری ہو پھر وہ حاکم اگر وہ بھی گناہ کرے اور پس بھی
حد جاری ہوگی اب مٹا یا قتل کا عذاب عیاں پر کیا رہ سکتا ہے بلکہ دلیل اسکی نظر و عین حقیر ہو جاتا ہے۔

اور اگر گناہ بھی کرے تو احتمال اسکا ضروری کہہ ہی ضروری ہو گا۔ پھر عذاب و اب وی حاکم کا ہو جو
اور گناہ کرے یا اوپر بھی شبہ بھی ہو ورنہ ضروری کے احکام جاری کرے میں خطا کا احتمال دوسرے امام معصوم

پانچویں دلیل و سرسکاری کی ہے۔ یہ غلط فہمی قائم مقام نبی کو ہے جو خدا کی بات متعلقہ کی بجائے
 میں اور نبی کو خدا کی اس غرض سے پہنچا کہ جاہلان امت کو تعلیم کریں اور حکمت کے امور کو بتلائیں
 اور خواہاں کے بد باز رکھیں یہ جو خدا فرماتا ہے **وَالَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيَّاتِ سُلُوكًا مِّنَ الْأَكْبَادِ** کہ
 میں نے انہیں کو لفظ سے مراد نہیں کہ بعض گناہوں سے امت کو بچا بلکہ جملہ اقوام گناہ سے روکے اور اگر نبی
 قائم مقام نبی کا جملہ گناہوں سے پاک ہو گا اور سر کو کیا خاک و کی گاسے قاضی رب باریسند پرستانہ دست
 محتسب کرنے خور و معذور و در دست را۔

دفع شہمہ اگر کسی کو شبہ ہو کہ اتنا کسی نبی و امام سے ایسا کام پورا نہوا کہ امت کو صحیح
 پاک کر دیتا اور اگر کرتا تو ساری امت معصوم ہو جاتی پھر نبی و امام کو تقرر سے فائدہ کیا ہو واجب
 اتودہ گناہ باقی رہی اسکا جواب ہے کہ نبی و امام کا کام یہ ہے کہ امت کو اتودہ گناہ سے روکے
 محفوظ رہے اس کو شمش میں ہی پورا ہو گا جو معصوم ہو پھر جب امام کو شمش پوری کر دی جائے
 نہ مانا یہ ہمارا کام ہے نہ خدا کی ہمارے اور نہ امام مجبور کر سکتا ہے **إِنَّمَا عَلٰی سُلُوكِنَا الْبَلَاغُ** نبی
 امام پر حکم خدا کا پہنچا دینا واجب ہو جس سے مانو نہ مانو اسکا نتیجہ اختیار ہے چہ ہی ہم کو سمجھا جائے
 چہ ہی دلیل سیکر و موم کی ہے امام قائم مقام نبی کو ہے اسکو ضرور کوئی بات خدا کی طرف
 نسبت دیکر سوائے سچ کو غلط نہ کہے اسلئے کہ خدا کی ہمارے نبی کو حکم دیا ہے کہ میں جتنی علی کا
أَقُولُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ سزاوار ہو مجھ پر کہ خدا کی طرف نسبت دیکر بجز سچ بات کو اور کچھ نہ کہوں لہذا

امام پر ہی وہی واجب ہو جیسی پر واجب ہو اور اسکا اطمینان وہی امام سے ہوگا جو معصوم ہو کہ خدا اور ہوا
خدا پر قرائت کرے لہذا امام کا معصوم ہونا واجب ہو۔

ساتویں دلیل سیکڑا دوسرا ۵۹ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ أَلَا يَتَذَكَّرُ

اس آیت میں امور مشتبہہ و مشککہ کا رد کرنا رسول پر اور ولی الامر (امام) پر خدا واجب کیا ہے اور صاف لکھا ہے
کہ جس طرح رسول و نوح و حل کریگا اسی طرح امام بھی کریگا کچھ فرق نہیں ہے۔ پہر اگر رسول و امام جائز
ہو تو امت کے دیگر اشخاص جائز اخطار کی برابر ہو جائیں گے

کیا فائدہ ہوا اور کسی قسم کی ترجیح رسول و امام کو فراوانی پر ہی لہذا رسول و امام دونوں کا معصوم ہونا
ہونا واجب ہو جس طرح اطاعت رسول و ولی الامر خدا و کیاں فرمانی اور
طرح رد امور مشتبہہ و مشککہ حاصل کرنا ایمین بھی رسول و امام کو برابر کر دیا آیت مشتبہہ تھی رہا امام کی امت قیام

میں امام و خلیفہ کو معصوم بنوین۔
اہوین دلیل دوسری سیکڑا طلی ۶۰ امام کا ہادی ہونا ضروری ہوا اور کوئی ہادی غاوی نہیں ہوتا بھی

ضروری ہوا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امام کسی غاوی نہیں ہوتا اب امام کا ہادی ہونا تو اس آیت سے ثابت ہو جاتا ہے
اِنَّهُ يَهْدِيكَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَنَحْنُ نُبَيِّنُكَ لِقَوْمٍ يُفْهِمُونَ لَهَذَا إِمَامٌ هَادٍ وَنَحْنُ نُبَيِّنُكَ لِقَوْمٍ يُفْهِمُونَ

اب یہ بات کہ امام غاوی (مضل) اور گمراہ کرنا والا نہیں ہوا اسکا ثبوت خدا فرماتا ماضل ضالحکم
وہاں تک کہ ہمارے گمراہ کرنے والے کی سیر کو خاص بنو پیر و شمس ہو گا ہاں جو شخص مرہ غاوی

تیری پیروی کریگا اور پھر تسلط ہوگا اب معلوم ہو جو کوئی شیطان کی پیروی کر دے وہ عادی ہو رہا ہے
 یہ بھی ثابت ہوا کہ بندگانِ الہی کی دو قسمیں ہیں ایک قسم تو عادی کی جو تابع شیطان اور دوسری قسم
 مخلصین کی جو پیروی شیطان کی نہ کرے چنانچہ اوکا ذکر دوسری آیت میں ہے شیطان کا قول خدا
 نقل کرتا ہوں لَا غَوْيَهُمْ أَجْمَعِينَ لَا عِبَادَ لَكَ مِنْهُمْ الْمَخْلُصِينَ سب بنی آدم کو میں غوا کروں گا مگر
 تیرے بندہ جو مخلصین میں انکو غوا نہ کروں گا اب ثابت ہو گیا کہ امام مخلصین میں یہ پیر تو ضرور مہموم
 کبھی پیروی شیطان کی نہ کرے گا۔

آپ ہوان سیکڑا اصل کتاب یہاں پر ختم ہو گیا اب بن سیکڑی شروع کرتا ہوں۔

نورین دلسل و سر سیکڑی کی ۱۔ یَا بَنِي آدَمَ مَا يَنْتَعِزُكَ رُسُلُكُمْ يَقْصُرُ عَلَيْكُمْ

اِیَاتِی فَرِیْقَتٌ وَاصْلَحْ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَكَلَّهْمُ یَحْزَنُونَ اے بنی آدم تمہارا پاس ہمارے رسول تو ہیں

اور وہ تمہارے ہم جنس ہیں ہماری آیات کو تم پر ظاہر کرتے ہیں اب جو شخص انکی ہدایت سے دوری و نزدیک

عمل کرے اور پھر کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ انکو کچھ خزن ملال ہوگا اس آیت کی بخوبی ظاہر ہوا کہ نہایت

میں ایسا عادی ضرور ہے کہ آدمی کو بخوبی آوری احکامِ الہی کی بدلتا رہے اگر خلت و سلوک کی پیروی

کریگی بخوفِ عذابِ الہی و ہوگی اور جب اس نام کی پیروی کرے تو الے عذابِ الہی سے بخوف میں پھر وہ

امام تو بالاولیٰ اس صفت کو لائق ہوگا اس لئے کہ پورا تقویٰ و پورا عمل خیر تو اسی سے ہوا ہوگا دوسرے

سنی اس آیت کے جنکو خدا علامہ فرمادیا ہے میں کہ جو رسول یا امام امت تقویٰ پرکا۔ بند ہو کر صلاح پست

وہ بالکل غلاب خدا خوف ہو اور کسی طرح کا حزن اذوہ وہی نہ ہوگا اسلئے کہ خوف کی لفظ مکرہ ہو اور
 نفی کے بعد واقع ہوئی ہو مفید عموم کے ہے یعنی ہر طرح وہ ہادی بخوف ہوگا اور ہر حکم کی بخوفی جب ہی
 ہوگی کہ شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو اور وہی معصوم ہے۔ یہاں کہتا ہوں اس آیت سے اثبات
 امام کی تین چیزیں ہیں اول لفظ تقویٰ اسلئے کہ متقی تو اور بھی ہیں مگر تقی یعنی برائے تقی وہی معصوم
 چنانچہ یہ آیت اگر مکہ عند اللہ تفکروا بعض مفسرین اسنت ہی کہتے ہیں جناب میر کی شان میں
 نازل ہوئی ہو دوم اصلاح یہ عام خاص نبی و امام کا ہے و چونکہ ذکر رسول کا اور آیت خالص سولہ و امام
 سے متعلق ہو لہذا مراد اصلاح سے اصلاح امت یعنی ہدایت ہو میر سے ہر طرح کی بخوفی مقتضی اسکی ہو کہ اعلیٰ کا
 تقویٰ و پوری پوری اصلاح چونکہ نبی و امام کرتا ہو لہذا وہی عام قسم کی بخوفی و بخیرنی کا متقی ہو اور
 پہلا استحقاق و سیکو ہو بلکہ سوا معصوم کو عام طرح کی بخوفی کیسکو نہیں ہو اسلئے کہ جو غیر معصوم ہو اسکو
 کچھ کچھ خوف ضرور ہو چنانچہ فرمایا وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ جہنم و رہے بربری کوئی فعل کیا
 ہو اسکی منراپا ہوگا دوسری جگہ فرمایا يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحَضَّرًا و مَا عَمِلَتْ مِنْ شَرٍّ
 بَرَزَتْ لِيَا مَنَّا تَعْمَلْ خَيْرًا و عمل بد کرنے والے کو لو اپنی اپنی جزا اور منرا کو پانچے یہ دونو آیت غیر معصوم کو حق
 میں رہیں لہذا عام طور کی بخوفی خاص معصوم کو ہے۔

وَلَسْ يَكُنْ فِي سُلْبِكُمُ الْمَرْكُومُ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا يَكِلُفُ نَفْسًا الْاَوْسَعَهَا ۝
 اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ جن لوگوں نے ایمان لایا کرنیک عمل کو رہم کیو تکلیف عمل کی دلی

برداشت و زیادہ نہیں ہے وہی لوگ نیک عمل کرنے والے ہستی میں جو ہمیشہ بہشت میں رہیں گے۔ امام کو خدا
 انہیں لوگوں کو نیک عمل کرنے کی مثال قرار دیا لہذا وہ اعمال خیر ضرور ہو کہ امام خود بھی کرتا رہے اور جب تک لفظ
 الصالحات جمع ہوا اور لام متغراق کا اس پر دخل ہو لہذا تمام صالحات مراد ہیں تمام نیک اعمال
 معصوم اور کون کر سکتا ہے اور ایمان کامل و تمام نیکو کاری ترک معاصی کو مستلزم ہوا وہی صفت
 معصوم کی ہو لہذا سب زیادہ مستحق اس آیت کا معصوم ہیں کھتا ہوں یہ جملہ معترضہ ہوں
 آیت میں جو وارد ہو کہ برداشت و زیادہ ہم کیسے کو تکلیف نہیں دیتی جملہ مسائل و حالات کرتا ہو کہ ایمان
 مومنین و ربجا اور اعمال خیر کو درجہ مختلف میں جسکی جہت پر وہ اعلم اور عمل کی ہو اس قدر اور وہ
 خدا کی طرف سے ہو۔ اسی کو بھی بندہ میں جو ایمان اعلیٰ و درجہ پر اور نیکو کاری میں پور ہو تو میں لہذا
 سب زیادہ مصداق اس آیت کو وہی لوگ ہیں معصوم۔

وَلَسَّ كَيْفَ يَكُونُ وَسَرَّ كَيْفَ يَكُونُ ﴿١٠﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنَا لَهُدَا وَمَا كُنَّا نَعْتَدُ
 لَا أَن هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَعَلْتَ رُسُلًا مِّنَّا يَكُونُ خَدَا أَوْ شَايَانِ جَوْسِ نَحْنُ كَمَا يَكُونُ جِي بَدَا
 کی اور کچھ ہی ہدایت یافتہ نہ ہوا اگر خدا ہو ہدایت کرتا اس طرح کہ رسول ہمارے پروردگار کو بھی ہدایت لکرا
 اوپر جو چند مقام پر ثابت کر دیا ہو کہ سچی ہدایت بدن معصوم کو ہونہیں سکتی یعنی سچی ہدایت کو ہوا
 معصوم لازم ہے ہر چہ کچھ سچی ہدایت کا یہ لوگ قرار کر نیے کہ ہر چکی لہذا جو لازم ہو یعنی ہادی معصوم
 ضرور ہوا یعنی امام معصوم ثابت ہوا۔

ولے یوں اس کی وسیر کی ہے امام سبب محبت خدا کا اور جو شخص گناہگار ہو وہ اس کی پیری کی محبت
 الہی کا سبب نہیں ہو سکتی اب نتیجہ یہ ہوا کہ گناہگار نہیں ہو سکتا اور وہ سبب معصوم کہتے ہیں اٹھنا امام و معصوم
 اب ثابت اسکا کہ امام محبت خدا کا سبب اس کی ولے ہو کہ امام کی پیری برائے پیری کی پیری و بطرت والی امام کی
 کی پیری خدا کی محبت لازم کرتی جیسا فرمایا فَاَتَّبِعُوا نَحْبَیْکُمْ اللہ میری پیری کرو خدا تم کو دوست رکھے گا
 لہذا امام کی پیری بھی محبت خدا کی موجب۔ اب یہ بات کہ گناہگار کی پیری خدا کی محبت
 خدا فرماتا واللہ لا یحب المظالمین خدا ظالم کو دوست نہیں کہتا اور گناہ کا ضرور معدی ظالم
 میں کہتا ہوں گناہگار کی پیری گناہ میں ضرور حرام و ناجائز ہو۔ پہلوئے محبت خدا ہو سکتی ہو اور غیر گناہ
 یعنی جسکا گناہ ہو یا نہ ہو ناشکو ہوا وہ میں اس کی پیری کو بھی خوشنودی خدا شکوک ہو یہ بھی موجب خدا
 بالیقین ہوگی۔ اب ہی وہ افعال جو یقیناً گناہ نہیں ہیں وہ یقیناً گناہ نہیں کیا علم ہو معصوم کو فرمایا ہوتا
 اور میں سر و گناہگار کی پیری بلکہ قول معصوم کی لہذا موجب خدا سر پر کر رہی پیری معصوم کی ہی ہو
 ولے یوں اس کی وسیر کی ہے ۱۲ وَمَنْ یَعِیْنِ اللہ ۱۱ وَیَعِیْزْہُ ۱۲ یَخْلُہُ فَاَرَا لَدِیْہِ مَا لَہُ عَذَابُہِمْ
 جو شخص خدا کی نافرمانی کرے وہ ضرور مقرر کردہ خدا تجاوز کرے (کمی عشی) اسکو خدا دوزخ میں الیک اہلک
 ہو گیا اور اس کے واسطے عذاب جاری کر دیا اب ہم کہتے ہیں ایک غیر معصوم کو اس صفت بد معصوم ہونا
 اسلئے کہ وہ معصوم نہیں ہوا اور امام وہ ہو جو بالفرض ایسی صفت کو معصوم نہیں ہو سکتا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم ہونا
 امام نہ ہوگا۔ امام کا ایسی صفت بد معصوم ہونا کیون ضروری اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کی طرف رجوع کرنا بضر

پیری کو جب رضوی اور شخص عامی و متعدی حد و اسی کا پر وہ ظالم اور ظالم کی طرف جمع کرنا کر
جائز نہیں کہ خدا فرماتا ولا تکرہوا الی الذین ظلموا ظالمو طرف جمع کرنا ثابت ہو گیا کہ غیر معصوم امام
الکون (اتباع) نہیں ہو سکتا۔

چوبیسویں سورت سیکری ۱۳ ۱۳ وجعلناهم ائمة یقتدون بآمرنا وایضا الیہم فعل

الخیرات اقام الصلوة وایتاء الزکوۃ وکافوا لنا علیہم ہمہ او نحو ایسا امام و پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم کی

کرتائیں اور نیک اعمال کریں اور نیکو بذریعہ وحی (یعنی عام) تسلیم اور نیکو کداری اور زکوۃ کو ادا

کی اور ہماری عبادت کو وہ لوگ بند ہو۔ اس آیت کو معلوم ہوا کہ امام کی (۱۲) صفات میں (۱) خدا

اور کو امام بنایا است کو بناؤ ہوئے نہیں ہیں (۲) خدا کو حکم کی ہدایت کرتی ہیں دن کو نیکو حکم کی ہدایت

(۳) ہدایت حکم خدا کی ہوتی ہو مراد یہ ہے کہ جس امر کا حکم خدا دیتا ہے وہی حکم کو اسی کی ہدایت کرتی

اور جس چیز سے منع کرتی ہیں وہی خدا کی بھی ہے اور ہوتا اور کوئی قوی نہیں ہے کہ وہاں حکم خدا کو (۴) خیرات

یعنی امور خیر کو کرتی ہیں نماز گزار ہیں زکوۃ ادا کرتی ہیں اور جمیع عباد کی بجا آور کے پابند ہیں

ان صفات کا مجموعہ معصوم کو کون ہو سکتا ہو اور خدا جب کو امام بنایا ہے اور ظالم و متعدی

خدا کو کو امام بنا سکتا ہے تو امت کا بڑا یا ہوا ہوتا ہو سکتا ہے۔

پندرہویں سورت سیکری ۱۵ ۱۵ ولا تجادل الذین یخاندون انفسہم نہ جبکہ اگر تم

اور لوگوں جو حق میں خیانت کرتی ہیں۔ جو غیر معصوم ہو اور میں اس غمراہی کا ہونا ممکن ہو اور امام

ہر طرح اس خرابی کا ہونا یا چاہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اس کو قول و فعل پر طہیان ہو گا اور

اس کی پیروی کرنے میں خطا سوا مان ہو بلکہ خوف معصیت غالب ہو گا لہذا اس کو تقریر و جو فائدہ مطلوب ہے

فوت ہو جائیگا (سورہ یونس اور سیکری) ﴿۱۶﴾ اذِثْبِتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ

وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَفْعَلُونَ خَبِيرًا اَنْتُمْ هَؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْ مَنْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ كَيْدٌ لَا جِسْمَتْ اَبَتِ مَا ظَهِرَ لَوْ مِنْ وِسْخٍ كَوْجِبَا كَهْنَانِيَّة

ہمیں ہر اور خدا کا علم اور کمال پر محیط آگاہ ہو جاوے یہی لوگ ہیں جو تمہارے امور زندگی میں جھگڑا کرتے

اب و قیامت خدا کو ان کی فطرت سے لڑیگا اور کون و پیرو کیل ہو۔ یہ صفا بھی بدی کو اور غیر معصوم

میں جو کہیں اور امام میں کسی ان کا ہونا ممکن نہیں لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

وَلَقَدْ سَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ بِرَبِّكَ ﴿۱۷﴾ اَمَّا الَّذِي تَسْتَكْفِرُ وَافْعَلْ بِهِمْ اللَّهُ عَزَّابًا

اَلْاِنَّمَا لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَاِلٰهًا وَاَلٰهًا اَصْغَرَ اِجْنَ لَوْ كُنْ اٰيَاتِ خَدٰى اٰمَنَتِ كِى وَاَعْرُوْ كِى

غدا بے زماں میں خدا پیدا کرے گا اور نہ پائے گا کوئی و نہ اس کو خدا کو کوئی ولی و مددگار غیر معصوم

صفات ہو سکتی ہیں اور امام میں کسی ان کا ہونا ممکن نہیں لہذا غیر معصوم امام ہو گا۔

کھتا ہو میں ان پذیر ہوں دلیل تو لغات (۱) مکر ہو اور ایسے مکررات آئندہ اور بھی آئیں گے مگر غرض کاری ہے

کہ جہد سے اخلاق و عادات کو خدا ذکر کرتا ہے امام کا اور سب سے بری ہونا واجب ہے چونکہ ہر

عادات اور افعال جو قرآن مجید میں مخصوص ہیں اور خدا او کو جدا جدا ذکر فرمایا ہو اس کا سبب یہ ہے کہ امام

بسم اللہ

ہی خلاق بدو اعمال خراب خداوند فرمایا اور تفصیل ہو گئی۔ لہذا ہر ایک کو اپنے قرآن اپنے آپ پر
 آیات کو تفصیل میں اعمال بد کی میں لکھیں و رکھیں کہ امام میں اس صفت کا ہونا چاہیے اور جو خرابی
 فعل بد کو ہو یا وہام میں لازم آتی ہو اسکو بھی لکھیں اسلئے کہ خرابی ہر ایک صفت بد کی جدا جدا ہو
 نہیں ہے یہی سبب قبیحی ہو کہ علامہ نے اس تکرار کو ضروری سمجھا طول و پیا پر جو کچھ حضرت نے فرمایا
 بد واضح ہو اور کو نہیں لکھا اور چونکہ اب مور کو نتائج واضح تھے اور انکی تصریح بھی کر دی تھی کتاب کو
 پر لکھ سوجنا لازم ہو نہ سمجھنا کہ تکرار بیفائدہ ہے۔

اٹھارویں سورت سیکھیں ۱۸۔ **یَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ
 قُرْآنًا مُبِينًا** اگر وہ مروان تہاری طرف روشن لیل تمہارے پروردگار کی طرف سے اچلی اور عس و نور میں ظاہر
 کھلا ہوا پیر تارا۔ مراد اس قرآن ہو و قرآن میں تشابہ و مجاز ہے جو حکمی تاویل کو خدا اولیٰ عالم
 سیکھنے کا حکم دیا ہوا ہے ہی ولی العلم میں قرآن ہو گئے حکمی تاویل و تفسیر میں مطر کا شہ
 شک نہوا اور وہی معصوم ہے۔

اونیسویں سورت سیکھیں ۱۹۔ **لَمَّا يَرْزُقُ الْغُلَامَ عَلَى كَهْفِهِمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرْجِ خَدْوَاهُمْ**
 تقویٰ اور پرہیزگار کا حکم دیا اور احتیاء کرنا اور اس فعل کا جو موجب طاعت و بچاؤ و اسحیت ہو یقیناً
 اور جب کسی امر میں شبہ پیدا ہو کہ حرام ہو اس کے اجتناب کریں و جس کتاب میں احکام نازل فرماوے
 مجمل ہو و بعض جگہ تاویل طلب ہو اب اگر امام قرآن کی تفصیل و تاویل کرے تو لا غیر سے امام کی طاعت

واجب ہو جس طرح عظیم واقع ہوگا اس لئے کہ اس کے قول پر یقین ہو نہیں سکتا لہذا پورا تقویٰ حاصل ہوگا اور جو
خدا نے جس طرح کو دین بالکل اڑھا دیا وہی کا بھی اعلان فرما دیا۔ چونکہ امام غیر معصوم کو تقرر جس طرح عظیم لازم آتا
اور اس کو خدا اڑھا دیا لہذا امام غیر معصوم جو ملزوم ہے وہ بھی اسی آیت سے ثابت کیا۔

یسوین و سیکری ۲۰ وَلٰكِنْ يُّؤْتِيْكَ يٰطَهْرُكُمْ وَلِيْتُمْ نِعْمَةً عَلَيْهِمْ وَلَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُوْنَ مگر خدا کا یہی ارادہ ہے کہ تم کو پاک صاف کر دے اور اپنی نعمت کو تم پر پوری آویزاں کر دے شاید تم شکر گزار بنو

تہم پر مکلفین کے برے کاموں اور حرام افعال سے بدون تقرر امام معصوم نہیں ہو سکتی جس کو قول پر یقین ہو

اور تمام نعمت یعنی نجات اخروی کا حاصل بنو یہی بجا آوری طاعات و ترک محرمات پر جو ہر پیر و حکام کا

بیان کرنا ہے اور ان میں خطا اور عیب کا شبہ نہ ہونا یعنی احکام الہی کا صحیح طور پر سمجھنا اور صحیح اور صحیح اور

بیان کرنا یہی امام معصوم ہی کا کام ہے لہذا اس کا معصوم ہونا واجب ہے۔

ایسوین و سیکری ۲۱ فَيَمَّا نَقَضْتُمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ

قَاسِيَةً يُحَرِّفْنَ اَلْکَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اِسْ ایت میں میں امر شیعہ ذکر ہو

یعنی عہد و پیمان خدا کو توڑ دیا لہذا خدا انہیں جہنم سے دور کر دیا (لعنت ہو بھی مراد) اور ان کو دل کو سخت

یا بیرحم کر دیا کہ کلام الہی کی تحریف کر دیں اور جس اور نصیب کی اور کو یاد دہی کی گئی تھی (دنیا یا آخرت میں)

اور وہ ہول گناہ کی جو جو غیر معصوم ہو ممکن ہے کہ ان صفات میں سے کسی کو معصوم ہو چنانچہ انہیں غیر معصوم کی خبر

خدا کرنا ہو اور معصوم ان صفات سے معصوم ہونا محال لہذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے تاکہ ان خراب افعال کا

گمان و سہم نہ ہو۔ یہ دلیل بھی مکرر ہو کر وہی فائدہ کی غرض سے دہرایا گیا ہے۔

باب سومین در سر سیکری کی ۲۲ لَا تَخْزَنُكَ الذِّنِّیَّاتُ عَنِ الْكَفْرِ الْقَوْلُ وَالْأَعْمَالُ

مکمل رسول و نجات دہن لوگ جو کافر نہیں جلدی کرتے ہیں تا خدا و خداوند را کفر و مراد یعنی یا کفران

وغیرہ شبہ ہو سکتا ہو یا در قسم کی بدکرداری ہو اور وہی لوگ اس کو صوم ہو یا در جو کفر و

نہوں و امام کا ایسا فعال کا کرنا محال لہذا امام معصوم ہے۔

باب سومین در سر سیکری کی ۲۳ وَمَنْ يُدْرِ اللَّهَ فِتْنَتَهُ لَا قَوْلَ لِلشُّعْطِ اسْمُ تَبِیْہِ

جدید قسم گناہ ہونے کی بیان فرمائے جس کے غیر معصوم ہو ہو سکتا ہو۔ کاف کے معنی حرام خواہ ناجائز تجارت

اور پیشہ کو کہیں اور غیر معصوم پر دیکھ کر اس کو کفر کا شبہ ہو سکتا ہو اولاً تو گناہ کو معصوم نہیں دیکھتا

اور حرام کے احکام کا پورا عالم نہیں لہذا قابل مامت کو ہو گا اور معصوم کو تو طرہ سے اس کا مصداق

نہیں ہو سکتا لہذا وہی امام برحق ہے۔

باب سومین در سر سیکری کی ۲۴ لَا تَعْتَدُوا اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ظَلَمَ نَكَرَ وَ خَدَا ظَالِمُو

دوست نہیں کہتا ہے۔ یہ دلیل مکرر چلی ہو چکی ہے تا پھر فائدہ جدید یہ کہ المعتدین پر الف لام تنقیر

کا ہو جو عموم کو مفید یعنی کسی قسم کا ظلم ہو سب کو خدا دوست نہیں کہتا ہے پر چونکہ دوست نہ کہنا یہ خالص

صفت ہے نہ اس کا بھی واجب نہ مثل صفات ایجابیہ کو جس پر کہ علم کلام میں ثبوت کیا گیا ہو اور غیر معصوم

کا ظلم ہونا بھی اور پر چند قسم ثبوت ہو چکا لہذا امام جو محبوب ہے وہ بھی مقتدی و ظالم ہو نہیں سکتا

پچیسویں باب دیکھو ۲۷۔ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا كَوْنُ شَيْءٍ يَدْعُوهُ
ظالم و آدمی جو خدا پر افتراء کذب کرے غیر معصوم اگر فاسق ہو وہ تو عداہی قرا کر سکتا اور کتنا
ہے اور اگر بظاہر فاسق نہیں ہو مگر جاہل مسائل اور احکام الہی و ضروری و جاہل حکم عام میں جو عدا
خلاف حکم خدا کرے اور جہالت کر نہیں کوئی فرق نہیں ہے بجز چند مسائل کو جو دشمنی میں غیر معصوم عدا کرے
جہالت و دو طرح منقری ہو سکتا ہو اور معصوم کسی طرح جو خدا پر افتراء کذب نہیں کرتا لہذا غیر معصوم

امام ہو گا اور یہی مراد ہے۔

چہیسویں باب دیکھو ۲۸۔ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ يَجْهَلُونَ یعنی اکثر آدمی نہیں جو جاہل ہیں
اور جو غیر معصوم ہیں جسے احکام الہی و جاہل ضروری اور امام کوئی ایسا نہیں جو احکام الہی و جاہل ہو
کہ اس کا تقرر اسی غرض سے ہوا کہ جہالت کو امت سے دور کر دے لہذا غیر معصوم کہی امام نہیں ہو سکتا
تسالیسویں باب دیکھو ۲۹۔ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ خُرْقَ الْقَوْلِ غُفْرًا۔
بعض انہیں سے بعض کو بتاتا ہے جوئی باتیں سناتے ہیں فریب نبی کی غرض سے اور وہی جہالت اور کفر

امام حق ایسے فریب سے موصوف نہیں ہو سکتا لہذا غیر معصوم امام ہو گا۔

اٹھالیسویں باب دیکھو ۳۰۔ وَإِنَّ كَثِيرًا لِّيَضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بَت سَوَاطِلُ
میں جو اپنی خواہشوں سے عام لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو غیر معصوم میں راہِ مروت
جاہل ہیں جن کا ہلکا عدا یا جہالت ہوتا ہے اور امام کا تقرر ضلالت کو دور کرنے کی واسطے ہے غیر معصوم امام

اوتیسویں سورت کی ۳۲

عالم بظالموں کا۔ زیادہ عالم ہو یہ غرض ہو کہ ظلم خفی و ظلم ظاہری سب کو جانتا اور پونہد و پرا
کر ہونیکا کہی را وہ نہیں کرتا ہے ورام غیر معصوم کا ظلم ظاہری اور پوشیدہ دونوں ممکن ہوا
غیر معصوم کہی نام نہوگا۔

یسوین و سیکری کی ۳۳۳

جو لوگ گناہ کو حاصل کرتے ہیں (یعنی گناہ کرتے ہیں) قریب ہے کہ اس کی جزا پائیں بسبب افترا کرنے کے۔۔۔۔۔

اس آیت کا مصداق غیر معصوم و معصوم کہی جیسا نہیں ہو سکتا لہذا غیر معصوم نام کہی نہیں ہوگا۔

اقتیسوین کی سرسیر کی سیب کی

شَهِيدِ بَیْمَاكَانُوا یُنْکَرُونَ قَرِیبٌ یُنْجُو مَجْرِمِینَ کُلِّ ذَلَّتْ اَوْرَسُوْا لَی خَدِیْطُ فِیْ سُوْرَةِ غَدَابَہٗ یَدْعُوْنَ اَنْ یُّنْکَرُ

کرنیکے انکو نصیب ہو گا امام معصوم کو کبھی خدا ذلیل نہیں کرتا ہے اور نہ وہ ہادی مکر اور فریب کردہ زمین

غیر معصوم و ممکن ہو کہ فریب ہی کرے اور ٹیل ہی ہو لہذا وہ امام نہیں ہو سکتا۔

بیسویں دن سرسبز کی ۳۵۰ اِنَّهٗ لَا يَفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ ظالم کو کبھی فلاح اور شادی

نہوگی اور نام ہمیشہ فلاح اور رستگاری میں ہو پھر جو کچھ غیر معصوم ظالم ہو جیسا کہ گذر الخداوند نام ہے

سینیسوین کی دوسری سیکڑ کی ۳۷۹

غیر معصوم کی طرف ہو یعنی یہ لوگ فقط ظن کی سہروی کرتے ہیں اور جو کچھ غلطی میں شخص گمان و ظن پر

بنکر کے یا اینکه محض کذب و روغ ہوتا اور امام معصوم وہی ہو کہ اسکی ہر ایک قول و فعل کی بناء
ہو اور جو کچھ کھوسح ہو لہذا غیر معصوم امام نہ ہوگا۔

چوتھیں سوین **۱۰** سر سیکڑ کی **۳۷** وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ بِدَکَامِ حَسْبِیْ بَرِّئَ لَیَّ طَاهِرٌ خَوَہ

پوشیدہ اسکی پاس بجائے غیر معصوم و ظاہری اور باطنی فواحش کا صدور ہر وقت جائز ہو چرب
اس صنف ممکن کا واقع ہونا ہی ہو جائے وہ شخص عاقل نہ ہوگا اور غیر عاقل کی پیروی محض بتقلید
اور امام کا تقریباً ہی کر دے کوئی اور ہو جائے جسکو غیر معصوم خود کر رہا اب و کیونکہ امام ہو سکتا ہے اور اگر

غیر معصوم و عدا یہاں فعل واقع بھی ہو تو سہوا خواہ بنظر جہالت کون و سکور و کسکتا ہو۔
پہلیں سوین **۱۱** سر سیکڑ کی **۳۸** فَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا جَعَلْتُ کَھُو تَوَعْدُ انصاف

غیر معصوم پابندی عدل و انصاف کا قول و فعل میں یقینی نہیں ہو اور امام جب کبھی کا ضروری یا
عدل و انصاف ہوگا لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا اسلئے کہ حکیم ہوا کہ ہمیشہ عدل کو پابند ہو
چوتھیں سوین **۱۲** سر سیکڑ کی **۳۹** فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ بِآيَاتِ اللَّهِ کون یا وہ ظالم

اوس شخص سے جو آیات الہی کی تکذیب کرے یا ایسے آیات الہی کو غلط سلط بیان کرے یا آیات بنا کر انکو
خدا کی طرف منسوب کرے یہ مذمت بھی غیر معصوم کی ہے اور اس عیب سے پورا پاک صاف ہی ہو سکتا
ہو معصوم ہو۔ چہرے تک ہو یقین کسی پر اس عیب سے پاک ہو سکتا نہ ہو ضرور اسکی پیروی خطرناک
لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

سینیسوین لکڑی کی ۹۰ قل انتی هدا فی الصراط مستقیم دینا قہ

کہدوائے محمد صلعم کہ مجھے میری پروردگار فرمائی ہے اور کھلائی ہے اور دین کی جو ستار ہے
مراد صراط مستقیم جو جملہ اقوال و افعال و جملہ ترک کرنا اور اسوئہ یعنی گناہان و غیرہ اور برائیاں
سبکی ہدایت ہو اور یہی مطلوب عصمت ہے اور نام قائم مقام نبی کریم ﷺ ہے لہذا یہ صفا و صیرن بھی ضرور
ہونے چاہئیں تاکہ مراد صراط نام سے جو ہے پوری ہو جائے۔

۹۱ سینیسوین لکڑی کی ۹۰ وَمَنْ خَفِيَ مَوَازِينَهُ فَاُولَٰئِكَ الَّذِي خَسِرُوا

انفسہم بما كانوا یاتینا یظلمون یہ لوگ ہیں جو نام نہ اعمال سبک کر کے کہتے ہیں اچھو
زیان کاری میں الا سوچو کہ ہماری آیات و ظلم کرتے تھے یعنی کی کرتے تھے آیات کی شان میں
خواہ وہ کی تبلیغ میں ظالم ہو جو غیر معصوم ہو اس سے ظلم کا صدور ممکن ہو اور کسی ظالم کو ایسا ظلم
ہو نہیں سکتا لہذا غیر معصوم ظالم ہو گا۔

۹۲ سینیسوین لکڑی کی ۹۰ یابنی آدم لا یفتنکم الشیطان کما

اخرج ابونیکم من الجنة اے اولاد آدم دیکھو تمکو شیطان فریب و جسطرح مہربان
کو فریب و بھڑکھشت سے نکلوا یا ہو۔ مراد یہ ہے کہ تمکو گناہوں میں مبتلا کر کے ہستی ہو سکرے۔

چونکہ ہر ایک غیر معصوم پر تسلط شیطان کا اشتباہ ممکن ہو اور اسے جو وہ وہ ورنہ کا سر وار ہو سکتا

۹۳ سینیسوین لکڑی کی ۹۰ اِنَّهُمْ لَخُلَدُ الشَّیَاطِیْنِ وَلِیَا عَمَلٍ ذَٰلِکَ

وَيَحْسَبُونَ أَنَّ اللَّهَ مُتَعَدِّلٌ فِيهِ وَهُوَ لَوْ كَانَ مِنْ جَهَنَّمَ لَظَنَّ الشَّيَاطِينُ أَنَّهُ يَأْتِيهِمْ بِرِيسَةٍ
 خُذْكَوْهُمُورُكَ وَرُكْحَانُ الْخَايَةِ كَاسِ بَدْرٍ وَرِي مَن وَهْدَيْتَ يَاقْتَمُ مَن لَعْنِي بَاوُجُوْكَ مَرَاهُ نُوْكَوْكَ
 رَاةَ رَاةٍ بِرِجْمَةٍ مِّنْ رِّجْمٍ وَرِي صِفَتٍ بِرِي غَيْرِ مَعْصُومٍ كِي هُوَ وَرُكْحَانُ بَحْلِي رِيَا هُوَ حَكَوْكَ وَاقِعَ نُوْكَوْكَ
 سُوْكَوْكَ بِرِجْمَةٍ مِّنْ رِّجْمٍ وَرَامَا مَعْصُومٍ وَرَامَا خُرْبِيَّاتٍ وَرُكْحِيَّاتٍ كَاوُشِيَّاتٍ مِّنْ رُّكْحَانُ وَرِي كِي جَنَّةٍ
 اُمُورٍ مِّنْ سَبْ جَانَتَا هُوَ كَبِي وَاقِعَ رُوْكَوْكَ مَن مِّنْ آسَكْتَا هُوَ لُحْدَاوِيَّ اُمَامٍ هُوَ -

اَلْحَالِيسُوْنِ لِيُوْكَوْكَ رِي كِي ۲۶ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رِيَّ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
 بَطْنٌ وَّالَا نَمَّ وَاَلْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تَشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلٰى اللّٰهِ
 مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اِسْمِ مِّنْ خُدَاوِيَّ اُمَامٍ مَّوْرَكَوْكَ فَرَمَا يَا هُوَ اُمَامٍ مَّوْمِيَّ اُمَامٍ مَّهْتَدِيَّ مَّوْمِيَّ
 مِّنْ كَحْدَوْتَمُ وَاُمَامٍ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ
 ظَاهِرِيَّ اُوْرُوشِيْدَه وَاُمَامٍ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ
 كُوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ

يَا نَسْبَتَ رِيَا خُدَاوِيَّ اُوْمَامٍ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ
 مِّنْ سَبْكَوْكَ وَاقِعَ هُوَ اُمَامٍ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ
 اُوْمَامٍ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ
 هُوَ وَرَنَدَاوِيَّ رَجَدَاوِيَّ كُوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ مَّوْمِيَّ

مقرر ہونا ہرگز نیا ہو بلکہ امام وہی ہے جو معصوم ہو اور وہی کسی امر کا امور مذکور آیت و شنبہ
 بیالیسویں **وَلَسْیَكُنْ مِنْكُمْ رِجَالٌ مُّسِيكِرُونَ** ۹۴ ہر ایک غیر معصوم تمام خبیات احکام الہی کو ہرگز نہیں
 جانتا بلکہ بعض احکام کو بذریعہ اجتہاد ظنی کو معلوم کرتا ہے (مگر وہی مشکوک) اور امام معصوم کل خبیات
 احکام کو بطور یقین کو جانتا ہے اور اجتہاد کرنا اور حکم ورنہ خدا احکام کو بدن علم ظنی کو کہیگا اور اہل
 اوس گروہ میں ہوگا جسکی مذمت خدا کی ہو ہر وہ کسی پر وہی کتب نبوی کی لفظ امام وہی ہے جو معصوم ہو۔
 بیستالیسویں **وَلَسْیَكُنْ مِنْكُمْ رِجَالٌ مُّسِيكِرُونَ** ۹۵ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلٰی الظّٰلِمِیْنَ خدا کی رحمت
 ظالمین کو دور کی۔ اوپر چند مقام پر ثابت کر دیا کہ غیر معصوم ظالم ہو اور ظالم پر لعنت وارد ہوئی
 اور امام معصوم مورد رحمت خدا لفظ امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

چوالیسویں **وَلَسْیَكُنْ مِنْكُمْ رِجَالٌ مُّسِيكِرُونَ** ۹۶ **حَتّٰی ذَا الَّذِیْ كُوْفِیْہَا جَمِیْعًا قَالَتْ اَوَلَمْ یَكُنْ خَیْرًا لَّہُمْ**
 رَبَّنَا هَؤُلَاءِ اَضَلُّوْنَا۔ تا اینکه جب اول و س گروہ آخری و ہجری کا اب گروہ اول آخری گروہ و کھینکا
 پرور و گار اہمی میں وہ لوگ جنہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا انکو ونا ونا عذاب و خدا کھینکا سبکو ونا ہی
 عذاب ملیگا مگر انکو معلوم نہیں ہے۔ یہ آیت ہادی غیر معصوم کی شان بروز شہر بیان کر رہی ہے
 اب جو شخص غیر معصوم تھا اور امام اور پیشوا می خلق بنکر اوسو خلق خدا کو گمراہ کیا ہو وہی اس آیت کا
 مصداق ہو۔ اور امام معصوم کہی گمراہ نہیں کرتا ہے لہذا وہی امام ہے جو معصوم ہے۔

بیستالیسویں **وَلَسْیَكُنْ مِنْكُمْ رِجَالٌ مُّسِيكِرُونَ** ۹۷ **وَلَسْیَكُنْ مِنْكُمْ رِجَالٌ مُّسِيكِرُونَ** ۹۸ یہ وہی اس آیت میں خدا نے اوس لوگوں کا عذاب

قبول فرمایا اظہار کرو یا جنہوں نے براہ خطا کار کو پیشوایا امام کی پیروی اور تقلید کی تھی اور یہ بھی
 بخوبی معلوم جو کوئی کیسی پیروی کرتا ہے فقط ایک شبہ کی وجہ سے کرتا ہے مراد یہ کہ مقلد کو اوٹن شوا
 کے پیشوایوں کا گمان ہو کر تب وہ کی پیروی پر آمادہ کرتا ہے۔ اب جو امام غیر معصوم ہو اور کسی پر
 یمن بھی شبہ ضرور ہو یعنی گمراہ کر دینا اس سے کچھ بعید نہیں ہو عداخواہ ہوا یا براہ جہالت یا
 ضرور ہو اسی امام کی پیروی کی جائے جسکی امامت پر یقین ہو اور وہی امام معصوم ہو دوسرا کوئی
 نہیں ہو جسکے امام اور ہادی برحق ہو یا یقین ہو۔

چہا الیسوین و کسری کی ۵۲ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ
 الْحَيَاةِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ بہشت میں داخل نہ ہو گے جب تک کہ اونٹ سوئی کو ناکہ میں سما جائے
 اور اس طرح ہم کل مجرمین کو جزا دیں گے۔ مطلب یہ کہ جیسا اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں دانا محال ہے
 ایسا ہی ان لوگوں کا بہشت میں جانا محال ہے۔ میں کہتا ہوں چونکہ تمام مجرمین کا یہی حال خدا نے
 فرمایا ہے لہذا یہ مثال محال مطلق کی نہیں بلکہ سطح خدا کو قدرت ہے کہ سوئی کے ناکہ کو اتنا بڑا
 کر دے کہ اونٹ اور عین سما جائے اونٹ کو اتنا چھوٹا کر دے کہ ناکہ میں دے اور اس طرح مجرمین کو بعد جہنم
 اور کتاب و وعدہ الہی کو تو اعدا کر دے کہ خدا کو اختیار ہے انکو داخل بہشت کرنا اور نہ کرنا
 پر جو کچھ امام معصوم ضرور ہستی ہو اور ہر ایک غیر معصوم پر شبہ عدم دخول بہشت کا ہے لہذا امام
 ہے جو یقیناً جنتی ہو اور اس آیت کا مصداق ہو سکے۔

سینا لیسوین دوسری کی ۵۳ **وَلَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ**

خدا یہ حکم ہمراہ ظالمین کے لئے کرنا چونکہ ہر ایک موم (پروا) پر امام کا جملہ افعال و اقوال میں
اور اس کے ہمراہ رہنے کی بدل خوشی نیا اور آخرت میں کرتا ہے اور اس کے بعد ہونیکا آخرت میں

خواستگار نہ ہوگا اور اس آیت سے ظاہر ہوا کہ ظالمین کی ہماری آدمی بننا ہوگا لہذا ثابت ہو

امام ظالم ہرگز نہیں ہو سکتا اور جو غیر معصوم وہ ظالم ہو لہذا امام ہی جو غیر معصوم نہ ہو یعنی معصوم

ارتا لیسوین دوسری کی ۵۴ **وَلَا تَقْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا**

زمین میں فساد برپا نہ کرو بعد از انکہ اصلاح اہل زمین کی (رسول کے آئیے) ہو چکی ہو۔ فساد برپا

کرنا یہی ہے کہ امت کا ضلال کرین احکام خدا میں تغیر تبدیل کروین کیلئے امام و علی امام کا ہے جو غیر معصوم

ہے جیسا کہ ہو چکا۔ لہذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

پچاسوین دوسری کی ۵۵ **وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدَت**

ہر ایک راہی سیدھی چسکی نسبت نگو وعدہ دیا جائے ہر جا و مراد یہ ہے کہ سرطیم پر قائم

اور جو غیر معصوم ہو براہ خطا گاری ہو کہو ایسے خراب ہوں گے کہ وعدہ نجات کر سکتا ہو لہذا اسکی

کو آیت منع کرتی ہے پس وہ وہی ٹھیک ہے جسکو امام معصوم بتلاتا لہذا امام کا معصوم ہونا ضرور

پچاسوین دوسری کی ۵۶ **وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ لَمَنِعُوا وَأَتَقُوا الْفِتْنَةَ**

برکات قرآن السماء والارض اگر اہل قریہ و دیہاتی لوگ ایمان لاتے اور پرہیزگار نہ ہوتے ضرور ہم

دروازہ ہا برکات زمین و آسمان کے کھول دیو۔ اور پر خد مقام پر ثابت ہو چکا ہو کہ تقویٰ بدون
 ہادی معصوم کو پورا نہیں ہوتا ہو اور تقرر معصوم یہ فعل خدا کا ہو (وہ جو حصہ اول کی ۶۰
 دلیلوں کو خدا اپنے لطف سے معصوم کو مقرر کرتا ہو اس لئے کہ معصوم ہونیکا علم کسی شے کو سوا خدا
 نہیں ہو۔ اب دیکھو کہ تقویٰ پر تو بلکہ خدا رغبت دلاتا جیسا کہ اس آیت میں ہو اور دیگر آیات میں۔
 اور تقویٰ بدون تقرر معصوم کو جیسا کہ مطلوب الہی ہو ہرگز ہو نہیں سکتا۔ پہلے خدا ہادی معصوم
 نبی و امام مقرر کرے تو یہ ترغیب و ترہیں محض عبث اور بیکار ہوگی اس لئے کہ جسکو سبب تقویٰ
 پیدا ہوتا امام معصوم اسکو ہم نہ شناخت کر سکتے ہیں اور نہ مقرر کر سکتے ہیں اور فعل عبث
 خدا برمی اور برتر ہے لہذا امام معصوم کا تقرر واجب ہوا
 اکا و نوین یلک و کر سیکری کی ۵۴ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَیِّنٍ بِمَا كَانُوا
 یَفْسُقُونَ گرفت کی ہمنو ظالمین کی عذاب روناک سے سبب و فسق اور بد کرداری کو ایک
 غیر معصوم پر شبہ اس بد کرداری کا ہوتا ہو کرنا مکرنا دوسری بات ہو اور کوئی امام معصوم اس
 بد کردار ہرگز ہو نہیں سکتا اس لئے کہ امام معصوم کا تقرر تو ان بد کاریوں کے دفع کرنے کی غرض سے ہوتا
 ہے اگر معصوم کو بھی گمان وقوع ایسی بد کرداری کا ہو کسی قول و فعل میں اسکو حکم کی بجا آوری
 میں اسکو اطمینان نہ ہو گا پہلے ترک کرے پس اسکو یقین نہ ہو گا اور نہ ہی گناہ سے اور یہ دفع
 اشتباہ بدون یقین صحت امام کو ہو نہیں سکتا لہذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے۔

بانونین دلیل و سرسبکی کی ۶۳ ۱/۹ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَ

تَخُونُوا آمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ایگروہ مومنین خدا اور رسول کی خیانت نہ کرو اور باہمی اپنے
امانات کو خیانت بھی نہ کرنا۔ خدا اور رسول کی امانات میں خیانت نہ کرنی اور نیز اپنے باہمی
امانات میں خیانت نہ کرنا۔ اس کا یقین! وہی ہے جو معصوم ہو (رسول کی امانت ال رسول کی
حق میں خیانت تو ایسی ہوئی کہ خدا کی پناہ کسی نبی کی آل سی ای پیش ہر مین ہوئی ہو۔ خیر
رہیل کا منشا یہ ہو کہ امام غیر معصوم یا خلیفہ مصنوعی پر اشتباہ خیانت امانت خدا اور رسول امانات
باہمی کا ضرور ہے لہذا وہ امام نہ ہوگا۔

چونون دلیل و سرسبکی کی ۶۴ ۱/۹ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ خدا خیانت کرنے والوں کو

دوست نہیں رکھتا۔ اوپر کی آیت میں خیانت کی تصریح ہو چکی اور غیر معصوم کا خائن ہو چکا ہو
یقین یا اشتباہ معلوم ہو چکا لہذا امام وہی ہو جو بالیقین خیانت سے بری ہو جو عرف خدا دوست
رکھتا ہے۔

چونون دلیل و سرسبکی کی ۶۵ ۱/۹ اِنَّا اَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

اَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا منے تمہاری محمد صلعم قرآن کو ساتھ حق کو نازل کیا تاکہ تم دین
وہی حکم کرو جو خدا نے تم کو دکھلایا ہو اور خیانت کرنے والوں سے خصومت نہ کرو چو کہ امام تبلیغ احکام
میں قائم مقام نبی کو ہے اگر مثل نبی کو معصوم نہ ہوگا امت کو اس پر عطا و تبلیغ احکام میں کہی ہوگا

اسلئے کہ اس کا قول مفید ظن کا ہو اور ظن حکم قرآن حق کو نہیں حاصل کرتا ہوا جب غرض امام کو مقرر کرنے
 ہے وہ محال ہوگی بلکہ جس غرض کو خدا اس آیت میں ذکر کیا ہو یعنی حکم کرنا اور میں نہیں جیسا کہ خدا
 نبی کو دکھلایا ہو اس کی ضد مخالف غیر معصوم کو کھنسنے سے پیدا ہوگی اور ایسا ہادی مقرر کرنا خدا
 محال ہو کہ اپنی غرض کو منافی قائم کرے لہذا امام کا معصوم ہونا واجب ہو۔

چھپوین دلائل و سرسیر کی ۶۷ **۱۱** اِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ وَيُخَوِّفُ لِقَاءَ رَبِّكَ
 ہدایت کرتا ہے اس شریعت کی جو نہایت پائدار ہو خدا کا ارادہ اس قرآن کو نازل کرے یہ ہر ایک
 کو وہ طریقہ بتلایا جا جو پائدار ہو اور وہ راہ صواب ہو جس کو سوا اور کوئی راہ صواب ہو نہ سکا احتمال ہو
 اور وہ راہ بدون بتلانی کو یا جو کوئی قائم مقام نبی کو ہو کہ یہی معلوم نہیں ہو سکتی ہو اور جو شخص
 غیر معصوم ہو اس کی ایسی راہ کا بتلانا بالیقین معلوم نہیں ہو سکتا لہذا واجب ہو کہ قائم مقام نبی

کا (امام) وہ ہی معصوم ہو۔

چھپوین دلائل و سرسیر کی ۶۸ **۱۲** فَتَبَيَّنَ الَّذِي يَسْتَرْعُزُ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ مَا الْخَصَّةُ
 اُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَاُولَئِكَ هُمُ اُولُوا الْبَابِ بَشَارَتِ وَتَمَامِ مُحَمَّدٍ اَوْنِ لَوْ كُنْ جَوَاجِ

جو گزشتے میں قول کو (قرآن) پر پیروی کرتے ہیں اس قول کی جو حسن ہو بہت ہی خوب ہے یہی
 لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ صاحبان عقل ہیں جو نگاہ بہت سی آیتیں قرآن کی
 اور نیز اکثر احادیث محل ہیں اور ان میں اختلاف راہی زیادہ ہو کہ جس کو کسی راہ میں اختلاف

میں جو بوجہ تھا وطنی مجتہدین کے ہر ایک مجتہد کا قول دوسرے سے براہ اولیٰ نہیں ہوا اس لئے کہ ہر ایک
 وطن پر عمل کر کو اپنی رائی قائم کی ہو اور سب کا قول کو جمع کر کے ایک حکم واحد کا پید کرنا یہ تو محال
 اب ضرور ہر ایک ایسا منفرات اور احادیث مجملہ کا جو حکم قول پر یقین ہو جائی یعنی معصوم ہو۔

ساو نوین ولسان وریکری ﴿۱﴾ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَّاَقْبَلْنَا عَنِ

اَصْحَابِ الْجَنَّةِ مِمَّنْ كَذَبُوا كَتَبْتُ لَهُمْ كِتَابًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ
 جہنمیوں کو حالاً تم پوچھو بجاؤ گے۔ اب یہ کہو کہ جو کچھ ہمارے بھائی از قسم نجات اخروی یا عذاب

اخروی اور دیگر احکام میں جنکو سبب آدمی طرف حق کی پہنچا ہے جسک ان کو علم یقینی
 نہ ہو کیونکہ اس کا فائدہ ظاہر ہو گا اور غیر معصوم کا قول بیان حکام الہی میں ظن کا مفید ہوتا ہے

اور ظن کہی حق تک پہنچا نہیں کافی نہیں ہوتا لہذا معصوم کی ضرورت ہو جسکی بیان
 یقین ہو۔ ایضا الفاظ قرآن و حدیث میں جو معاصی مجتہدین و امین وہ بھی مفید ظن کو

ہو امین مان و نی تصدیق اگر معصوم کرد و ضرور ہو کہ یقین ہو جائے لہذا امام منفر احکام
 معصوم ہونا ضرور ہو۔ میں کہتا ہوں ایک حدیث ہمارے نبی کی مشہور ہے وَلِخَلِیْلٍ اَمْنٌ خَلِیْلٌ

ایک روز جناب صادق ع کے پاس حدیث کی تصدیق چاہی آپ نے فرمایا کہ مان حدیث ہمارے
 کی ہے مگر ملوک اسکو منے کیا سمجھتے ہو لوگوں کو دکھایا یہ اختلاف باہمی جو امت میں پرا ہے امام

فرمایا اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق امت خدا ہے۔ حالانکہ نبی واسطے اتفاق پیدا کیجیے

آئے تھے بلکہ اختلاف سے مراد آمد و رفت امت پر بغرض تحصیل علم دین خدمت دین علماء و دین کے
یہ رحمت ہے۔ اب یہی سچی بات امام زفر مائی اور کسی عقلی کا وہ خیال تھا اور ہے جو اختلاف
باہمی کو رحمت سے تعبیر کرتے ہیں۔

اٹھاونویں باب دوسری سکر کی ۹ امام قائم مقام نبی کو ہے اور نبی کا خلیفہ اور جانشین
ہو اور جو غرض مقصود نبی کی ہے بعد وفات نبی کے وہ امام ہو جائے گا جس سے امتی طاعت ضرور ہو کہ خدا امام
کو حق کی ہدایت کیواسطے مقرر کرے جیسو کہ نبی کو اسی غرض کیواسطے مقرر کرتا ہے اور امام نبی کی طاعت سے
بشارت دینے والا اور خوف دلانی والا ہو جس طرح نبی خدا کی طاعت سے شہر و شہر و زبیر ہوتا ہے جس طرح کہ
نبی جمیع افعال و اقوال و جمیع اوامر و نواہی میں حق پر ہوتا اور اس کا خلیفہ بھی اسی طرح حق
پر ہونا ضرور ہو اور غیر معصوم کا ایسا ہونا محال ہے لہذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

اٹھاونویں باب دوسری سکر کی ۹ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ ثُمَّ لَا يُغْلِبْهُ الْإِيمَانُ
فقیر جو شخص برائے کام کرے یا اس کی خرابی کا آخرت تک امام کو تقریر و غرض ہے کہ تکلیفیں کیواسطے
لطف خدا ہے کہ دو مرتبہ دیکھو حاصل کر دے۔ پہلا مرتبہ تو یہ ہے کہ اس کو جمیع گناہوں کے گناہوں کے روئے
دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ جمیع طاعات اور عبادات کی بجا آوری و نسی کرانے۔ پھر اگر امام معصوم ہو
وہ بھی مثل دیگر اشخاص امت کو ہو کر سبکی برابر ہو گا مراد یہ ہے جس طرح زید غیر معصوم تارک واجبات اور
ارتکاب گناہ کا مستوجب ہے امام بھی ویسا ہی ہو گا اب جو حاجت تکلف کو پیشوا کو تقریر ہے وہ

رفع ہوگی اس لئے کہ پیشوا کی ضرورت تو یہی وجہ ہے کہ ہماری خطا اور غلط فہمی کو دور کرے اور
 پیشوا ہی خطا کا روبرو رہے تو (ایک عالم میں یہی ننگے) اب حاجت پوری ہوگی۔ دوسری
 حاجت یہ ہو کہ اگر غیر معصوم کا پیشوا ہونا کافی ہے پھر امام کی حاجت کیا رہی شخص امام اور
 اور ہر شخص امام و پیر و جیسو کہ سلطنت جمہوری کا حال ہو کہ ہر شخص بادشاہ و ہر شخص رعیت
 اور یہی اجتماع ضعیف ہو اب ایک ترجیح دوسری ہر شخص ترجیح بلا مرجع ہوگی اور یہ محال ہے
 من ترا حاجی ہویم تو سرا حاجی ہو۔

سائبرین و لیل و نوری سیکر کی تہا ہوا الذی انزلنا لکم الکتاب مفصلاً و
 جس نے تمہاری طرف کتاب مفصل کو نازل کیا۔ اگرچہ خطاب ہر تمام افراد امت کی طرف ہے
 مگر واقعات اور ہر علمی و اکثر احکام قرآنی کے ہمیشہ ہر زمانہ میں بلکہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ثابت ہو کہ عام افراد امت تو درکنار خاص وہ لوگ جنکو دعویٰ قرآن انی کا تھا جیسے علی بن
 اور ابن مسعود کل احکام قرآن کو یہ لوگ بھی عالم نہ تھے پھر تاریخ کو ہاں معصوم یعنی ائمہ علیہم السلام
 البتہ تمام احکام قرآن کو جانتے تھے اور انکا علم اجتہادی نہ تھا بلکہ سیدہ سیدہ جناب رسول
 کے اونکو پہونچا تھا وہ علم یقین تھا اور اسیدو جو حضورؐ و ارشاد کیا کوئی شخص افراد امت میں
 میری اہلیت تو علم میں آپ کو برابر سمجھے۔ اس دلیل کو بطریق برہان منطقی ہم خطہ یزدین پر کھینچ
 نوان سیکر اہی و لیل پر ختم ہو گیا چونکہ اس سکر وین آیات کو زیادہ جناب علم و

لفظ معنی بھی اس سیکڑ کے دلائل زیادہ درج کر دئے ہیں کہ اونکا سمجھنا آسان ہے
 اکسہوین دین و سر سیکڑ کی ۱۰۔ وَالَّذِينَ احْسَنُوا وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ
 مِنْ اَمْلَاقٍ تَحْنُ نَزَارُكُمْ وَاِيَا هُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ مَا نِ بَاب
 احسان کرو اپنی اولاد کو فقراور تنگدستی کو خوف و قتل نہ کرو ہم تم کو بھی زندق دینگے اور تمہاری
 اولاد کو بھی اور فواحش (بدکاریوں) کو پاس نہ جاؤ ظاہری بدکاری ہو یا پوشیدہ۔ بدکار
 کے لفظ عام ہر اسکی تفصیل از روی تحقیق کو سوای معصوم کو اور کوئی نہیں جانتا ہو اور
 سے امت کا اختلاف شمار میں گناہوں کے از حد بڑھا ہوا ہے تا اینکه اوسی فعل کو ایک مجہول
 کہتا ہے اور دوسرا اوسکو واجب کھرتا ہے حالانکہ دونوں پر احتمال خطا کا ریکاربر ہے
 کیکو دوسرے پر ترجیح نہیں ہو پیر خواہش ہو بچنے کی کیا سبیل ہو سوائے اسکے کہ معصوم
 خطا جبکو فاحشہ ارشاد کرے وہی فاحشہ ہو اوسکے ارشاد میں ترجیح بلا مرجح کا خوف
 نہیں ہو لہذا امام معصوم کا ہونا واجب ہو اور یہی مراد ہے۔

باسہوین دین و سر سیکڑ کی ۱۰۔ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
 جس نفس کے قتل کرنیکو خدا نے حرام کرو یا ہو اوسو قتل نہ کرو جب تک اوسکا قتل کرنا برا حق
 تہر ثابت نہو جائے مراد یہ ہے کہ وہ نفس از روی یقین کے واجب القتل جب تک نہو
 اوسو قتل نہ کرو اس آیت کی رو سے پوری احتیاط اجرائی حد و اور قصاص میں واجب ہو اور

چہ احتیاط بدول قول امام معصوم کو پوری نہیں ہو سکتی اسلئے کہ حدود و اوس معصوم کو سپرد میں اور
وہی درست ہے چکا حکم امام معصوم کو دیا ہوا وجہ امام معصوم نہ ہو گا پہر احتیاط اور اسکا لقمہ حق پر
کبھی معلوم نہ ہو گا لہذا اس آیت ذوالالت کر دی کہ امام کا معصوم ہونا ضروری۔

ترسہوین لک و سر سیکری ۱۰ ذالکم و صنامہ لعلہ عند تعقلاوت

یہ وہ بات ہے جسکی خدا کا وصیت کرنا ہو شاید کہ تم وصیت بھی کر سکو سوچو اور سمجھو تاکہ حکم
کی ہے لہذا احتیاط پوری جاری حدود میں کرنی لازم ہوا و بدول معصوم پوری نہیں ہو سکتی
چو سہوین لک و سر سیکری ۱۱ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالاتی ہے احسن حثے

یتبلغ أشده یتیم کے مال کو پاس بجاؤ (بغرض تصرف بجا) مان اچھے ارادہ ہو جس میں یتیم کا

فائدہ ہوا اور کامضائقہ نہیں اور یہ حکم امتناعی اور وقت ہے کہ یتیم پر نیک و بد چاہئے

زمانہ تک پہنچ جائے یعنی بالغ اور عاقل ہو جائے۔ یہ آیت مال یتیم کو تصرف کو منع کرتی ہے

پہر تصرف کو جو اچھا ہوا و اسکا حکم بھی دیتی ہے اور تصرف نیک کا علم سوا معصوم کو دوسرے کو نہیں

ہو سکتا اسلئے کہ تصرف کرنے سے جو نتائج آئندہ پیدا ہونگے اچھے یا برے اسکو ہی جانتا

جسکو علم عواقب امور کا ہو جو خدا یا جسکو آئندہ امور کی خبر ہے (بنی و امام) پس آدمی معصوم

نہیں ہے اسکی تصرف کرنا نہیں چاہئے اسکا اطمینان نہیں ہو سکتا ہے کہ یہ تصرف اچھا ہو یا برے اسکا انجام

اچھا ہو گا یا بوجہ یتیم کا ولی امام معصوم خدا مقرر فرمایا اسلئے کہ غیر معصوم جسے آدمی فرض کر دے

سب خطا کار می بین برادرین سیکو بر حج و دیگر زمین ہر لفظ امام معصوم ہونا واجب ہو۔

میں کہتا ہوں گورن و وارڈس کا صیغہ جو سلطنت ہاشمی و نبوی میں جاری ہو اسکے حالات کو

جو لوگ محکمہ کورٹ میں ملازم ہیں خوب جانتے ہیں کہ یہ کیسی امور نا جائز اس صیغہ میں ہیں غیر معصوم کیا

محض غیر متدین ہلکار و نیکو ہے ہوتے ہیں اعلیٰ درجہ حکام اگرچہ پوری کوشش بھی کریں مگر چونکہ وہ

معصوم از خطا نہیں اور ان کے ماتحت سونے میں سوا گاہے سن چکی ہیں خوب رو و معنی کی زبان

ہم کو نام نہ سالحا صحت رہی ہو میری۔ مجھے پوچھیے۔

پیشہ ہون و لیل و سر سیکری کی ۱۰ یا ایہا الذین آمنوا لا تگنوا کالذین کفروا

و قالوا اخوانهم اذا ضربوا فی الارض و کانوا غری لکنا و اعندنا ما نؤامنا

قلوا لیجعل اللہ ذالک حسرة فی قلوبہم تم اگر وہ مومنین مثل و کفار کو نہ جاد و جو کفر کے سوا

اپنے و نہ بہاؤ نہ کھتے ہیں جب پہلے سفر میں یا دشمنوں کو لڑیں (جہاد) تو وہ کفار کھتے ہیں اگر یہ

ہمارے برادر ہمارے پاس ہوتے نہ مرتے اور نہ ماری جا اور غرض و کی اس کہنوسے یہ ہوتی ہے کہ و کی دلوں

اسکے سنوسے خدا حسرت پیدا کر دے۔ ایسے فریب کی بات ہر ایک غیر معصوم کر سکتا ہو (جو سردار

کسی لشکر وغیرہ کا ہو) اور امام معصوم کہی ایسی بات نہیں کہہ سکتا ہے لہذا وہی امام و سردار سچا ہو

معصوم ہون و لیل کی خوبی آئندہ کی دلیل ہو بخوبی ظاہر ہوگی۔

چہا سہوین و لیل و سر سیکری کی ۱۰ و لئن قلتم فی سبیل اللہ اؤمتم لمغفرتم

اللہ رَحْمَةً خَيْرٌ مِّنْ مَا يَجْمَعُونَ اور اگر تم راہ خدا میں قتل کرو یا دیا مرجاؤ ہر آئینہ بخشش اللہ
 خدا کی جو چیز بجز شہادت کے ہوگی بہتر ہو اس سے راہِ دنیوی جو جسکو فراہم کرنے۔ اس آیت میں ہم
 شہید راہ خدا کی جو خدا کی راہ میں قتل کیا جائے یا مرجاؤ اور یہ مع خاص بل زمانہ نبی کو نہیں ہو
 تمام بل اسلام کا اجماع ہے کہ راہ خدا میں جہاد عام ہو ہر زمانہ میں جبکہ امام ہر مجاہدین موجود
 اور عقل و شریعت و دین ہی تحریر کرتے ہیں کہ جہاد کا حکم دینی والا ایسا ہے جو جو حکم جدال اور
 قتال دینی میں خطا کرے اور جسکو حکم سر کوئی مومن شہید ہو جائے اسکی شہادت صحیح ہے راہ خدا
 ہوا و کسی حرام کا شہادہ و اسکے شہید ہونے میں پیدا ہوا یہ بات بجز حکم معصوم کو اور کسی غیر معصوم
 کو حکم میں نہیں ہو سکتی اسلئے کہ غیر معصوم بجا خود زری کرانی سے محفوظ نہیں ہونے پر خطا کاری
 لطف جہاد کریمین و وجود امام معصوم کا ضرور ہوا۔ اب اگر کوئی یہ شہادہ کرے کہ زمانہ غیبت امام میں یا
 جب امام کو حکومت نہ ہو یعنی رعایا مطیع امام کی ہو کیونکہ ایسا جہاد ہو سکتا ہو گویا جہاد کا حکم دینا
 خدا کا محض لغو ہو گیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ امام کا خائب ہونا یا اوٹکا تسلط رعایا پر ہونا یہ قصور علیہ
 کتبہ خدا تو امام مقرر کر دیا جیسا کہ درکار تھا۔ اب عیال کی افزائی اس لطف خدا کو رکے ہوئے
 جو امام کے ظہور اور تسلط سے ہوتا۔ میں کہتا ہوں بڑا بھاری شہادہ عوام امت کو
 اسی غیبت امام کو پڑ رہا ہے اور بعض سخت زبان دشمن خدا و رسول کی یہ کلمات ناسر امامین
 کی شان میں یہ ہیں حضرت نوح کا قصہ تو قرآن میں موجود فلیت فہم الف سنة الاہلین

عاماً کہ نو سو پچاس برس حضرت انبی امت میں رہا اور ہدایت کرتے رہے مگر کسی شقاوتِ مست
کی تھی کہ جیستی بنا لوگے و کَلَّمَامَرَّ عَلَیْہِ مَدَا شَعْرًا مَعْنٰہُ جو گذرنا قہقہہ زنی کرتا تھا اور
سے پیش آتا ہمارا بھی اور ہمارے مخالفین کا حال یکساں ہے۔ یہ مقام زیادہ تفصیل کا نہیں ہے فقط ایک ہی
نظیر حضرت نوح علیہ السلام کی جو قرآن میں درج ہو کافی ہے۔

ار شہدین لیل و سر سیکری کی آیہ وَاللّٰہُ اَزْکَمُہُمْ بِمَا کَسَبُوْا خُذُوْا وِلْدَکُمْ وَاُولَکُمْ رِیَاضًا

بسیب و نخی بد اعمالی کے یا اینکه وہ کافر ہو کر بعد اسلام کو جو غیر معصوم ہو اور سپر شہرہ رتدا و ہمیشہ
قائم ہو چکیں ایمان نیا نہ سونپہ جائے اور کفر باطنی یعنی نفاق اسکا تو اس شہادہ کہ ہی اہل ہو
اور امام پر بھی ایسا شہدین ہو سکتا لہذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

اوتہر وین لیل و سر سیکری کی آیہ اِنَّمَا مَنَاسَلَمَ وَجْہُہُ لِلّٰہِ وَہُوَ مَحْسَبُ فَلَہُ

اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَ لَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ہاں البتہ جو شخص محض رضا خدا کی غرض ہو

ہوا اور شکیو کار بھی رہا اور سکی لہذا اجر و ثواب خدا کی مدد گاہ میں ہوا اور سہولت کو نہ کچھ خوف ہوا

اور کو خزن و ملال ہو گا۔ کوئی غیر معصوم ایسا نہ ہو گا کسی کسی وقت اپنی زمانہ حیات میں کسی گناہ کو

بھی خوف نہ ہو اور کوئی معصوم ایسا نہیں جس کوئی بدکار کا خوف یا خزن و ملال ہو تا ہو

لہذا امام وہی جو معصوم ہو۔ غیر معصوم کا خائف و محزون ہونا یہ تو بدیہی امر ہے اور اس آیت

یہ پیدا ہے کہ کسی وقت وہ خوف و خزن نہ ہو اور بھی ہر معصوم کو ہے خوف نہ کرہ سیاق معنی

عام وار ہو۔ یہ ہی مجھ کو کھدیا ضرور ہو کہ انبیاء اور ائمہ کو جو خوف الہی ہوتا تھا یا دعا میں یا نماز میں
 گریہ وزاری فرماتے تھے یہ خوف اور رنج پناہ سجد کسی معصیت کو نہیں نہ تھا یعنی وہ معصیت اور
 گناہ جسکو شریعت ظاہری گناہ تجویز کرتی ہے بلکہ اونکا خوف اور اونکا اہتمام اور رونا خدا
 اور رونا اوسکو اسباب جدا گانہ ہیں۔ جسکے رتبہ میں ہوا اونکو سوا مشکل ہو۔ اونکی نسبت ایسا
 خیال کرنا کہ وہ کسی ایسے گناہ سے توبہ کرتے ہو جسکو شریعت ظاہری گناہ تجویز کر چکی ہو اسکے معنی
 نہیں ہیں کہ سعادۃ وہ بھی فاسق تصور عادل بھی تھے۔ لہذا کہ یہی اسکا خیال ہی اونکی نسبت
 نکرنا چاہئے معصوم اور گناہگار۔

تشریہ بین دل و سر سیکڑی ۱۱۔ اذ بُرَّ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لِيَهْدِيَهُمْ قَت

بیزاری کی تابعدار ہونے اور لوگوں سے جنگی پیروی کرتے تھے۔ ظاہر ہو کہ بیزاری اور مقتدا و بدو ان کی
 شہہ معصیت کو نہیں ہو سکتی اور جو پیشوا امام غیر معصوم ہو اس پر احتمال اسکی خلاف ورزی کا ہر دم
 لگا ہوا ہو اور کوئی امام جسکی پیروی خدا و حب کی ہو ایسا ہو نہیں سکتا نتیجہ ہو کہ غیر معصوم امام ہو گا
اکثر بین دل و سر سیکڑی ۱۲۔ اگر اہل پیروی فعل ضلالت میں جب عمل عقاب

اخری ہو پیروی کرنیوالیکے واسطے اگرچہ پیروی کرنیوالا جاہل کہوں نہ ہو (جاہل مسئلہ یا جاہل قانون
 نہیں ہے) اس آیت سے یہ حکم پیدا ہوا اور جس شخص کی پیروی کر رہے عذاب و عقاب آخری کا نتیجہ
 ہو اوسکی پیروی ہی مرا ایک مروی میں امید نجات آخری نہیں ہو سکتی اسلئے کہ اوسکا ہر ایک حکم

بوجہ معصوم ہونیکے یقینی حکم خدا نہیں ہوا اور امام کی طاعت خدا ہر امر و بھی میں بل طاعت سول کے
واجب کی ہوا اسکے ہر حکم کی پیروی میں نجات کی امید یقینی ہے ورنہ اسکی پیروی میں توفیق جاتا
لہذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

پہتر وین دلیل دوسری کی ۱۴ یا اهل الکتاب لم تصدقوا عن سبیل اللہ
کتاب (یہود و نصار) کیوں پہر جاتے ہو خدا کی راہ پر۔ اس آیت میں خوف لایا گیا ہے اور مذمت اور
ہر ایک شخص کی جو راہ خدا پر جاتا اور خدا کے حکم پر کسی شخص کی پیروی اور جو غیر معصوم ہو ممکن ہے
کہ اسکی پیروی میں بھی خوف ضرور ہوا اور اسکی پیروی ہو ضرر اور ضرر کا و غدیہ ہر وقت تھا
لہذا اسکی پیروی واجب نہ ہو اب اسکا امام مقرر کرنا بیفائدہ ہوا۔

پہتر وین دلیل دوسری کی ۱۵ تَبَخُّوْهُنَّ عَوَجَارًا کجروی کو اختیار کرتے ہو
ہر ایک غیر معصوم پر ایسی کجروی کا اشتباہ ہو سکتا ہے اور امام معصوم پر ایسی کا اشتباہ نہیں ہوتا اور
مقرر کرنا موجب فساد ہوتا لہذا غیر معصوم امام نہ ہو گا۔

چوہتر وین دلیل دوسری کی ۱۶ غیر معصوم ہو ممکن ہے اپنی پیروی کو ہی راہ پر چلائے
جو خدا کی راہ نہیں ہے، اور یہی ضرر اسکی پیروی کو پہنچے جو خود کو پہنچتا ہے اور امام ہو ممکن نہیں کہ اپنے پیرو کو
ضرر کو پاس جانے دے لہذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

پچتر وین دلیل دوسری کی ۱۷ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِیْنٌ تھا

پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب واضح کرنیوالی تمام حکام کی آئی ہے۔ اسی کتاب ہی پر جس کے ذریعہ
 سے علم یقینی جمیع حکام کا حاصل ہوا اور جو امام محکوم اس کتاب کی پیروی کریگا ہے وہ ضرور سب
 یقیناً جاننا اور غیر معصوم بالاجماع سب حکام کو نہیں جانتا لہذا وجہ یہ کہ امام معصوم ہو۔

چہرین لیل و سیر سیکری ۱۱۱ **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اَتَّبَعُوا** اَوَیْ کِتَابِیْ

خدا ہدایت کرتا ہے اس شخص کی جو پیروی کرے خوشنودی خدا کی جب خدا فرمایا کہ خلایق کی
 طرف نور اور کتاب پسین آگئی ہے اب ان کے غرض اور فوائد کو اس آیت میں بیان فرماتا اور وہ

(۳۴) مین (۱) پہلی بیان فرمایا کہ خوشنودی خدا کی کہن امور میں ہوا اور وہ طاعات کی بجا آوری
 احکام الہی کی پیروی (۲) جو شخص خدا کی خوشنودی کا پیرو ہوا و سکو خدا سلامتی کی راہ میں کھلا دیتا

یا اون ہوں تک پہنچا دیتا۔ اور چونکہ لفظ سبل کی جمع اور مضاف ہو لہذا مفید عموم کی ہوا ہے

عموم جب ہی پورا ہو گا کہ آدمی جملہ احکام عقاید و شرعیہ و علوم تصویریہ و تصدیقیہ میں ہر خوشنودی
 خدا کا ہوا اور ہر مین صواب کا پابند ہو کر خطا نہ کرے (۳) اسی کو خوشنودی کا لفظ کی طرف

لا تاخرو اور ظلمات ہی جمع اور معرف بلام کو یہ بھی عموم پر دلالت کرتی ہے جس سے لازم ہوتا ہے کہ
 ہر قسم کی ظلمت و تاریکی کو یعنی ہر ایک جہل سے اور ہر فعل قبیح کو کرے خدا کو بچاتا اور چونکہ

ترک واجب بھی ظلمت ہے لہذا اوس کوئی وجہ ترک نہیں ہوتا (۴) اوس کو مصلحت مستقیم کی ہدایت

کرتا ہے جمیع امور میں اس لئے کہ یہ فقرہ بطور تاکید ہے جملہ امور گذشتہ مذکور ہیں لہذا سکو بھی عام ہوتا

ضروری ہے کہ یہ سب باتیں سو معصوم کا اور کسی میں نہیں ہو سکتی ہیں اور نبی اور امام سید المرسلین کی ہدایت کرتے ہیں خدا اور دونوں کی عصمت تو ضروری ہے چاہے اس امام معصوم ہی۔
تشریحات دوسری کی ۲۴ **يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا أَتَاكُمْ**
 پاس آیا ہے رسول ہمارا۔ رسول کو ان کی جو وجہ ہو وہی امام کو تفریق کی وجہ ہو اور حاجت بھی واحد اس لئے کہ خلاق جبکہ محتاج ان کی ہو کہ خدا کو احکام کوئی امت کو پہنچائے اس طرح امت کو حاجت کہ اس شریعت کا کوئی حافظ ہی ہو اور معانی و مقاصد احکام کی توضیح کرے مراد شریعت کو اس حکم سے سمجھاؤ اور خود اس کا پابند ہو کر اور دیکھو پابند کرو اب لازم ہو کہ نبی اور امام دونوں معصوم ہوں تب بجا آوری ان امور کی ہوگی۔

تشریحات دوسری کی ۲۵ **وَلَا تَتَّبِعُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَىٰ مِمَّا قَالُوا فَانْقُوتُ**
 ہماری آیات (احکام) کو تہوری قیمت پر نہ سچو (یا نہ خرید کرو) جو شخص نص قرآن مجید کو خدا کوئی عمل کرے گا وہی اس آیت کا مصداق ہو یعنی تہوری قیمت پر حکم خدا فروخت کر دیا یہ فعل بھی خوش گزینہ ہے اور اس کے کرینوال کی پیروی کچھنا بھی ضرور لازم ہے۔ اور جو غیر معصوم ہو اوپر ہر وقت کا شہرہ ہٹا دے اور اس قول پر نہ اس کی حکم پر نہ اس کے فعل پر اطمینان ہو سکتا ہے اور جب اطمینان زمین و آسمان کو امام پیوستہ و غرض ہو وہ فوت ہوگی اور امام کو تفریق ہی غرض پوری ہوتی ہے
 خدا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

اَوْنَا سَيُورُنْ لَیْلِ دُور سِکِری کی ۲۷ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكُنُوا لِلْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
تَقْتَمُونَ حق کو پرانیہ باطل میں کر کے نہ چسپاؤ یا ماردیہ کہ حق کو پوشیدہ کر کے باطل ظہار
نکرو اور حق کو نہ چسپاؤ و حالانکہ تم کو معلوم ہو کہ امر حق ہو ضرور ہو کہ امام میں یہ بری باہنہ اور غیر
معصوم میں لگا ہونا ضروری نہیں بلکہ غیر معصوم امام نہ ہوگا۔ ایسا امام تو ایسی تو کو مٹاؤ کیو سطر
ہوتا ہو یہ ممکن نہیں کہ او میں چسپاؤ ہو۔

اَی دِل دُور سِکِری کی ۲۸ اَتَا مَرُورَ النَّاسِ بِالْبِرِّ وَتَنُوزِ انْفُسِكُمْ وَانْتُمْ تَنْتَوُونَ الْحَقَّ
اَفَلَا تَعْقِلُونَ اور دُور تو نیلو کار کا حکم دے دو اور آپ عمل نیک کرنا ہو کہ باہنہ اور کتاب کو چسپاؤ
پہر کیوں نہیں عقل ہو کام لیتی ہو جو کچھ اس آیت میں بیان ہو وہی اعراض میں امام کو مقرر کرنے کے
اسلئے کہ نبی اور وحی نبی کو مقرر کرنے غرض بھی ہو کہ امت کو تمام افعال قبیلہ اور محرمات و پاک کرین
اور منجملہ اون افعال کی یہ بھی بڑی بات ہو اب اگر امام معصوم ہوگا اپنے نزدیک نفس میں دوسری
ہدایت کا محتاج ہوگا اور چونکہ وہ دوسری بھی غیر معصوم اکثر اس کو بھی برآمد کار نہ ہوگا اب
اور تیسرا اور چلا تسلسل محال۔ ایسا جو دوسرا آدمی غیر معصوم اپنے نزدیک غرض کو مقرر کیا وہ اور ہم
برابر ہو کہ ہر ایک کو ہادوثی بنانا ترجیح بلا مرجح ہے۔

اَکَا سَیُورُنْ لَیْلِ دُور سِکِری کی ۲۹ وَ اِذَا خَذْنَا مِيثَاقَكُمْ اَلْقَوْلَ عَمَّا تَعْمَلُونَ
جب ہم نے لیا تم سے عہد و پیمان کو آخر آیت تک۔ امام کا تقرر اس واسطے ہو کہ امت کو عہد و پیمان

قائم رکھنے کی ہدایت کرے اور ان کو اسکے خلاف کرنے سے روکے اور منع کرے اور غیر معصوم کو ممکن ہو کہ
 بھی خلاف میثاق کرے اور لوگوں کو بھی عداوت سے بھاگنے کی ہدایت کرے اس عہد شکنی پر مادہ کرویس ہرگز
 اطمینان دیکھنے سے نہ ہوگا کہ سبب دہ کرنے عذابِ خرومی کا نہ ہو اور ایسا جو سکا پیر و انجام کار
 گرفتار شد عذاب ہو جائے جس نام کی عصمت معلوم ہو اس کی نسبت ہرگز ایسا گمان نہیں ہو سکتا
 لہذا امام معصوم ہونا واجب اس کی پیروی بھی کوئی شخص خلاف میثاق نہیں کر سکتا کہ مستحق عذابِ خرومی ہو جائے
 بیسیویں دلیل دوسری کی ۱۹ غیر معصوم ممکن ہو کہ دوزخی ہو جائے اور امام معصوم
 دوزخی نہیں ہو سکتا لہذا چونکہ جسکے دوزخی ہونیکا شبہہ ہو وہ امام نہیں ہو سکتا پس امام ہی
 جسکے ہستی ہونیکا یقین ہو۔

ترسیویں دلیل دوسری کی ۲۰ وَلَا تَلْقُوا بَابَكُمْ إِلَى الثَّقَلَيْنِ اِنْ بَاتُوا
 آپکو ہلاکت میں نہ ڈالو تہلکہ کی دو قسمیں ہیں تہلکہ دینا اور تہلکہ آخرت اور دونوں سے خوف
 دلایا ہو اور منع کیا ہے دوسری قسم تہلکہ کی وہ زیادہ شدید ہو اور اس سے بچنے کا زیادہ حکم ملتا
 عقل و شرع دونوں کا ہے اسلئے کہ دنیوی ہلاکت چند روزہ ہو اور خرومی ہلاکت دومی ہو چہرہ
 امام غیر معصوم ہو اس کی پیروی سے جہاد کرنا اور اجراء دوا و قصاص وغیرہ ہرگز قابل اطمینان نہ ہوگا
 لہذا مجاہدین کو نفس و وطن سے ہلاکت میں ڈالنے کا محتمل ہو خود مارا گیا تو اسکا نفس ہلاکت میں جائے
 پڑا اور دوسرے کو لوٹا مارا یہ تو ادب بھی برا ہو کہ حق الناس کا زور ہو لہذا جہاد کرنا بدون حکم امام معصوم

اٹھاسوین ^{دوسری} سیر کی آیت من آمن بالله والیوم الآخر جو شخص خدا پرور قیامت کے

آئین پر ایمان لائے یعنی سید اور معاویہ کا قائل ہوا اور نبی و امام اس کی تعلیم اور ہدایت کیلئے مقرر ہو تو میں اور خیر
آیت کا یہ ہر عمل صلی اللہ علیہ وسلم انجرہم عند ربکم والاعوف علیہم ولاہم یحزنون یعنی خدا پرور قیامت

آئین پر ایمان لا کر عمل نیک ہی کیا ایسے لوگوں کو واسطے اجر خدا کی درگاہ میں اور کچھ خوف و گھبراہٹ اور
کچھ سنج و غم ہو گا۔ پہلی طریقہ نبی و امام کی ہدایت اور سیقت بکامل سکنا ہی اور بخیر فی ہکذا وسیع

ہو سکتی ہو کہ نبی و امام کو غلط ہو نہ پھر امور ہدایت میں بکام یقین ہوا اور دعوت یعنی بلانامی اور امام کا اسی راہ
یقینی ہو جس پر خدا ہلکا ہوتا لہذا دونوں کا معصوم ہونا واجب ہو ورنہ وثوق و اعتماد نہ ہو گا۔

اٹھاسوین ^{دوسری} سیر کی آیت لا اکرہ فی الدین قلہ الذین لا یزالون فی الغرین سلام

میں زبردستی اور مجبور کرنا کیسا نہیں ہو (پھر پھر کے بار بار کر سلمان کہتے ہیں) ہدایت کو اور گمراہی
جد کرو گئے کو اب یا تو مراد یہ ہو کہ جملہ امور ہدایت اور ضلالت کو جدا کر دیے گئے یا کچھ کو گئے اور کچھ

دوسری بات تو محال ہو دو وجہ سے اول تو یہ کہ ترجیح بلا مرجع لازم آتی ہے اسلئے کہ بعض امور

ضلالت کا بیان کرنا اور بعض کا نکرنا آخر اس کی وجہ کیا گمراہی تو ہر قسم کی بری ہو اور دوسری
وجہ یہ ہو کہ اگر بعض امور ضلالت کا بیان خلافی نہیں کیا ہو اور ہماری عقل ناقص ہے اور کئی شناخت

کو پہچان ہی نہ تھیں بالاطلاق ہم کب ایسے میں کہ اپنی عقل ناقص ہے اور ان کی شناخت گمراہی میں اتوارا
فی الدین ثابت ہو گا اور آیت اس کی نفی کرتی ہے اب ہر سو گیا کہ خلافی راہ صواب کو جس احکام میں

بیان فرما دیا کہ بیان فرمانا خدا کا فرمانجید میں اگر سر آؤ تو او میں مجھلا اور شاہا اور یا ویلا اور مجھلا اور اس طرح
احادیث بھی مثل انہیں باتوں کی ہیں کہ بیان حکام خیرہ و تصدیق میں کافی نہیں لہذا ضرورتاً ان باتوں
(امام) کی ہر جو ان سبکی پوری تفسیر و توضیح کرتا ہو۔ اب اگر وہ امام معصوم نہ ہو اس کا قول بیان نہیں
اس لئے کہ اشتباہ غلط فہمی و غلط بیانی کا وسیلہ قائم ہے۔

نوی و لیل و سر سیکری ^{۱۱} خدا تعالیٰ حکیم ہر اور حکمت و سکی پوری ہر اور عالم
جمع مسلوما کا ہر و غنی مطلق ہر سیکری حکمت حاجت و سکو نہیں ہر اور سکی قوال و افعال میں کوئی
ایسی چیز نہیں ممکن ہر کہ اور سکی حکمت کو منافی ہو گیا حکیم و اناسی غیر معصوم کی اطاعت کا حکم جمع
افعال واجبہ و محرمہ میں انہیں بند و نحو ہو سکتا ہو حالانکہ خدا کو معلوم ہر کہ یہ غیر معصوم قدم قدم پر خطا
ہر اور اگر حکام و جاہل و خواہش ہا نفسانین گریہ و تار پس محال ہر کہ خدا ایسی کی طاعت کا حکم انہیں بند کو ہو لہذا امام معصوم
اکانوس و لیل و سر سیکری ^{۱۲} یوم الحکمة من یشاء و من یؤت الی الحکمة فقد اوفی فیما کثر اخذ
چاہتا حکمت و روانائی عطا کرتا ہو و حکم و حکمت و بجا خیر و سکو پوری ہر حکمت مراد یہ ہر کہ چہرے کا علم و معنی
حکیم کو ہو یعنی ہر چیز کی اصلیت و سکو معلوم ہو تصور ما اور تصدیق و واقع کہ یا افعال کا بطور مناسب بلکہ بطریق
اور ترک نامنا امور اور سکی را و تصدیق میں خطا نہ کرنا جمیع حکام کی عالم صحیح اور سکو ہو کسی کسی میں عدا
اور ہوا و بجا لہ خطا نہ کہی شان حکیم کی ہر۔ اب امام یا حکیم ہر اور خدا اور سکو حکمت و خیر و یا یا نہیں
محال اور یا ہر توفیر معصوم اس لئے معصوم ہر مراد یہی جماع اوصاف مذکورہ بالا ہے۔

بَانُو نِیْل و سِرِی کی ۴۴ اَلَا الَّذِیْ ظَلَمُوْا فِیْہِمۡ فَلَاحْشُوْہُمْ وَانْخَشَوْہِمْ فِیۡ ہَرَمِکَ

اوپرین ہو ظالم ہیں ان کو نہ رو بلکہ جسے ڈرو۔ اس آیت میں حکم ہے کہ ظالموں کو ڈرو اور خدا اور خدا کے رسول کے
اوسکی اطاعت کرو۔ اب میں چاہتا ہوں کہ غیر معصوم ظالم ہو تو اوسکی اطاعت حرام ہو اور امام معصوم ظالم نہیں ہو اور
اوسکی اطاعت واجب خدا کو خوف ہو لہذا امام معصوم کی اطاعت کا حکم یہی ہی آیت سے پیدا ہوا اور غیر معصوم
کی اطاعت کی حرمت بھی ثابت ہو گئی پس امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

بَانُو نِیْل و سِرِی کی ۴۴ کَمَا اَرْسَلْنَا فِیْہِمْ رُسُلًا مِّنْہُمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَكِّیْہُمْ

یہ جاہلو۔ نہایت درجہ کی غرض رسول کے بھیجے کی یہی کہ امت کو گناہوں کو پاک کر دے اور چلو حکام
کی اونکو تعلیم کرے اور گناہوں کو پاک ہو جائے اور عیوق ہو گا جب امت رسول کی اطاعت پوری ہو
کرے۔ پھر چونکہ امام نائب رسول ہے اگر اوس میں ایسی ہدایت کی لیا ہو گی اور سکوا دی امت بنانا کہ پہلی
ہو گا اسلئے کہ اوسکے غیر معصوم ہو یوں بعض احکام کی جہالت کشیدہ امت کو ہو گا اور خطا کا یہ کوشش
ہو اوسکی عظمت قلوب میں نہ ہو گی لہذا اوسکا امام بنانا فعل عیث ہو۔

بَانُو نِیْل و سِرِی کی ۴۴ اِنَّ الَّذِیْ یُکَذِّبُ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ الْبَیِّنٰتِ لَیْسَ اَوْلٰی اَعْلٰکَ

یَلْعَنَہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ عٰقُوْنَ جو لوگ ہماری بینات و احکام کو چھپا دیں اور خدا اور خدا
بند لعنت کرتے ہیں۔ اور یہ کام اخفا و آیات بینات کا غیر معصوم ہو ممکن ہو لہذا اوپر لعنت کرنے کا جوڑ بھی
ہو سکتا ہو اور امام معصوم پر بھی لعنت (دوری رحمت خدا سے) کا گمان بھی نہیں ہو سکتا لہذا جو امام

پہچانوں دلیل دوسری کی ۱۲۸ غیر معصوم ممکن ہو کہ جس غرض سے وہ تقرر ہوا اور کائنات
ظاہر ہوئی اظہار احکام الہی منزل میں اس کے خلاف حکام ظاہر کروا اور ممکن ہو کہ جو علم خدا نازل کیا اسکو چھپا
اور وہ فعل کا کرنا اسکو ان دونوں کی واری بچو گانہ خود اسکو براہ جہا یا بظہر خطا اجتہاد کی یقین ہو اسکی ہر

اور متقدمین کو اب معلوم ہو گا کہ یہ امام ہوا امام ہونیکا یقین تو معصوم ہوئے ہوتا ہے

پہچانوں دلیل دوسری کی ۱۲۹ سلیس تقریر منطق سے ہم دلیل سابق کو یوں کہتے ہیں

معصوم کو اظہار احکام الہی کرنا ممکن ہو اور غریبا ہی ممکن ہو اور امام معصوم کو اظہار کرنا احکام الہی واجب

ہو اور مگر نا محال (حرام) ہے اب کھلا ہوا نتیجہ یہی ہو کہ غیر معصوم قطعاً غیر امام ہے یعنی امام نہیں ہو۔

سنانوں دلیل دوسری کی ۱۳۰ فَاَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ

منه ابغواء الفتن وابتغوا تأويله ولا يعلم تأويله الا الله والراسخون في العلم من لو

دو نہیں ان خوف حق سے وہ قرآن کے متشابہ کی خواہش غرض فتنہ انگیزی اور بعض پیروں اور

پلٹ کر خود کو کرتے ہیں اور متشابہ کی تاویل کو خدا جانتا یا وہ لوگ جانتے ہیں علم احکام الہی میں اسخ

یہ آیت توصاف صا کہ رہی ہو کہ قرآن کا سمجھنا خاص کام انہیں لوگوں کا ہو جو کہ انہیں فی العلم میں یعنی

جسکو علم قرآن یعنی اسکو بتا دینا علم الہی ہوتا ہے کہ اجتہاد میں ہو۔ اب معلوم ہو کہ غلط تاویل کرنی قرآن کی گہری

فصلت ہو جس سے خدا پر خوف لاتا اور ہر ایک غیر معصوم کو غلطی تاویل قرآن میں ممکن ہو اور امام

کو بھی تاویل میں غلطی ہو نہیں سکتی لہذا وہی امام برحق ہے۔

اٹھانوین لیل و سیر کی ۵۱ ^{۱۰} و غمہم فی ذلک ما کانوا یقرؤن او

فریب یا ہوا مورین میں اسی قرآن کے دیکھنے پر غم نہ ہو کہ غیر معصوم ہی قرآن فریب میں پڑ سکتا
اور امام معصوم کہی فریب خوردہ ہو نہیں سکتا اس لئے کہ قرآن ہے ہر ہی ہوا خدا امام وہی جو معصوم ہو۔

تسانوین لیل و سیر کی ۵۲ ^{۱۰} نبی کی پیروی کرنی واجب ہو چنانچہ خدا فرماتا انکم تم تجتوبون

اللہ فاتبعونی کھدوی محمد صلعم اگر تم خدا کو دوست رکھو میری پیروی کرو جب تک کہ وہاں

ہم سب کو یعنی ہم سب کو مدعی ہیں کہ خدا کو دوست رکھو میں لہذا نبی کی پیروی ہی واجب ہے

اسی پر جماع کل امت کا اور نص قرآن ہی ثابت ہوا اور امام کا تقرری غرض ہے کہ نبی کی پیروی

امت کو یقینی ہدایت کرے جس پیروی سے محبت خدا کو حصول کا ہی پورا یقین ہو اور غیر معصوم ممکن

کہ ایسی ہدایت کرے جو یقیناً پیروی رسول کو حصول کا سبب ہو اور جس سے محبت خدا کو درجہ یقین ثابت

ہو لہذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

سویں لیل و سیر کی ۵۵ ^{۱۰} ان الله علیہم بالمفسدین خدا مفسد کو خوب جانتا ہے

جانتا ہے یہ مطلب ہے کہ جو لوگ ظاہر مدعی اصلاح میں الناس میں اور انکو باطنی اغراض جو عام پرستی میں

بھی خدا جانتا ہے یا براہ غلط کاری وہ لوگ مدعی اصلاح ہیں اور دراصل انکی اصلاح کا انجام مفسدہ

اور بھی خدا خوب جانتا ہے اب معلوم ہوا کہ اس آیت سے مراد وہی غیر معصوم ہیں کافرا ایسا ہوا

امام معصوم کو بھی خدا خوب جانتا ہے کہ وہ یہ طرح مفسد نہیں ہو لہذا امام وہی جو معصوم ہو۔

یہاں تک ہمارے ترجمہ کو دوسو دلائل پورے ہو چکے اب تیسری سیکڑا شروع ہوتا خدا انجام کرو
تیسری سیکڑا

پہلی دلیل تیسری سیکڑی کی ۵۶ $\frac{56}{9}$ فَتَجْعَلُ لَغْنَةً لِلَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ جہنم پر ہم سب
لعنت کریں غیر معصوم ممکن ہو کہ جہنم بول کر ملعون ہو جاوے اور امام معصوم کا جہنم بولنا ممکن نہیں ہے
پس وہ ملعون نہیں ہو سکتا لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔

دوسری دلیل تیسری سیکڑی کی ۵۸ $\frac{58}{10}$ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
جو شخص تمہاری محضر محبت کرے یعنی بحث مباحثہ کرے بعد اسکو کہ تم کو علم یقینی ہو چکا ہو اس آیت کے
ظاہر ہوا کہ حجت کرنا اور بحث مباحثہ اسی چیز پر کرنا چاہی جسکی نسبت علم یقینی ہو اور غیر معصوم کا قول
اور فعل و انوی علم قطعی نہیں ہوتا لہذا اسکو قول و فعل سے استدلال و احتجاج نہیں ہو سکتا یعنی
اسکا قول و فعل حجت نہیں ہو اور امام معصوم کا قول ہی حجت ہو اور فعل ہی واجب ہو کہ معصوم
میں کھتا ہوں آیت کا تو مطلق ہو کہ جسکو علم کسی چیز کا ہو اس سے دوسرے شخص مقابل جسکو علم نہیں ہے
اگر مباحثہ کرے تو یہ ضائع علم اسکی مطالبہ طلب کیا جیسا کہ نصرا بخیران سے جناب سول کو کیا اور جناب
علامہ نو اس آیت کو عصمت امام کی دلیل بھرائی اسکی وجہ یہ کہ جب معصوم کسی حکم کی دلیل لکھا اور دوسرے کو
غیر معصوم کا قول یا فعل اسی حکم پر ملا ہو اب اگر وہ ہمارے مقابل ہماری حکم میں مباحثہ کرے گا اسکی وہی مثال ہو
جو نصرا بخیران کے مناظرہ کی جناب سول سے تھی اور خلاصہ یہ کہ غیر معصوم کا مقابلہ اسکو پاس حجت نہیں ہے

اسلئے کہ اس کا پیشوا امام غیر معصوم خود حجت نہیں ہے پر وہ قابل پیروی کی سزا قابل پیروی ہی امام معصوم ہے جکا قول و فعل حجت ہو۔

تیسری دلیل سیر سیکری کی ۶۰۔ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَكْفُرُونَ کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ دروغ ہی غیر معصوم ہی ہو سکتا ہے اور امام سے کبھی ایسا دروغ صادر نہ ہو گا لہذا غیر معصوم امام نہ ہو گا یعنی امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

چوتھی دلیل تیسری سیر سیکری کی ۶۱۔ اے ایک معصوم کی پیروی بالضرورت ہدایت ہو اور کسی غیر معصوم کی پیروی ضرور نہیں کہ ہدایت ہی ہو بلکہ ممکن ہو کہ اس کی پیروی گمراہی پیدا ہو لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا پس امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

پانچویں دلیل تیسری سیر سیکری کی ۶۲۔ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْلُبُوا قُلُوبَكُمْ يَهْدِيكُمْ وَاسْطَىٰ مَحْضِ بَشَارَتِ هُوَ وَتَا كَهْمَا رُكُودِ مَطْمَئِنُّوا بِمَا آتَاكُمْ مِنْهُ اسْمَٰئِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَخُذُوا حَقَّ ظِلِّ جَبَلٍ مِنَ الشَّجَرِ الْأَيْمَنِ الَّذِي تَحْتِهُ عَادٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَهَٰذَا صِدْقٌ مِنْ رَبِّكُم وَلَقَدْ يَمَنْتُمْ بِهِ عَادٌ وَلَقَدْ يَمَنْتُمْ بِهِ عَادٌ وَلَقَدْ يَمَنْتُمْ بِهِ عَادٌ کہ یہی مطلوب ہر خصوصاً احکام شرعیہ میں اور حین احکام کی بنا محض سماعت پر ہو یا کہ وہ سوچ چکی ہو یا اور یا ترک کر چکی ہو یا عقل حکم دیتی ہو اور یہ طمیان قلب و ان معصوم ہونہیں سکتا اور اگر امام معصوم ہو غرض نصیب نام سے یعنی طمیان قلب خوف ہو جا اور اس کی نقیض پیدا ہو وہ یہ محال ہو۔

چھٹی دلیل تیسری سیر سیکری کی ۶۳۔ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَآخَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ قُلُوا لِلَّهِ عَمَّا كَانَ مِلَّةُ الْكَافِرِينَ کہ جو لوگوں نے ہجرت کی اپنی گھر چھوڑ دیا اور بنو اسرائیل کے کفار سے کفار ہو کر انکو قتل کیا یا خود مارا

ان سب کو غرض ہی ہو جبکہ راہ خدا میں صحت آدمی و ممالک اور یقین اسکا ہو کہ ان یہ جہاد رضا
 الہی میں ہوا اب وقت اسکا ہی یقین ہوگا کہ غرض الہی پوری ہوئی اور جو وعدہ فرمایا کہ لوگوں کا
 یہ جہاد کفارہ ہو کر بہشت میں داخل ہوگی امید یقینی ہوگی اور جو وعدہ خدا ہی آیت میں کہ میں وہ
 ہونگے اب جو وقت امام دعوت جہاد کریں تو انہیں ہو کر یقین ہوگا کہ کارہی و یقین اس امر کا کہ دعوت جہاد میں
 الہی کی غرض ہو کر کوئی طمع نفسانی اور نہ کسی اور غرض فاسد کی راہ ہو۔ یاد کرو تاریخی واقعات جہاد
 اسلامیہ کے زمانہ خلفائین اور پھر مکتب اہلسنت کو (اوس وقت ہوگا کہ امام معصوم ہو ورنہ ضرور شبہ پیدا
 ہوگا اور اطمینان نہ ہوگا اور مطلوب یہی دونوں امر ہیں کہ دعوت امام کو محض لوجہ اللہ ہو اور ملک و اطمینان قلب
 ہی ہو جائے ورنہ جہاد و سلطنت ہوگا اور ملک گیری مطلوب ہوگی اور یہاں یہ کہ اسلام کا جہاد اگر گمراہی
 لنگ و رسیدار محمود غزنوی و رعایا کیسے وغیرہ کو جہادات۔

ساتویں دلیل تیسری کی ۸۶ رَاٰذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ فَاَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ جب فی حکم
 بطور فیصلہ) اومیونکی و مسیانی جہاد میں تو عدل و انصاف و حکم و غیر معصوم پر ضرور شبہ خلا
 حکم و نیوکا ہے اور امام معصوم کہی خلا عدل حکم نہیں تیار ہوتا احکام اور امام ہی جو معصوم ہو۔
 آہوں میں تیسری کی ۸۸ اِنَّ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ اَفَتَتَّبِعُوْنَ اللّٰهَ يَهْدِيْ سَبِيْلَ
 ایسی ہیری کرو۔ دیکھو خدا کا طریقہ صواب و نجات کا جہاد احکام شرعی و عقلیہ میں ہی ایک سید ہی ہر چہ کا دیا
 اور فرمادیا کہ اختلاف تجویزات میں اضلال و گمراہی صراط مستقیم ہے اس اختلاف کو منع فرمایا جو

یہ فرمانا خدا کا کہ مکورہ خدایہ اختلاف جدا کرو پکا خوف والا تاکہ سوئی طریق مستقیم کی کسی راہ کی
پیروی نہ کرو۔ اب راہ راست پر چلنا اسکا یقین یا تو نبی کی ہدایت سے اور بعد نبی کو امام معصوم کی
ہدایت سے ہو گا لہذا امام کا معصوم ہونا واجب ہوا۔

پہاں تک دسواں سیکڑ کتاب الفہم کا نام ہوا۔ اب رہوین سیکڑ کے دلائل شروع کرتا ہوں
نویں دلیل سیکڑ کی ۱۱ **فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَزَّوْهُ وَنَصْرُوْهُ جُلُودًا يَّمان لَّا**
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی اور انکی نصرت اور مدد (آخراۃ) امام کا تقرر ہوا ہوا کہ رسول
کی پیروی پر اور انکی ساتھ جو نور نازل کیا گیا ہو اور انکی پیروی پر امت کی دعوت کرے۔

لہذا نبی میں اور امام معصوم تقریر میں اختلاف نہ ہو گا اور غیر معصوم کو اس امر کی صحت کا یقین نہیں اور
اسکے حصول کا یقین جواب دے گا امام مقرر کرنا بیفائدہ ہو گا لہذا عصمت امام کی وجہ بتو تاکہ نبی کی
پیروی پوری ہو میں کہتا ہوں دیکھو نبی تو کلمہ ہی میں کہ قرآن اور تعلیمت کی پیروی کرو اور اگر
کھڑے ہیں جسنا کتاب اللہ ہمارا طور قرآن کی پیروی کافی جواب نبی کی پیروی اور انکی اعوان
کی کب امید ہو کھنے والوں کو ہو سکتی ہو۔

دسویں دلیل سیکڑ کی ۱۱ **قُلْ إِنَّمَا اتَّبِعُ مَا يَدْعُوْنِي إِلَىٰ**
اویسی حکم کی کرتا ہوں جسکی مجھے دعویٰ ہوتی ہو۔ یہ کھانا خدا کا نبی سے واسطے تھا کہ امت پر نبی فرمانا
یعنی فرمانا خدا کا ثابت ہو اور یہ فرق نخرین جو کچھ نبی ارشاد کرتے ہیں اور قرآن میں نہیں ہے وہ حکم خدا

نہیں دیکھ کر آپ کھڑے ہوئے اور آپ کی فرمانبرداری اور ہمت و رزاکت خدا اور اس کا یقین اور سیکھو گا جو حضور کو معصوم بنا اور اس کا مقتد ہو کہ اس کو خلاف کہی نہ کرے اور اس کی عصمت کا عقیدہ نہیں ہو تو وہ طرح کا شبہ آپ کو قول و فعل پر کر سکتا ہے ہر امام کا یہی حال ہے۔

گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۱/۱۲ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا

تولوا عنہ و انتم کتمعون ای کروہ مومنین خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور حکم رسول سے روگردان نہ ہو حالانکہ تم اس حکم کو سن رہے ہو۔ اس آیت میں حکم خدا اور رسول کو سن کر نہ مانو کہ حرام فرمایا۔

اب دیکھو کہ حکم خدا اور رسول کا واجب الاتباع وہی ہے جس کے سننے سے یقین اس کا ہو کہ یہ حکم خدا اور یقین اس وقت

ہو گا کہ سننا ہوا معصوم ہو ورنہ فاسق کی خبر دی کی پیروی کو خدا منع فرمایا اور اس کی تحقیق کا حکم دیا

اذا جاءکم فاسق فنبذوہ و انہوہ لعل ۱۳ میں کہہ دیا کہ فاسق سے روگردان نہ ہو اور غیر معصوم سے اسے

کہ جو غیر معصوم اس کی خبر دی پر یقین نہیں ہو سکتا ہے اگرچہ عادل و ثقہ ہی ہو لہذا یہ آیت غیر معصوم

کی خبر دی روگردانی کو منع کرے گی۔ پہر چونکہ نبی کی خبر دی کی متابعت واجب اور یقین اس کو صحیح

ہو ورنہ ہوا امام قائم مقام نبی کے لہذا امام کی خبر دی بھی ایسی ہی ہونی ضرور ہو۔ اب عصمت امام کی

مثل عصمت نبی کے واجب ہونی تاکہ اس کی خبر دی سے ہی علم حاصل ہو ورنہ اس سے روگردانے حرام

ہو جس طرح نبی کے قول سے حرام ہے۔

بارہوین لیل تکریم کی ۱۱/۱۲ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ورسولہ ولا

تولوا عنہ و انتم کتمعون ای کروہ مومنین خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور حکم رسول سے روگردان نہ ہو حالانکہ تم اس حکم کو سن رہے ہو۔ اس آیت میں حکم خدا اور رسول کو سن کر نہ مانو کہ حرام فرمایا۔

وَتَحْذَرُوا أَمَانَاتَكُمُ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ خدا اور رسول کی خیانت نہ کرو اور اپنی امانت میں
جان بوجھ کر بھی خیانت نہ کرو خیانت کو حرام فرمایا بعد علم کو اور علم کو مرویہ ہو کہ اسکا امانت ہو اور اس
امانت کی خیانت کا حرام ہونا یقینی ہو لہذا واجب ہو کہ خدا کوئی ذریعہ ہی ایسا پیدا کر دے جس سے علم
علم امانت اور وہیں حرمت خیانت ہو جائے اور یہ طریقہ دیندہ ہی ہے جسکو قول پر یقین ہو سکی
ہو سو ہو تا اور امام اور اسکا جانشین ہو لہذا اسکا ہی معصوم ہونا واجب مالا اور اسکا قول بھی مذکور ہے
تیرہویں دلیل تیسری کی ۱۶ جو غیر معصوم ہو اسکا منافق ہونا ممکن ہو اور کسی امام
کا منافق ہونا ممکن نہیں ہو لہذا غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا۔ غیر معصوم کا منافق ہونا اسلئے ممکن
کہ زبان سے قرار شہادت میں گواہی ثبوت ایمان قلبی کا نہیں ہو اسلئے کہ دل کا حال سوا خدا کو جاننا
دیکھو قرآن کو وَمَنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُّوا عَلَى النَّفَاقِ
اعراب میں بھی منافق تھے اور بعض اہل مدینہ یعنی سب سے والے پورے کے منافق تھے جو حکو ہمارے
نبی بھی جانتے تھے اور اہل مدینہ جانتے تھے۔ اور جب خدا نے نبی کو اسکی شناخت کرائی تب حضور نے
اسکی نام حدیفہ کو بتلایا۔ چونکہ اس کتاب میں سب سے اہل مدینہ کا نام مجھو منظور نہیں ہے
لہذا میں حوالہ دیتا ہوں ان کتب کا جو نفاق کو بیان میں مسلمان شیعہ لکھ چکے۔
خدا صہ یہ کہ جب نبی کو منافقین کا علم نہ تھا تو ہم تم کس شاکر میں ہیں پس یہ عقیدہ ہو کہ اسکی
چودہویں دلیل تیسری کی ۱۷ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَبْلُغَ مِنَ النَّفَاقِ نَفْسِي أَنْ أَتْلُوهُ

يُوحِي إِلَيْنَا آخَافًا زَعَصَيْتُ رَجَا عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ کھدوائی محمد مصلم مجھ کو نہیں جانے کہ اپنی
طرف سے حکم خدا کو بدل دوں میں پیروی ویسی کرنا ہوں جسکی وحی مجھ پر نازل ہوتی ہو میں تاباں
ازرا فرمانی اپورب کی کروں برو قیامت عذاب میں گرفتار ہوں۔ اس آیت سے بخوبی ظاہر ہو گیا
کہ حضور کا قول و فعل و ترک فرمانا جس چیز کا اور تقریر (یہ ایک اصطلاح اہل حدیث کی ہو یعنی جو کلام
حضرت کو کرتے ہو وہ یحییٰ ویسی روایت کرنی ہے اور بمنزلہ قول رسول کو ہے چنانچہ فرمایا صَلُّوا
کَمَا رَأَيْتُمُوهُنَّ أَصَلَّى نماز پڑھو طرح مجھے نماز پڑھا ہوا دیکھو شاید یہاں لفظ تقریر سے ہی مراد حجاب
کی ہو یا کہ تفسیر حکم الہی کی جو بذریعہ وحی آپ کو پہنچا ہے) حضرت کی اوس بارہ میں جو وحی الہی سے متعلق ہو
اور یہ پابندی اتباع وحی کی احکام شرعیہ میں قطعاً واجب اور امام قائم مقام رسول کو ہو اسکو
بھی ایسا ہی ہونا ضروری ہے عصمت خطا رسول و امام دونوں کی واجب ہوئی اور یہی مطلب ہے
پندرہویں لیل تفسیر کی ۱۹ **قُلْ أَطِيعُوا فِرْعَانَ اللَّهَ عَمَلَكُمْ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنُونَ**
کھدوائی محمد مصلم کہ عمل کرو (اچھا یا برا) قریب ہو کہ خدا تمہاری اعمال کو دیکھو گا اور رسول و مومنین
بھی دیکھیں گے۔ مومنین سے مراد کل مومنین نہیں ہو سکتے اسلئے کہ دیکھنے سے مطلب نگرانی اعمال خیر و شر کے
ہو اور نگرانی کام حاکم کا ہے لہذا بعض مومنین مراد ہیں وہی مومنین جنکی نگرانی مساوی نگرانی رسول
کو ہو لہذا وہی بعض مومنین مراد ہیں جو معصوم ہوں اور خطا نگرانی میں نخرین۔ اب یہ بعض بات تو امام
یا غیر امام۔ غیر امام تو مومنین نہ سکتا اسلئے کہ اسکو حکومت اور نگرانی کا حق نہیں ہے لہذا وہی امام مراد ہو۔

ابن تیسرا حصہ و چوتھا حصہ وع کرونگا اور میں بھی اسکا التزام ہو کہ جو دلائل مرکب قضا یا مبیطہ میں نقص
اور عکس توی اور عکس نقص اور نتیجہ کے اختلاف کا جھگڑا منطقیین کا اور نہیں نہیں ہو اور کوئی حصہ میں
اور جھگڑے کے دلائل کو چوتھو حصہ میں درج کرونگا تاکہ طلبہ علوم کو تعلیم علم ربان کی ہو جا اور شفا
اور شرح مطالع کی حاجت نہ رہے۔

خاتمہ

یہ بھی مجھو منظور ہو کہ جس امام کی عصمت کا اثبات ان دلائل سے کیا گیا ہو بذریعہ آیات قرآنیہ و روایات معتبرہ
کو اس امام کی چند صفات ہی لکھ دوں تاکہ دونوں فرقوں کو مطالعہ کریں۔

معصوم ہونا کوئی چھوٹی بات نہیں ہو بلکہ اوسکی لوازم اور اسباب پر نظر کر نیے معلوم ہوتا کہ معصوم
خدا تو نہیں ہو مگر بقدر کام خدا کی خدائی ثابت کر سکوں ہیں سب و سکی ذات سے خدا متعلق کروں ہیں
چنانچہ شافعی نے کھدیا ہے کہ فی فضلی فلا ناعلی ، وقوع الشک فیہ انہ اللہ

یہی بات فیضیت علی میں کافی ہو کہ آپ کے خدا نہیں لوگو کو شک ہو رہا ہے۔ غالی اور صوفی اور

نصیری کا احوال سے تو میں تو بہ کرتا ہوں۔ ہاں پورا امام برحق علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے
جوشان امام اور راست کو بیان فرمائی ہے و سکوں سالہ کو خاتمہ میں لکھ دینا موجب خاتمہ یا خیر

اپنے رسالہ کا خیال کرتا ہوں اور مومنین کی جملہ قلوب و تنویر بصیرت کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔

عبدالعزیز بن مسلم کہتے ہیں کہ ہم چند لوگ بمقام مرو ہوا ہوا پورا امام کے تہی ابتدائے

مرد میں بروز جمعہ مسجد جامع میں ہمارا جلسہ ہوا اور اوس میں ہمارے چند مخالفین بھی شریک ہوئے اور مسئلہ
 امامت کا ذکر چھرا اور کثرت اختلاف جو امت میں دربارہ امامت ہو وہ بیان ہوئے اور اوس جلسہ پر انکو
 میں خدمت امام میں حاضر ہوا اور ان تجویزوں کو اور باہمی تکرار کو حضور امام عرض کرویا امام علیہ السلام
 فرمایا کہ اسی عبد العزیز لوگ جاہل ہیں اور اپنی تجویزوں سے فریب خورد ہیں یا لوگوں کو فریب
 دیتے ہیں۔ خدا نے انہوں کی قبض روح کر لیا پہلے اوسکو دین کو کامل کرویا کہ نبی پر قرآن کیا اوتا
 کہ حسین واضح بیان ہر چیز کا ہے حرام اور حلال اور حدود اور احکام اور کل امور جسکی اور میں کو حاجت
 چنانچہ فرمایا خدا کہ ہر قرآن میں بیان کر دیکو کسی چیز کی کمی نہیں کی اور منجہ الودیع جو آخر عمر
 رسول تھا اوس میں یہ آیت نازل کی آج کے روز تمہارے دین کو ہم کو کامل کیا اور اپنی نعمت کا تمام کر دیا
 اور اسلام کو دین سمجھو پر تم سب راضی ہوئے یہی امر امامت ہے جس کو کہ دین پورا ہوا نبی صلیم نبی
 اپنے مرثیوں پہلے امت کو جملہ معاملہ دین کو بیان فرما دیا اور پورا حق واضح فرما دیا اور میا یعنی
 یح کی راہ سچی پر چلنے کو امت کی ہدایت فرمادی کہ علی علیہ السلام نشان را حق و امام مقرر کر دیا
 اور جملہ امور محتاج الیہ امت کے بیان میں کچھ کمی نہیں فرمائی۔ جسکایہ گمان ہو یا یہ قول ہو کہ خدا نے اپنے
 دین کو کامل نہیں کیا وہ کتاب خدا کو رد کرتا ہے اور جو قرآن کو رد کرتا ہے وہ کافر ہے (مومن نہیں ہے)
 کیا یہ لوگ امامت کی قدر کو اور اسکا بلند مقام عقول امت سے بچا ہیں کہ اونکو اختیار امام بنانیکا
 اور مشورہ ہی ہو سکتا ہے۔ امامت کی قدر بڑی ہو اور شان اوسکی عظیم ہو اور اسکا اور سکا برتر

اوس تک پہنچ کر منع کرنیوالی ہوا اور تہاہاوسکی طہنی بہت دور ہو کہ آدمی اپنی ناقص عقل سے اپنی
 تجویز سے وہاں تک پہنچیں اور کسی کو اپنے اختیار سے امام بنالین امامت وہ درجہ جس سے خدا نے
 پہلے حضرت ابراہیم خلیل کو بعد اوتے نبی ہونے اور خلیل ہونے کے امامت سے مخصوص فرمایا لہذا امامت
 درجہ سوم اور فضیلت آخری ہے جس سے او کو شرف فرمایا اور کھدیا کہ میں نکلو اور ابراہیم نام بنانا چاہتا ہوں
 خلیل عمائی فرط سرور اس رتبہ کو ملنے سے عرض کی اور میری ذریت میں سے ہی کسی کو یہ رتبہ ملے گا
 فرمایا کہ ظالمین کو میرا عہد امامت نہیں ملے گا اس آیت و ظالم کی امامت کو تا قیامت باطل کرو یا اور
 برگزیدگان اللہ کی یہ عہد ہو گیا ہے حضرت ابراہیم کو خدا یہ بزرگی دی کہ اوتھی ذریت میں سے ہر باب صفوہ اور
 کو پیدا کیا چنانچہ فرمایا وَهَبْنَا لَكَ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكَلَّجَعَلْنَا صَالِحِينَ وَآيَا
 ابراہیم کو فرزند اسمعیل اسحاق اور یعقوب عظیم بلا وجوب اسحاق اور سب کو ہمہ تن ہو کار بنا دیا و جعلنا
 أُمَّةً يَتَّبِعُونَ يَا مَعْرِبُنا وَأَوْحِينَا إِلَيْهِمْ فَعَلِ الْخَيْرَاتِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ وَآتِ الزَّكَاةَ وَكَانُوا
 لَنَا عَابِدِينَ ان سب کو ہمہ تن امام ہادی پر امر کا بنایا اور اعمال نیک کرنیکی اور پر وحی کی اور نماز پرا کرنی
 اور زکوۃ دینو کا اونکو پابند کر دیا اور یہ سب کے خاص ہماری عبادت کرتے تھے۔ یہ امامت ہمیشہ
 ابراہیم میں جلتی رہی بعض ولاد کو بعض سے ایک قرن گذر کر دوسرے قرن میں پہنچ رہے تھے تاکہ اسکا
 خدا مبارک ہوئی کو فرما دیا چنانچہ کہ تبارک و تعالیٰ النَّاسِ بِابْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ
 وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ بَلَى الْمُؤْمِنِينَ قَرِيبٌ تَرَس منصب میں ابراہیم کو وہ لوگ ہیں جو اونکی تابع

(اعتقابین) اور نبی (محمد صلعم) بھی اس طرح قریب ترین اور وہ لوگ جو پورے مومنین ہوں اور
 ولی انہیں مومنین کا ہو۔ اب یہ عہدہ خاص ہمارے ہی کا ہو گیا۔ پہلے جو حکم خدا امامت کو علیہ السلام
 کو عطا کیا اسی طریقہ سے جو خدا رسم جاری کی تھی چنانچہ فرمایا ہو۔ اب ہوگی امامت ذریعہ علی
 میں ان لوگوں کا عہدہ جو برگزیدہ خدامین الیہ برگزیدہ جنکو خدا و علم اور ایمان یا چنانچہ فرماتا ہے
 وَقَالَ الَّذِينَ اتَّوَلَّوْا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ تَارِكًا
 لوگوں نے جنکو علم اور ایمان یا گیا ہو اب تم ہر گزے کتاب خدا (قرآن) کی ہماری میں قیامت تک اس
 یہ امامت اولاد علی میں قیامت تک ہی اسلئے کہ اب کوئی نبی بعد محمد صلعم کو نہ ہو گا جسکی قیامت
 میں امامت قائم ہو (پھر کھان سے اختیار امام بنائیں ان جہاں کو (خلاف قرآن) حاصل ہوا۔
 امامت مرتبہ انبیاء کا اور ارث اوصیاء انبیاء کا ہو امامت خلافت خدا اور خلافت رسول
 اور مقام سیر المؤمنین اور میراث حسن و حسین کی ہو (نہ بطریق میراث دنیوی)۔
 امامت سیدین استوار ہوتا ہو اور سلیمین کا نظام درست ہوتا اور نبیادی امور کی اصلاح اور مومنین
 کی عزت ہوتی ہے امامت اسلام کی اسی جڑ ہے جو بالیدگی پاری ہو اور شاخ اسی ہو جو
 بلند ہو رہی ہو امام ہی کے ذریعہ نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور جہاد اور حج قائم رہتا ہو اور
 (یعنی پس انداز جو ہو) اور اسکی یاد دہانی اور صدقہ قساکی افزونی حدود اور احکام کا جاری کرنا چور گہائیاں
 جدہ سے مخالفین کا حملہ اسلام پر ہو اور خور و کنا مخالفان مقرر کر کے (آومی ہوں یا اولاد و برہمن)

امام حلال خدا کو صحیح طور پر حلال اور حرام خدا کو حرام بتلاتا اور حدود خدا کو قائم کرتا ہوتا ہے جو صلہ ہوا سو دفع کرتا ہے اور راہ خدا کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے دعوت کرتا اور محبت باطنی (پوری دلیل) سے اویسی دعوت ہوتی ہے جسکو کوئی رو نہیں کر سکتا۔

امام وہ آفتاب عالم تاب ہے جو اپنی نور سے عالم کو جلا اور روشنی دیتا اور یہ آفتاب اس وقت (ظہور) پر ہے جہاں تک دست درازی کسی نہیں چل سکتی اور نہ آنکھیں اس فتنہ کو پورا پورا دیکھ سکتی ہیں یا مژدہ یہ کہ کسی حکومت یا نظریہ کو دیکھنا نہیں سکتی ہو۔

امام چاند ہے روشنی کرنی والا اور پیغامِ حسی کو لوٹ گفہ ہوا اور نور ہے جو پہیلا ہوا اور ستارہ جو تاریکی میں راہ نما ہوا اور شہر و نخی میانہ راہ اور ویران جگہوں اور دریاؤں کی لہروں میں ہدایت کرتا ہے۔
امام وہ آبِ شیرین ہے جو عین شنگی میں پیاسہ کو ملائے اور دلالت کرنی والا ہدایت کا اور ہلاکت سے بچانے والا
امام گویا گرم آغ ہے جو گرم مقامات پر اوسکی واسطے جو سردی سے کاہتا ہوتا ہے انہو کے ورپو ہوا اور مہا
مین ایسی دلیل ہے جو اوس سے جدا ہو ہلاکت میں پڑے گا۔

امام وہ ٹکڑا ہے بادل کا جو برس والا ہوا اور وہ بدلی ہے جو بڑی بڑی بوندوں سے برسوا اور بدلی کی آواز
جو خوب صاف ہوتی ہے اور چہت سایہ دار اور وہ زمین ہے جو چھوڑا یا وسیع ہوا اور وہ چشمہ ہے لبریز
اور چشمہ پر آب باغ سرسبز۔

امام ایسے رفیق یعنی ہمیشہ نرمی سے صحبت کرنی والا ہے اور ہمنسرا ہے پدر مہربان اور برادر حق کے

اور وہ مادر ہو جو کہ چھوٹے بچہ پر دل داور ہو (مراویہ کہ امام کو رعایا ایسی محبت ہوتی تھی جیسا کہ
چھوٹے بچہ پر ہوتی)۔ بندہ کوئی جا کے پناہ مصائب

امام امین خدا پر خلق میں اور محبت خدا پر اور اسکو بندہ پر اور خلیفہ خدا پر مایہ و اللہ میں خدا کی
اسکو ہلاتا ہو خدا کی عظمت حرم محترم پر جو حملہ کرے اسکو مرنے کو ہے۔

امام گناہوں سے پاک اور عیوب سے بری علم الہی سے مخصوص علم (عقل) سے نامزدین منتظم
باعث عزت مسلمین غنیطہ میں والہ النور والاسنا فقیہ کا باعث ہلاکت کفار۔

امام گناہوں سے پاک اور زمانہ کا نہ کوئی اور اسکا مقابل ہو سکتا ہے اور نہ کوئی عالم اسکو علم سے برتری
کر سکتا ہے اور نہ اسکا کوئی برتری کر سکتا ہے اور نہ اسکا کوئی مثل نہ کوئی نظیر ہو سکتا ہے۔ ہر ایک فضل اور
بزرگی سے مخصوص ہو بدون اسکو کہ اس بزرگی کو کسی سے طلب کیا ہو یا کس سے کہتے ہو اسکو
حاصل کیا ہو (بلکہ محض خدا واد اور وہی طور سے) جو خاص طریقہ خداوند بخشنده کا ہے۔

میں کہتا ہوں یہ گیارہ فقرات بعد گیارہ امام کو ارشاد ہو کر جو حالت ظہور اور تعلق
کہتے ہیں اور بارہویں امام منظر کے خاص و صاف چوکھ جہاں کا نہ ہیں انکا ذکر اس میں نہیں فرمایا
جب امام سے کمالات سے متصف ہو پہر کون شخص ایسا ہو کہ جو ان صفات کو پہنچا کر اسکو اپنا امام بنائے

اور اپنا امام اسکو اختیار کرے۔ افسوس صد افسوس عقلیں آدمیوں کی گمراہی میں ہیں اور سرگرا
دانش کو ہوئی اور حیرت میں عقل سنجیدہ آگئی عقل و علم اور لب یہ یقین درجہ جہاد اور اسکا

جنگی تفصیل طو لانی ہر چشمہا و دنیا تہک کر رہی ہیں کہ سچا امام و جہو نہیں فرق نہیں کرتی
 بڑی بڑی نامی لوگ اس مقام پر چھوٹے ہو گئے اور حکماء و نامی کو تحیر ہو گیا اور بڑے بڑے دانشمندان کی
 ہمت قاصر ہو گئی اور بڑے بڑے خطیب و اعظم کی زبان کند ہو گئی بڑے بڑے صاحب عقل و
 ہو گئے بڑے بڑے شاعر و نثری زبان کند ہو گئی بڑے بڑے ادیب و خوش بیان عاجز اور بڑے بڑے
 بلوغ فصیح تہک گئے کہ چوٹی سے چوٹی شان امام کی بیان کر سکیں یا کوئی اون سی فصیلت امام کی
 ظاہر کر دین اور یہیون عجز اور تقصیر کا اقرار کر دیا۔ اور کیونکر پوری صفت امام کی کوئی کر سکے
 اور کیونکر اسکی کتبہ حقیقت کو کوئی دریا کر سکے یا کوئی امر امام کے امور میں سے سمجھ سکے یا کوئی اور
 غیر امام اسکی قائم مقامی کر سکے اور جو کام امام کر سکتا ہو یہ غیر امام اسکو کر نہیں خلالت کو امام سے
 بی پرواہ کر دی ہرگز نہیں اور کیونکر ہو سکے اور کھان یا سیا ہو سکتا حالانکہ امام اس مقام پر چھو
 بخم یعنی ستارہ (شاید مراد اس نجم و زحل ہو جو خاص امیر المؤمنین و دیگر اوصیاء انبیاء علیہم السلام کا ہے
 جیسا کہ احتجاج طبری میں سعد بن جم کی حدیث میں وارد ہے) جو ایک ہاتھ میں نہیں آ سکتا دوسری ہاتھ میں
 دس برس امامت تک نہیں ہو سکتا اور نہ کیسے صفت کر سکیں اور اسکی پوری صفت ہو سکتی ہو۔
 پھر کھان است کاخت یار ہا امام کو مقرر کر نہیں اور کھان میں عقل جو اپنی تجویز و ایو امام کو
 بنائیں اور کھان یا امام پایا جاتا تھا ان لوگوں کو کھان ہو کہ سو و آل محمد صلعم کو اور کوئی امام ہو سکتا
 (مراد یہ ہے کہ جب امام کا میتہ نسل انبیاء ہو نا اور اسکا تقرر منجانب اللہ ہونا نقل و عقل و نور و ثبات

ہے پرامت کو اختیار امام بنائیں کہ یوں ہو سکتا ہو (ترجمہ حدیث بقدر ضرورت یہاں تک کہ)

(۴۶) عقائد

اب میرا ارادہ ہے کہ مختصر خواص اور محامدا و صافات ائمہ علیہم السلام کو بھی لکھ دوں کہ ہمارے گروہ
حق پر وہ کو امام کی نسبت کیسا عقیدہ کرنا واجب ہے اور وہ بزرگوار کیسے تھے۔۔۔۔۔
پہلا عقیدہ یہ ہے کہ حجت خدا خلق پر بدون امام کے قائم نہیں ہوتی۔

- (۱۲) زمین کہیں حجت خدا کو خالی نہیں رہتی (۱۳) اگر زمین پر خطا و وہی آدمی باقی رہے
ایک زمین ہو امام ضرور ہوگا (۱۴) خلق خدا پر گواہی دینے والے بروز قیامت ائمہ علیہم السلام
(۱۵) ماویان برحق ہی گروہ ائمہ کا ہے (۱۶) والیان امر خدا اور خیرینہ عالم الہی ائمہ
علیہم السلام ہیں (۱۷) خلیفہ خدا زمین پر اور وہ دروازہ ہر آن کا حکم خدا دیا ہو خدا
ائمہ علیہم السلام ہیں (۱۸) ائمہ نور الہی ہیں (۱۹) ائمہ ارکان زمین کو ہیں
(۲۰) بندگان محسوس و جنکا ذکر قرآن میں ہے ہی برگزیدہ خدا ہیں پر ہوا آیت محمد ذلالتنا
(۲۱) علامات جنکو قرآن میں خدا ذکر کیا ہے ائمہ علیہم السلام ہیں (۲۲) آیات الہی
قرآن میں مذکور ہوا نہیں ائمہ علیہم السلام کو مراد ہے (۲۳) خدا اور رسول (خلفے) ساتھ ہیں کو فرشتے
یہی ائمہ ہیں (۲۴) اہل ذکر جنسے خدا سوال کرے گا حکم دیا ہے حضرات ہیں (۲۵) جس کو خدا
علم و موصو کیا ہے اور موصو بھی گروہ ہے (۲۶) را سخیں فی العلم کو مراد ہے لوگ ہیں (۲۷) جنکو خدا

علم دیا اور انکو دین علم راسخ ہو گیا یہی گروہ مراد ہے (۱۸) جنکو خدا نے برگزیدہ مصلحتیں
 ارشاد کیا ہیں اور انہی کتاب اور نحو وراثت کر دیا ہے ائمہ علیہم السلام ہیں (۱۹) قرآن مجید میں
 امام کا ذکر ہے ایک امام جو خدا کی طرف بلا تباہی دوسرا امام جو دوزخ کی طرف دعوت کرتا ہو۔
 خدا کی طرف بلا نیوالو یہی ائمہ معصومین ہیں (۲۰) متوہمین (خیال کریں) لو یا فرستے ہو کہ
 دریافت کریں (و) جنکو خدا نے قرآن میں ذکر کیا ہے ائمہ ہیں اور حدیث انقوائض فرستے
 المؤمن کا مصداق سب کو پہلے امام ہے (۲۱) اعمال خلاق روزانہ نبی اور ائمہ پر عرض
 جاتے ہیں (۲۲) ائمہ معدن علم اور شجرہ نبوت ہیں (۲۳) ایک امام دوسرا امام و علم کو
 بوارت پاتا ہے (۲۴) ہماری نبی کا علم اور جمیع انبیاء اور اوصیاء انبیاء گزشتہ کا علم سب سے بڑا
 (۲۵) جنہی کتاب میں خدا نے اوامرین سب ائمہ کو پاس کیا اور باوجود اختلاف زبان کو سب کو ائمہ
 جانتے ہیں (۲۶) اسم اعظم کا علم خدا نے او کو دیا ہے (۲۷) آیات انبیاء سب کو پاس ہیں۔
 (۲۸) صلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس ہے جسکی مثال نبوت نبی اسرائیل کی ہے (۲۹)
 صحیفہ اور خبر جامع اور مصحف فاطمہ علیہا السلام سب انہی پاس ہے۔ (۳۰) سورہ قدر (امام الزمان) ہیں
 جو نزول ملائکہ کی خبر خدا نے انہیں ائمہ پر اور کانزول مراد ہے جو ہر شب قدر کو ہوتا ہے
 (۳۱) ہر شب جمعہ کو ائمہ کا علم بڑھتا ہے (۳۲) اگر انکا علم زیادہ ہو اگر تاجو کچھ
 علم انکو تھا وہ کم ہو جاتا یا جاتا رہتا شاید مراد یہ ہے کہ تجدید واقعات کی وجہ سے تعلیم جدید آتی

تو علم امام میں نقص عاید ہوتا اور اس وجہ سے قرآن اور حدیث تنہا ہدایت میں کافی نہیں ہوتی
 امام کو چنانچہ اوپر کے دلائل میں گنہگار چکا (۳۳۳) جنہو علوم کہ ملائکہ کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے
 اور رسول کو خود سب ائمہ تک پر اس میں (۳۳۴) علم غیب جو ان کو ہر وہ علم اور اس کا ہر
 نسبت الہی جاری ہو چکی اور غیب مخصوص خداوند اور ہر حدیث حمران میں اس کی تفسیر ہون
 وار وہ کہ علم غیب مخصوص خداوند ہی ہو جسکی نسبت ہی تضاد و قدر جاری نہیں ہوتی ہے
 اور یہی اس شخص کو خداوند پر سید نہیں کیا اور نہ ملائکہ کو اور رسول پر اسکو سوا خدا کو کوئی درجہ
 یا نبی نہیں جانتا ہو اور بعد افضا و مشیت کو اس کا علم انبیاء اور ملائکہ کو ہوتا۔

(۳۳۵) ائمہ جو وقت کسی خیر کا جاننا چاہتے تھے اسکا علم اور خود جانتا تھا (۳۳۶) ائمہ کو
 اپنے مرثیہ کا علم تھا اور یہی جانتے تھے کہ اپنا اختیار وہ مرثیہ مراد یہی کہ جب انجام حلال ہو
 مفوضہ امت کا وہ کر لیتے تھے تب خداوندی مرثیہ کی تبلیغاری کرتے تھے اور اپنی خواہش سے مرثیہ
 (۳۳۷) جو کچھ دنیا میں ہو چکا اور جو کچھ کہ ہوئی والا ہو سکا علم امام کو ہوتا ہو اور کوئی شے نہ ہو
 غنی نہیں رہتی (جو متعلق بانجام وہی عہدہ امت کو ہے) (۳۳۸) جو کچھ خداوندی ہوتا ہو
 سکھایا وہ سب ہمارے نبی نے حکم خداوندی و وحی امیر المومنین کو سکھلا دیا (۳۳۹) اگر امام
 کوئی شخص کسی خیر کے چہاں کا قصد کرے تو امام اسکو ہر ایک وسیلے نافع اور مضر خیر کی خبر
 دیدیا کرتا ہے (۳۴۰) امروین کو خداوند نے رسول اور ائمہ کی طرف سے جو کچھ سکھایا ہے

